بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

(اردو ترجمہ)

مکتوباتِ قطبِ ربّانی

قیوم العالم حضرت سیّدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہ العزیز

مترجم: صاحبزادہ سیّد بشارت حسین مکان شریفی (بی اے)

خلف

حضرت سیّد محمد فضل نعیم رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ

1003- نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن

لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

(اُردو ترجمہ)

مکتوباتِ قطبِ ربّانی

قیوم العالم حضرت سیّدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہ العزیز

مترجم: صاحبزادہ سیّد بشارت حسین مکان شریفی (بی اے)

خلف

حضرت سیّد محمد فضل نعیم رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ

1005۔ نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن

لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

طبع	اول
اشاعت	۱۹۹۶ء
تعداد	پانچ سو
نام کتاب	مکتوبات قطب ربانی (اردو ترجمہ)
نام مترجم	سید بشارت حسین مکان شریفی
طابع	اظہار سنز پرنٹرز لاہور
ہدیہ	۱۱۰ روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ صاحبزادہ سید بشارت حسین مکان شریفی
۱۰۰۳-۱۰۰۴ نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

۲۔ صاحبزادہ سید حسام القیوم (مکان شریفی) مقیم حال بھلیر شریف چک ۱۱۹ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

۳۔ صاحبزادہ السید عظمت علی شاہ بخاری بمقام حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

عطیہ

از محترم المقام سید محفوظ حسین صاحب مدظلہ
سجادہ نشین مکان شریف حال مقیم بھلیر ۱۱۹ سانگلہ ہل
ضلع شیخوپورہ ۹ رشوال ۱۴۱۷ھ مہر [illegible]

Marfat.com

I فہرست مکتوبات قطب ربانی قدس سرہ

مکتوب نمبر	بنام	صفحہ
اول ۱	معارف آگاہ میاں احمد جان	۲۹
دوم ۲	حقائق آگاہ میاں صاحب مظہر جمال	۳۴
سوم ۳	حقائق آگاہ میاں صاحب مظہر جمال	۳۶
چہارم ۴	حقائق آگاہ میاں صاحب مظہر جمال	۳۹
پنجم ۵	کمالات مرتبت مولوی محمد مسعود	۴۱
ششم ۶	صاحب فضل جلی مولوی صاحب غلام علی	۴۵
ہفتم ۷	عبید اللہ خاں پسر والئے ٹونک	۵۰
ہشتم ۸	میر صاحب حافظ ہدائت علی	۵۲
نہم ۹	صداقت پناہ میاں صاحب اسد اللہ	۵۵
دہم ۱۰	مقبول رب الارباب میاں صاحب مظہر جمال	۵۷
یازدہم ۱۱	خواجہ حاجی مختار شاہ صاحب	۵۹
دوازدہم ۱۲	محب الفقراء شیخ کرم بخش	۶۳
سیزدہم ۱۳	صداقت دستگاہ شیخ گامے خان	۶۴
چہاردہم ۱۴	میاں صاحب محمد مظہر جمال	۶۶
پانزدہم ۱۵	میاں محمد مظہر جمال صاحب	۶۸
شانزدہم ۱۶	میاں صاحب شاہ محمد	۷۲
ہفدہم ۱۷	شرافت پناہ میر عباس علی شاہ	۷۴
ہژدہم ۱۸	حقائق آگاہ میاں احمد خان	۷۷
نوزدہم ۱۹	معارف آگاہ میاں صاحب احمد خان	۷۹
بستم ۲۰	محب الفقراء سید عباس علی شاہ	۸۱
بست ویکم ۲۱	عبد اللہ خان پسر نواب والئے ٹونک	۸۴
بست ودوم ۲۲	فضیلت پناہ مولوی محمد شریف بدخشانی	۸۶
بست وسوم ۲۳	معارف آگاہ میاں صاحب عبد اللہ	۹۰

Marfat.com

مکتوب نمبر	بنام	صفحہ
بست و چہارم ۲۴	مولانا مولوی غلام حسین صاحب	۹۴
بست و پنجم ۲۵	شیخ عبدالوہاب سلمہ التواب	۹۶
بست و ششم ۲۶	صداقت آگاہ میاں احسن اللہ	۹۹
بست و ہفتم ۲۷	حضرت مولانا قطب الشرع	۱۰۲
بست و ہشتم ۲۸	صادق الاتحاد چودہری سکندر خان	۱۰۵
بست و نہم ۲۹	حمید اللہ خان و نواب خان	۱۰۹
سیم ۳۰	نواب خان جوڑے والہ	۱۱۱
سی و یکم ۳۱	غلام محی الدین صاحب	۱۱۳

Marfat.com

II فہرست اجازت نامہ جات

اجازت نامہ نمبر	بنام	صفحہ
اول ۱	مخدوم العالم سیدنا صادق علی شاہ صاحبؒ	۱۱۵
دوم ۲	وصیت نامہ حسب حکم م۔ خ دوم	۱۱۷
سوم ۳	صاحبزادہ سید فریدالدین صاحبؒ	۱۲۰
چہارم ۴	مولوی محمد اعظمؒ صاحب ٹونکی	۱۲۲
پنجم ۵	سید بہادر علی شاہ صاحبؒ	۱۲۳
ششم ۶	میاں خدا بخش صاحبؒ	۱۲۵
ہفتم ۷	میاں عطا محمد صاحب وہرائی والہ	۱۲۶
ہشتم ۸	میاں محمد مظہر جمال صاحبؒ	۱۲۷
نہم ۹	مولوی احمد علی شاہ صاحبؒ حکیم دہرم کوٹی	۱۲۹
دہم ۱۰	مولوی محمد مسعود صاحبؒ دہلوی	۱۳۱
یازدہم ۱۱	میاں شیر محمد خانؒ صاحب کابلی	۱۳۳
دوازدہم ۱۲	حق آگاہ حافظ بڈھا صاحبؒ	۱۳۵
سیزدہم ۱۳	میاں احمد جان صاحبؒ دہلوی	۱۳۷
چہاردہم ۱۴	مولوی محمد شریف صاحبؒ بدخشانی	۱۳۹
پانزدہم ۱۵	مولوی نور احمد صاحب چینوٹی	۱۴۲
شانزدہم ۱۶	سید مہتاب شاہ صاحبؒ	۱۴۵
ہفدہم ۱۷	مولوی رسل بابا صاحبؒ	۱۴۷
ہژدہم ۱۸	سید نظام شاہؒ صاحب	۱۴۹
نوزدہم ۱۹	حافظ شرف دین صاحبؒ خوشاب والہ	۱۵۱
بستم ۲۰	میاں صاحب محمد زمانؒ	۱۵۲
بست و یکم ۲۱	حاجی صاحبؒ عبداللہ فتح گڑھی	۱۵۴
بست و دوم ۲۲	میاں محمد عبداللہ صاحبؒ مڑاڑوی	۱۵۵
بست و سوم ۲۳	میاں شاہ محمد صاحبؒ بنوگو والیہ	۱۵۷
بست و چہارم ۲۴	معارف آگاہ شیر محمد خان ولد محمد سمند خان کابلی	۱۵۹

Marfat.com

III فہرست شجرہ جات

صفحہ

شجرہ شریف سید امام علی شاہ قدس سرہ نقشبندی مجددی ۱۶۳
نظم دربارہ رتڑ چھتر (مکان شریف) ۱۶۷
شجرہ شریف سید امام علی شاہ قدس سرہ نقشبندی مجددی II (مصنفہ مرزا محمد ظفر اللہ صاحبؒ) ۱۶۹
شجرہ شریف سید امام علی شاہ قدس سرہ نقشبندی مجددی III منظومہ حکیم احمد علی صاحبؒ) ۱۷۳
شجرہ طریقت سید امام علی شاہ قدس سرہ نقشبندی مجددی IV منظومہ مرزا محمد ظفر اللہ صاحبؒ برائے حفظ نمودن) ۱۸۲

IV ابتدائیہ

صفحہ ۷ تا ۲۸

V فہرست حوالہ جاتی کتب

صفحہ ۱۸۸

VI عکس تحریر فارسی متن مع ترجمہ

(از مخدوم العالم سجادہ نشین اول مکان شریف)

صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۷

Marfat.com

ابتدائیہ

۱۔ صاحب مکتوبات قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہ کے تفصیلی سوانح حیات کے مرتب کرنے کا خیال اکثر آتا رہا ہے مگر اپنی بے بضاعتی اور اصل حوالہ جاتی کتابوں کی عدم دست یابی ہمیشہ اس ارادے کی تکمیل میں حارج رہی اور آج جب کہ یہ کتاب جو اعلیٰ حضرتؒ کے مکتوبات شریفہ پر مشتمل ہے کا ترجمہ بزبان اردو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تو اس کام کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے مگر جیساکہ ابتداء میں عرض کیا گیا کہ اپنی کم مائیگی اور موادر و مصادر کی عدم دست یابی آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ مجبوراً آن جناب کے نہائت ہی مختصر حالات شریفہ (ممکنہ حد تک جو مل سکے) ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ کسی اہل شخصیت کو اس عظیم کام پر آمادہ فرمائے اور اسے کامیابی بھی عطا کرے۔ واللّٰہ علی کل شئی عزیز

۲۔ حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہ کا سلسلہ نسب خاندان سادات کے اس شجرہ سے متعلق ہے جس کو "اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کے مصداق سمجھنا چاہئے۔ یوں تو آپ کے آباؤ اجداد آسمان رشد وہدایت کے شموس وبدور کی طرح ایک عالم کو منور کر رہے ہیں لیکن آپ کے جد اعلیٰ حضرت سید دانیالؒ جو حجاز سے ہجرت کر کے بغداد کی ایک نواحی بستی سامرہ میں آباد تھے ۸۳۶ھ بمطابق ۱۴۱۸ء میں برصغیر میں تشریف لائے اور دہلی میں عارضی سکونت اختیار کی وہاں شادی بھی کی پھر ایک صاحبزادے سید خواجہؒ کو لے کر دہلی سے پنجاب میں تشریف لا کر ضلع گرداس پور کے ایک موضع رتڑ چھتڑ میں بالا ستقلال فروکش ہو گئے یہ جگہ آپ کے یمن و برکت سے بعد میں مکان شریف کہلائی۔ آپ کا انتقال ۹۰۴ھ بمطابق ۱۴۹۸ء میں ہوا۔

۳۔ آپ کے بعد آپ کے پڑپوتے حضرت سید شاہ محمد صاحبؒ (ابن سید عارف ابن سید ابوالمعالیؒ) اس خاندان کے دوسرے نام آور بزرگ تھے جو ۱۰۸۶ھ بمطابق ۱۶۷۵ء میں پیدا ہوئے آپ اپنے وقت کے عظیم الشان عالم و عارف تھے

اور خلق خدا کی ہدائت کے لئے ایک منارہ نور آپ ۱۱۸۰ھ بمطابق ۱۷۶۶ء میں واصل بحق ہوئے آپ کے بعد آپ کے پڑپوتے سید حیدر علی شاہ صاحب (ابن سید فرزند علی ابن سید لطف کریم) ایک اور بڑی بزرگ شخصیت تھے اور فن طب سے کافی شغف و درک رکھتے تھے آپ کا وصال شریف ۱۲۲۶ھ بمطابق ۱۸۱۱ء میں ہوا۔

۴۔ حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ اسی رتڑ چھتر) یعنی مکان شریف میں بمطابق ۱۲۱۲ھ اور سید غلام علی شاہ صاحب ۱۲۱۸ھ ہر دو فرزند سید حیدر علی شاہ صاحب کے ہاں تولد ہوئے جب آپ کے والد مکرم کا انتقال ہوا تو اس وقت آپ کی عمر قریبا" چودہ ۱۴ سال کی تھی اس لئے آپ کا کچھ وقت (تقریبا" اڑھائی سال اپنے ننھیال میں گزرا پھر وہاں سے واپس آکر ابتدائی تعلیم وقت کے نہائت ہی بزرگ اور مقبول شخصیات سے حاصل کی۔ مولانا فقیر اللہ صاحب دھرم کوٹی سے کچھ فارسی کی کتابیں پڑھیں اور چونکہ آپ کے والد گرامی فن طب میں مہارت رکھتے تھے اس لئے اس فن کی کتابیں حافظ محمد رضا صاحب سے پڑھیں اور ان کی خصوصی نگرانی میں مکمل کیں۔ مولانا نور محمد چشتی بھی آپ کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں انہی دنوں میں حضرت شاہ حسین صاحب قدس سرہ سے آپ کی ملاقات ہوئی یہ بزرگ شخصیت اسی شجرہ مبارکہ کی ایک شاخ تھے اور رشتے میں آپ کے جدامجد تھے حضرت اعلیٰ کی استعداد اور قابلیت کے پیش نظر حضرت شاہ حسین صاحب قدس سرہ نے انہیں اپنی تربیت میں لے لیا اور آپ نے مثنوی مولائے روم کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ یہ کتاب اعتقادات صحیحہ اعمال صالحہ اور روحانی قوتوں کے استحسان کے لئے نہائت مفید ہے حضرت امام علی شاہ قدس سرہ نے حضرت شاہ حسین صاحب قدس سرہ سے باقاعدہ مثنوی شریف کا درس لینا شروع کر دیا اور وہیں آپ کی باطنی توجہات کی روشنی میں ریاضات و مجاہدات کی کئی منازل طے کیں اور نہ صرف کامل بلکہ اکمل ہو گئے اور آپ کو رشد و ہدایت کو آگے چلانے کی اجازت دے دی گئی۔ ۱۲۴۴ھ میں حاجی شاہ حسین صاحب قدس سرہ کا انتقال ہو گیا اپنے پیر طریقت کی وفات کا صدمہ آپ پر بہت زیادہ ہوا اور آپ نے دو سال تک مسلسل گوشہ عزلت اختیار کیے رکھا۔ آخر کار حاجی شاہ حسین صاحب قدس سرہ نے اعلیٰ

حضرت کو مکاشفے میں طریقہ علیا نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کی تاکید فرمائی اور ۱۲۴۶ھ سے آپ نے باقاعدہ سلسلہ رشد و ہدایت کا آغاز کیا۔

نبی پاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات کی حدیث مبارکہ النکاح سنتی (نکاح میری سنت ہے) کی مطابقت میں آپ نے تین شادیاں اپنے اپنے معینہ اوقات میں کیں پہلی شادی جن سے آپ کے فرزند اکبر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ پیدا ہوئے آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۵۰ھ میں ہوئی اس وقت قیوم العالم کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں مجاز ہوئے تقریبا" چھ سال ہو چکے تھے۔ انسٹھ ۵۹ سال کی عمر میں پہلی اہلیہ محترمہ مرحومہ کے انتقال کے کافی عرصہ بعد ۱۸۵۵ء میں خاندان راجگان راجور کے قیوم العالم کے حلقہ مریدی و عقیدت مندی میں آنے پر آپ کی اور آپ کے فرزند اعظم حضرت سید صادق علی شاہ صاحبؒ کی شادیاں راجگان راجور کے خاندان میں ہوئیں دوسری شادی سے قیوم العالم کے فرزند اصغر حضرت صاحبزادہ ملقب بمظہر حق میر لطف اللہ شاہ صاحب قدس سرہ تولد ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان دونوں صاحبزادگان سے حضرت قیوم العالم قدس سرہ کی اولاد آگے چل رہی ہے آپ نے ایک تیسرا عقد بھی کیا اس میں سے ایک بیٹی تولد ہوئی اس تیسری شادی کے مکمل کوائف سردست معلوم نہیں ہو سکے۔

۵۔ انسانی زندگی میں صحت اور بیماری دونوں ہر کسی کے ساتھ ہیں قیوم العالم حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ کو بھی اپنی زندگی میں تین موقعوں پر مختلف امراض سے سابقہ پڑا اور صحت یاب ہوتے رہے ایک دفعہ اٹھاون سال کی عمر میں تپ سرفہ ہوا مگر جلد ہی صحت یابی ہو گئی دوسری بیماری درد قولنج کی صورت میں پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ اس سے بھی ایک ہفتے عشرے میں صحت یابی ہو گئی مگر آخری بیماری قریبا" ستر سال کی عمر میں ہوئی اور ایک پرانی تکلیف وجع الفواد کی شکل میں زیادتی کے ساتھ ہوئی یہی وہ بیماری تھی جس میں آپ کا وصال ہو گیا مگر تکلیف کے باوجود مسجد میں حاضری ہوتی رہی اور رمضان شریف میں نماز تراویح کھڑے ہو کر ادا فرماتے رہے۔ اکثر زبان مبارک پر آیتہ الکرسی کا یہ حصہ "من ذالذی یشفع عندہ الاباذنہ" جاری رہا آخری دن نماز عصر تک تمام نمازیں اوقات

Marfat.com

معینہ پر ادا فرمائیں اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو بنایا نماز عصر سے فارغ ہو کر فرزند ارشد سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ کو بلوایا اور تجدید بیعت اور تلقین اجازت سے نوازا اور فرمایا کہ فقیر تمہاری توبہ کا گواہ ہے اور تم فقیر کی توبہ کے گواہ رہنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور مراقب ہوئے اور تیرہ شوال ۱۲۸۲ھ بمطابق چھ مارچ ۱۸۶۶ء کو قبل از غروب آفتاب یہ آفتاب طریقت غروب ہو گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا مرقد مبارک مکان شریف (بھارت) میں ہی ہے جس پر بعد میں بلند و بالا گنبد تعمیر کیا گیا "فخر عارفان" کے مادے سے آپ کی تاریخ وفات بر آمد ہوتی ہے۔

۶۔ آپ کی صفات حسنہ اور عادات جلیلہ کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی مصنف رسالہ "ماہ وانجم" کا درج ذیل بلا مبالغہ بیان حقیقت کا ترجمان ہے۔

آپ جامع صفات حسنہ تھے علم و عمل، اتباع و استقامت، تربیت و تسلیک مریدین، ناقصوں کی تکمیل، فقراء و غرباء پر شفقت و مہربانی، حسن خلق، تواضع و سکنت، عفو ودرگزر، چشم پوشی و شفقت ایثار و انعام، اکرام و احسان و عفت، زہد و ورع و تقویٰ، طاعت و عبادت، عبودیت، جوع و فاقہ، تحمل، بردباری، خشوع و خضوع، حلم و رضا، صدق و حیاء، صبرو سکوت، بذل و جود سخاوت، خشیت و خوف و رضا، ریاضت و مجاہدات، قناعت و مداومت و معاونت، تجرید و تفرید و توحید، تہذیب و وقار، مدارات، و مواسات عنائت و رعائت، شفقت و شفاعت، کرم و تفقد، شکر و ذکر و فکر، احتشام و احترام، رقبت و غیرت، عبرت و بصیرت، معرفت و حقیقت تسلیم و تفویض، و توکل و تبتل، یقین و ایقان غنا و استغنا۔

آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقیقی وارث اور اپنے شیخ کے راز دان و نائب و مناب ہو گئے۔

۷۔ آپ بڑے صاحب کشف و کرامات برگزیدہ ہستی اور اکثر و بیشتر الہامی کیفیات کے حامل بزرگ تھے آپ کی ذات ستودہ صفات کو لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک انعام وافر اور ذریعہ ہدائت مغتنمہ بنا دیا گیا اور چار دانگ عالم سے امت بنی

Marfat.com

مکرم علیہ الصلواۃ وتسلیمات اپنی سیرابی کے لئے اس آستانے پر حاضری دینے کے لئے بے تاب نظر آتی ہے۔ علم و عرفان اور روحانی کیفیات کا ایک دریا موجزن تھا۔ جو تشنگان ہدایت کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا اور ولائت ہائے بخارا، افغانستان، بدخشاں، کشمیر، اور ہندوستان اور دیگر دور دراز علاقوں سے لوگ آپ کی طرف کشاں کشاں دوڑے چلے آتے تھے اکثر علمائے معتدلین نے آپ کو تیرھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے آپ ان کے مکتوبات شریف کے مطالعے کی سعادت حاصل کرنے والے ہیں اس میں، آپ خود ہی دیکھیں گے کہ کس باریک نگاہی سے مشکل اور پیچیدہ مسائل کو آپ اپنی خداوند کریم کی عطا و نوازش سے سہل ترین الفاظ میں حل فرماتے چلے جاتے ہیں اور اس دور پر فتن میں جب کہ مادیت کا عفریت ایمان کے تعاقب میں لگا ہوا ہے انہیں بزرگوں کی تعلیمات ہمیں وہ تریاق مہیا کر رہی ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ ان کے اثرات بد سے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ ان کی مساعئ جمیلہ کی بدولت اسلام کا صحیح چہرہ صافی اپنی کامل رعنائی اور پورے بانکپن سے ہمیں اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ ان نفوس قدسیہ کی بابرکت کوششوں سے ہمیں بہرہ ور فرمائے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیمات کی تعلیم صحیحہ سے ہمیں زیادہ سے زیادہ مستفید فرمائے۔

۸۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ اپنے متوسلین کو شخصی اور انفرادی توجہ کے لئے بار بار اپنے پاس بلاتے ہیں تاکہ وہ کیمیاں جن کا بعد مکانی سے پیدا ہونے کا امکان ہے قرب زمانی اور اتصال روحانی سے جلد از جلد دور ہو جائیں آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ عقائد کی صحت پر حضرت شاہ صاحب کتنا زور دیتے ہیں اور اپنے منتسبین کو بار بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کی طرف راغب کرتے ہیں کیونکہ یہی راہ صواب اور اصل حقیقت ہے۔

۹۔ بقول سعدی شیرازی خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید سنت کی اس اتباع کی تلقین کے بعد جو مدار محبوبیت خداوندی کا حق دار ہے حضرت اعلیٰ اکثر فروع اسلام میں امام ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کی تحقیقات واجتہادات کی طرف دعوت دیتے رہتے ہیں۔ کہ اسلم اور اسہل راہ ہدایت اسی

Marfat.com

ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ دنیا و اہل دنیا کی عدم مرغوبیت اور روحانیت و اہل باطن کے ساتھ تعلق کی استواری اس میں مزید استحکام اور مضبوطی پیدا کرتی ہے۔ طالب مولیٰ کے لئے جو چیز گرہ میں باندھ کر رکھنے کی ہے اس پر بہت زیادہ اصرار فرماتے ہیں حضرت والا کی تعلیمات و تلقینات کو انہیں کے بابرکت الفاظ میں درج کرنے سے بہتر کیا ہو گا۔

۱۰۔ ادب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ولیکن چوں بہ تربیت فضلی و احسانی پرورش یافتہ اند بہ نزاکت خاطر فقراء مطلع اند۔ سر رشتہ ادب را از دست ندہند کہ "الطریق کلہا ادب" قول محققان راہ است چہ ادب متجلب جحب دل است کہ مشاہدہ جمال روح و کمال عشق جز در صور محاسن ادب نتواں کرد پس ہر چند رعائت ادب چہ در حضور وچہ در غیبت زیادہ بود حصول فتوحات ظاہرو باطناً بیشتر بود مردان از راہ ادب و نیاز از حضیض گل براوج وصل ایزدے چوں رسیدہ اند (مکتوب سوم بنام میاں مظہر جمال صاحب

(ترجمہ)

۱۱۔ لیکن آپ نے فضلی اور احسانی تربیت سے پرورش پائی ہے اس لئے فقیروں کے دل کی نزاکت سے مطلع ہوں اور ادب کے تعلق کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ جیسا کہ اس طریق کے محققین کا قول ہے "کہ طریقت کل کا کل ادب ہے" ادب کیا ہے اس کا نہ ہونا دلوں کا حجاب ہے۔ ادب کے محاسن کی صورت کے بغیر روح کے حسن اور عشق کی خوبیوں کا مشاہدہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر حال میں ادب کا زیادہ سے زیادہ لحاظ ہو کیا سامنے اور کیا پیچھے اس سے ظاہر و باطن میں بے شمار فتوحات حاصل ہوتی ہیں مرد لوگ ادب اور خواہش کی راہ سے پست مٹی سے اٹھ کر بے مثل اللہ تعالیٰ کے وصال کی بلندی

Marfat.com

تک پہنچے ہیں۔

۱۲۔ فقرو فاقہ کی خوب صورتی اور خوب سیرتی کے بیان میں

"کہ ہمہ اغنیائے عالم چوں فردا دولت و نعمت اہل فقرو فاقہ معائنہ کنند آرزو برند و گویند اے کاشکی عمرماور دنیا ،فقرو فاقہ گذشتی نقل است کہ در شب معراج ملک و ملکوت ہرچہ بود در نظر حضرت رسالت ماب نماوند درگوشہ ندید و گفت "الفقرو فخری" غائت درویش آن بود کہ او را فاقہ افتد معراج اوبود۔ ہرکہ راحق سبحانہٗ و تعالیٰ از فراغت چیزے ندہند یقین واند کہ از آفت آں نگہدار تاملوث نہ شود (مکتوب پنجم بنام مولوی محمد مسعود صاحبؒ)

(ترجمہ)

۱۳۔ (جب دنیا کے امراء کل قیامت کے دن جو دولت اور نعمت فقرو فاقہ کرنے والوں کو ملنے والی ہے کا معائنہ کریں گے تو خواہش کریں گے اور کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری دنیا میں عمر فقرو فاقہ ہی میں گزرتی نقل کیا ہے کہ معراج کی رات ملک و ملکوت جو کچھ تھا۔ حضرت رسالت ماب کے سامنے رکھ دیا گیا مگر آپ نے آنکھ کے گوشے تک سے نہ دیکھا اور فرمایا "فقر میرا فخر ہے۔ درویش کی انتہا وہ ہوتی ہے کہ اس کو فاقہ آ پڑے تو اس کی معراج ہو جس کسی کو حق سبحانہ تعالیٰ بہتات سے چیزیں نہیں دیتا یقین جانیں کہ آفت سے اس کو محفوظ رکھتا ہے تاکہ اس میں ملوث نہ ہو)

۱۴۔ شیخ (کامل) کے فیضان کی بابت فرمایا

فی الجملہ از ہر صورت کہ فیضی برسد آں راجع بواسطہ خود دارد و بدانند کہ اوجامع است بہر صورت کہ تربیت ازو ظہور یابد

قبلہ توجہ او منتشر نہ شود خلل درکار خانہ استفاضیہ او راہ نیابد
(مکتوب ششم بنام مولوی غلام علی)

(ترجمہ)

۱۵۔ (حاصل کلام جس صورت سے کہ فیض پہنچتا ہے اس کا رجوع اپنے واسطے (شیخ کامل) کی طرف رکھیں اور جانیں کہ اس کی ذات جمع کرنے والی ہے (فیوض و برکات کی) ہر حال میں چونکہ تربیت اسی سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی توجہ کا قبلہ منتشر نہ ہو اور اس کے فیض حاصل کرنے والے کارخانے میں خلل راہ نہ پائے۔

۱۶۔ ذکر کی تلقین کے بارے میں فرمایا۔

نقابت پناہا! وقت ملاقات فقیر طوریکہ فہمائش کردہ اوقات خود را بذکر مصروف نمائند و لمحہ تجویز غفلت نکنند و دمی کہ بغفلت برآید تدارک مافات آن در تمام عمر کردہ نہ شود"
(مکتوب ہشتم بنام حافظ ہدائت علی)

(ترجمہ)

۱۷۔ (سرداری کو پناہ دینے والوں کو اس فقیر نے ایک طرح سے ملاقات کے وقت سمجھایا تھا کہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں اور لمحہ بھر کے لئے بھی غفلت تجویز نہ کریں اور جو سانس بھی غفلت سے آئے گا تو اس گزرے ہوئے وقت کا ازالہ تمام عمر نہ ہو سکے گا)

۱۸۔ بعد نماز مغرب متوجہ این مکان (شریف) بنشیند کہ دروقت حلقہ ہمتے بجانب ایشاں مبذول کردہ خواہد شد وقت استفادہ ہرگز خیال مسافت صوری بخاطر نیارد کہ در عالم معنی بعد صوری مانع افادہ و استفادہ نتواند شد" (مکتوب ہشتم بنام

Marfat.com

حافظ ہدائت علی صاحب)

(ترجمہ)

۱۹۔ (اور مغرب کی نماز کے بعد اس جگہ (مکان شریف) کی طرف) توجہ کر کے بیٹھیں کہ حلقے کے وقت آپ کی طرف ہمت خرچ کی جائے گی۔ اور فائدہ حاصل کرنے کے وقت ہرگز ظاہرہ دوری کو خاطر میں نہ لائیں۔ کہ حقیقی عالم میں ظاہرہ دوری فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے میں مانع نہیں ہوتی)

۲۰۔ استقامت کی علامت کی بابت فرمایا

"استقامت علامت احوال ہمیں استقامت بر شریعت و ثبات برجادہ محبت شیخ مقتداء است ہرکرا دریں دو امر استقامت بیش معرفت بیش چہ عادۃ اللہ بریں جاری شدہ کہ ہر مستعدی کہ کمال تعلق و محبی بواسطہ پیدا کردہ وجدانی التوجہ نگر دد۔ اورا فنا فی المطلوب جل و علا حاصل نہ شود ہرگز بے بدرقہ ایں سعادت بجائے نرسد (مکتوب نہم ۹ بنام میاں اسد اللہ صاحب)

(ترجمہ)

۲۱۔ حالات میں استقامت کی علامت یہی ہے کہ شریعت پر استقامت اور شیخ جس کی پیروی کی جائے اس کی محبت کی راہ پر ثابت قدمی جس کسی کو ان دو امر میں زیادہ استقامت ہو گی نتیجتہ" اس کو زیادہ معرفت ہو گی کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی عادت مبارکہ جاری ہے کہ جب تک ہر استعداد والا کامل تعلق اور محبت اپنے واسطے (شیخ) سے پیدا کر کے حواس باطنی سے متوجہ نہیں ہوتا اس کو مطلوب جل وعلا میں فنا حاصل نہیں ہوتی اور بغیر راہنمائی کے یہ نیک بختی ہرگز حاصل نہیں ہوتی)

Marfat.com

۲۲۔ قلوب میں سکینہ کے القاء کے طریق کی بابت فرمایا۔
وقت رخصت فقیر روش القاء سکینہ در قلوب طریق بذل ہمت و افادہ بدیگری فہمائش کردہ بود۔ اغلب کہ یاد باشد اگرچہ بموجب دوام استغراق بے خبر بے خوابی بالطبع میل بعروج دارندو بسبب دوام و توجہ بہ الی اللہ سیر عالم بالا وصف لازم شدہ۔ لیکن باید کہ ہرگاہ سید معزالیہ بلکہ ہر کس کہ بار ادت آمدہ دریوزہ ہمت درخواست استفادہ نمودہ باشند ازاں مرتبہ نزول کردہ دعائے خیر دربارہ او نمودہ شود و ہمت بافادہ درکار کردہ آید کہ بمصداق خیرالناس من ینفع الناس (مکتوب چہار دہم بنام میاں صاحب مظہر جمال)
۲۳۔ رخصت کے وقت اس فقیر نے قلوب میں سکینہ کے القاء کا طریقہ ہمت کے خرچ کرنے اور دوسرے فائدہ پہنچانے کے طریق سمجھا دیئے تھے۔ اغلب ہے کہ یاد) ہوں گے اگرچہ بوجہ ہمیشہ کی محویت بے خبری آپ طبعاً" میلان عروج کی طرف رکھتے ہیں اور ہمیشگی و توجہ الی اللہ کے سبب عالم بالا کی سیر آپ کا لازمی وصف ہو گیا ہے پھر بھی چاہئے کہ جب کبھی معزز سید بلکہ جو کوئی عقیدت کے ساتھ آئے اور ہمت کی گداگری اور فائدہ حاصل کرنے کی درخواست کرے آپ مرتبہ عروج سے نزول کر کے اس کے بارے میں دعائے خیر کریں اور فائدہ پہنچانے کی ہمت کو کام میں لائیں کہ موافق انسانوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسرے انسانوں کو نفع پہنچائے)
۲۴۔ قلب کے نزول میں آنے کے طریق کے بارے میں فرمایا
بعد ذکر حالت باطنی مرقوم نمودند کہ وقت توجہ بدوستان ہرچند قوت می کنم ہرگز نزول طرف قلب نمی شود صلاح آثار احوال کہ ارقام نمودہ از اشرف حالات است و مشعر از استہلاک و

Marfat.com

اضمحلال در مطلوب مگر چوں حقیقت ایں مقام شرحی می طلبد ودریں وقت فرصت چنداں مساعدت نمی کند آں را موقوف برملاقات داشتہ پس اگر درماہ شوال دریں مکان (شریف) گرائید وقت ملاقات بشرح تمام حقیقت ایں مقام مع روش نزول بطرف قلب دلالت کردہ شود خودرا برجادہ متابعت رسول مقبول علیہ السلام دارند (مکتوب ہژدہم ۱۸ بنام میاں احمد خان صاحب)

(ترجمہ)

۲۵۔ باطنی حالات ذکر کرنے کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ دوستوں کو توجہ دینے کے وقت جس قدر میں طاقت خرچ کرتا ہوں قلب کی طرف نزول نہیں ہوتا۔ اے بھلائی کے نشانات والے جو حالات لکھے گئے ہیں اشرف حالات سے ہیں اور مطلوب میں ہلاک اور مضمحل ہونے کی خبر دیتے ہیں لیکن چونکہ اس مقام کی حقیقت وضاحت طلب ہے اور اس وقت فرصت کسی قدر مدد نہیں کرتی اس کو ملاقات پر موقوف رکھیں اس لئے اگر شوال کے مہینے میں اس جگہ آئیں تو ملاقات کے وقت اس مقام کی تمام حقیقت وضاحت کے ساتھ مع قلب کی طرف نزول کے طریقے کی راہنمائی کر دی جائے گی۔ اپنے آپ کو رسول مقبول علیہ السلام کی اتباع کی راہ میں رکھیں۔

۲۶۔ ذکرا "کثیرا کے بارے میں فرمایا

"وبرائے ایں فرمود خدائے عز وجل فاذکرونی اذکرکم۔ ہیچ گاہ خودرا از ذکر خالی نگزارند چہ در خفتن وچہ درشنیدن وچہ درگفتن وچہ درآمدن وچہ دررفتن واگر بواسطہ بعضے اشغال دریں فتورے واقع شود چشم دل بوی باشد بالکلیہ ازاں غافل

Marfat.com

نگردو (مکتوب بستم بنام سید عباس علی شاہ صاحب)

(ترجمہ)

۲۷۔ (اور اسی واسطے خدائے عزوجل نے فرمایا پس میرا ذکر کرو اور میں تمہارا ذکر کروں گا۔ اور کسی جگہ اپنے آپ کو ذکر سے خالی نہ چھوڑیں کیا سونے میں اور کیا گفتگو میں اور کیا سننے میں اور کیا آنے میں اور کیا جانے میں اور اگر کسی مصروفیت کے سبب اس بارے میں خلل واقع ہو تو دل کی آنکھ اس کی طرف متوجہ رہے کلی طور پر غافل نہ ہو)

۲۸۔ آداب صحبت شیخ کے بارے میں فرمایا۔

"عمدہ کار دریں امر ملازمت صحبت ارباب جمعیت است کہ مدار افادہ و استفادہ بر آن است بگفتن و نوشتن کفائت نمی شود۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ طریقہ ما صحبت است و بعینہ طریق اصحاب کرام کہ اصحاب عظام بدولت صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ السلام از اولیائے امت افضل آمدند و بمرتبہ رسیدند کہ ہیچ ولی بمرتبہ صحابی نرسد اگرچہ اویس قرنی باشد)

(مکتوب بست و دوم بنام مولوی محمد شریف بدخشانی)

(ترجمہ)

۲۹۔ اس امر میں عمدہ کام ارباب جمعیت کی صحبت کو اپنے اوپر لازم کرنا ہے کہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا مدار ان پر ہے۔ کہنا اور لکھنا کافی نہیں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ صحبت ہے اور ہو بہو اصحاب کرام کا طریقہ کہ اصحاب عظام خیر البشر علیہ و علی آلہ السلام کی صحبت کی طفیل اولیائے امت سے افضل ٹھہرے اور اس مرتبے پر پہنچے کہ کوئی ولی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچتا اگرچہ

Marfat.com

حضرت اویس قرنیؒ ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۰۔ حلقے میں طالبوں کی کیفیات کے متعلق ضروری ہدایات

"دیگر باید آں چہ وقت حلقہ در نفوس طالباں از حالات وجذبات ظاہر گردو خودرا درمیان نہ بینند و از رجوع طلاب غرہ نشوند بلکہ مبادا کہ مشاہدہ حالات مریداں در عجب اندازد کہ سم قاتل است بلکہ شاید کہ ہمیشہ منظور نظر احوال خود ظہورات مریدان سبب خجالت و انفعال باشد و خودرا ہمیشہ در جرگہ مبتدیاں داشتہ مابعد زیادتی بود (مکتوب بست و سوم بنام میاں عبداللہ ویردکے)

(ترجمہ)

۳۱۔ دوسرے چاہئے کہ جو کچھ حلقے کے وقت طالبوں میں حالات وجذبات ظاہر ہوں اپنے آپ کو درمیان میں نہ دیکھیں اور طالبوں کے آپ کی طرف رجوع کرنے پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ مریدوں کے حالات کا مشاہدہ تکبر اور عجب میں مبتلا کر دے یہ قتل کر دینے والا زہر ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے منظور نظر اپنے حالات اور مریدوں کے اظہارات شرمندگی اور ندامت کا سبب بن جائیں اپنے آپ کو ہمیشہ مبتدیوں کے گروہ میں رکھیں اس سے زیادہ زیادتی ہے)

۳۲۔ سنت رسول صلی اللہ وآلہ وسلم پر چلنے اور قلبی ذکر پر ہمیشگی کی تلقین

"توفیق اثار ممکن باشد بجز او بسا کوشید و معاملہ آخرت نصیب غیب داشتہ تمسک بذیل سیل رحمت اتباع سرور عالم و فخر آدم صلی اللہ علی نبینا علیہ السلام نمائند و بذکر قلبی چنداں مداومت نمائند کہ دل انقطاع تمام ازما سواء حاصل آید و تعلق حی علمی

Marfat.com

از اشیاء زائل گردو حضور مع المذکور جل و ذکرہ وصف ذاتی دل بود چنانچہ سمع صفت سامعہ و بصر صفت باصرہ بعد ازاں سعی کردہ آید کہ وصف حضور بان جناب قدس رجوع کنند و نفس حاضر کہ حجاب و پردہ مطلوب گشتہ (مکتوب بست و نہم بنام راجہ مرزا حمید اللہ خان و مرزا نواب خاں)

(ترجمہ)

۳۳۔ (اے توفیق کے نشان والے جس قدر ممکن ہو سکے تواضع) کریں اور آخرت کے نصیب کو غیب میں چھوڑتے ہوئے سرور عالم فخر آدم صلی اللہ علی نبینا علیہ السلام کی اتباع کے رحمت کے سیلاب کو تھامے رکھیں اس قدر قلبی ذکر میں ہیشگی اختیار کریں کہ دل کو مکمل طور پر غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق جو اشیاء کی نسبت سے ہے اور مقام علم تک ہے وہ زائل ہو جائے اور مذکور جل و علا کے ساتھ حضوری اور اس کا ذکر دل کا ذاتی وصف بن جائے اس طرح سننے کی صفت سننے والے کی اور دیکھنے کی صفت دیکھنے والے کی حقیقی ہو جائے اس کے بعد کوشش کی جائے کہ تمام اوصاف آن جناب قدس کے حضور کے ساتھ رجوع کریں اور موجودہ نفس جو مطلوب کے لئے حجاب و پردہ ہو چکا ہے (اٹھ جائے)

۳۴۔ غیبت شیخ کی صورت میں اس کا وظیفہ و علاج

و بر غفلت قدرت نماند تا حالت بعد صوری آن از حوالات ظاہری و باطنی بہ عبادت و اشاعت اعلام دارند کہ موجب افادہ استفادہ غائبانہ است در منزل خود آگاہی متوجہ ایں صوب شدہ مراقب نشینند تا غیب کلی راہ نیابد (مکتوب سیم ۳۰ بنام مرزا

Marfat.com

نواب خاں)

(ترجمہ)

۳۵۔ اگر غفلت پر قدرت نہ رہے تو اس صورت کی دوری کی حالت میں اپنے شیخ کو ظاہری و باطنی حالات عبادات اور اشاروں سے آگاہی رکھیں کہ غائبانہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا سبب ہے اور اپنے آپ کا محاسبہ کرنے کی منزل میں اس طرف (مکان شریف) متوجہ ہو کر مراقب بیٹھیں تاکہ مکمل غیبت راہ نہ پائے)

۳۶۔ مکتوبات کے مطالعے سے جو بھی مفید ہو (اور یقیناً" مفید ہے) محسوس فرمائیں اسے حرز جان بنانے کی حاجت ہے کیوں کہ تصوف صرف ذہنی اور مطالعاتی چیز نہیں بلکہ قلبی وجدانی اور عملی پروگرام ہے آپ جتنا جتنا اس میں ڈوبتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ کی نوازش بے کراں سے امید کامل ہے کہ وہ آپ کے لئے راستوں کی کشائش کرتا چلا جائے گا۔ اس لئے کہ اس ذات پاک نے خود وعدہ فرما رکھا ہے الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ ہماری طرف کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے کئی راہ کھول دیتے ہیں)

۳۷۔ قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ مکان شریفی کے خلفاء کا سلسلہ۔

کچھ حوالہ جات مختلفہ کی بنا پر آپ کے خلفاء کی تعداد بمطابق مضمون جو معیار السلوک مصنفہ مولانا ہدائت علی صاحب" جے پوری سے ماخوذ ہے ایک سو کے قریب ہے جب کہ امیر السا لکین حضرت خواجہ میاں امیر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے شعری مجموعے کے مطابق قیوم العالم کے خلفاء کی تعداد پچاس ہے واللہ اعلم بالصواب چونکہ یہ سلسلہ طویل اور کثیر ہے اس لئے بالاستیعاب سب بزرگ آستانوں اور خانوادوں کا احاطہ کرنا نہایت مشکل ہے اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے آپ کے متوسلین کو کما حقہ جان لینا اور پھر بیان کرنا ممکن نہیں رہا۔ تاہم قرب زمانی

Marfat.com

و مکانی کے اعتبار سے اس شجرہ طیبہ کی درج ذیل فروع کی نشان دہی شاید بے موقع نہ ہو۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی جو شاخ ملک پنجاب میں قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ مکان شریفی کے توسط سے چل رہی ہے اس کی ساخت کچھ اس طرح سے ہے کہ امیر السا لکین حضرت خواجہ بابا امیر الدین صاحب رحمتہ علیہ نے بیعت اول تو قیوم العالم کے دست حق پرست پر کی لیکن تکمیل کا مرحلہ مخدوم العالم حضرت سیدنا صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ فرزند ارشد و سجادہ نشین اول (قیوم العالم) مکان شریف کی وساطت سے مکمل ہوا۔ تاہم بابا صاحب اپنے شعری مجموعے میں اپنے آپ کو قیوم العالم کا انچاسواں خلیفہ بتاتے ہیں اور آپ سے خرقہ خلافت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرق پور شریف والوں نے پہنا۔ بحوالہ صفحہ جات ۱۸، ۱۹۶، ۲۰۰، ۲۰۱ دستور تصوف المعروف بہ انقلاب الحقیقت مصنفہ محبوب الٰہی حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربل شریف کے مطابق حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اصل میں بموجب حکم آئت فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا بارہ خلفاء تھے۔ اور تیرھواں بارشاد ان اللہ وتر یحب الوتر ہے۔ کیوں کہ آپ آنجناب ہمیشہ تمام امور میں وتر پسند فرماتے قد علم کل اناس مشربھم کی تعمیل بھی اپنی زبان مبارک سے فرما گئے۔ جن خلفاء عظام کو صاحب کتاب علیہ الرحمت اصالتاً" جانتے تھے اور ان کا تعارف خود آنحضور سراپا رحمت حضرت میاں صاحبؒ نے کرایا ان میں ایک سجادہ نشین اور درج ذیل پانچ خلفاء تھے۔

۳۸۔ مکرم و محترم قبلہ حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین اول حضرت قبلہ عالم شیر ربانی میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپور شریف (المعروف ثانی صاحب)

خلفاء کرام۔

۱۔ حضرت مولانا صاحبزادہ سید مظہر قیوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین سوئم مکان شریف ۲۔ مکری حاجی عبدالرحمٰن صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ حضرت سید

Marfat.com

نور الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ۴۔ مرشدنا محبوب الٰہی حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمتہ اللہ علیہ بیربل شریف ۵۔ حضرت سید اسماعیل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت کرماں والہ شریف ضلع اوکاڑہ۔

۳۹۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے سجادہ نشینان کرام و خلفاء عظام اپنے اپنے متبرک آستانوں پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت میں تن دہی سے منہمک ہیں اور اپنے ساتھ منسلک متوسلین و منتسبین کو شب و روز الٰہی فیض رسانی کا کام سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہماپایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور ان حضرات کرام کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے۔

۴۰۔ یادداشت کے طور پر ذیل میں ان آستانوں کے مقام لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ آستانہ عالیہ مکان شریف (بھارت) مقیم حال بھلیر شریف چک ۱۱۹ ضلع شیخوپورہ
۲۔ آستانہ عالیہ شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ
۳۔ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانولہ
۴۔ آستانہ عالیہ بیربل شریف ضلع سرگودھا
۵۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والہ شریف ضلع اوکاڑہ۔

۴۱۔ شنید ہے کہ اس سلسلے کی مزید شاخیں قیوم العالم کے خلفاء کی وساطت سے چل رہی ہیں سردست ان کے مکمل کوائف نہیں مل سکے۔ تاہم ان کے نام نامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا مفتی محمد مسعود شاہ صاحب دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پیر طریقت مولانا رکن الدین صاحب الوری
۲۔ مولانا شیر محمد خاں صاحب کابلی رحمتہ اللہ علیہ
۳۔ مولانا ہدائت علی صاحب الوری جے پوری

۴۲۔ اس سلسلے میں مزید یہ عرض کرنا بے محل نہ ہو گا کہ مکرم و محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اس شاخ کے جن مشائخ نے اس طریق کو فروغ بخشا کی فہرست اپنے ماہ و انجم رسالہ صفحہ ۹۔ ۱۰) پر دے دی ہے اگر چاہیں تو اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

۴۳۔ کچھ ترجمے کے بارے میں

Marfat.com

خالق کائنات نے دنیا میں اپنے بندوں کو راہ ہدایت کے تعارف کے لئے سلسلہ انبیاء و رسل کی ترسیل کا بندوبست فرمایا جو آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ تکمیل ہدایت کی اس منزل پر زمانے کے انقلابات کے سبب اگر کوئی خس و خاشاک راستے میں اسلام کی راہ کھوٹی کرنے کا باعث بنتے بھی تھے تو اسے سلسلہ تجدید دین کے اجراء سے اس ہدائت کے منور چہرے پر سے لوگوں کے غلط عقائد اور نادرست اعمال کی پردہ کشائی کا اہتمام فرمایا اور ہر ہر صدی میں ایسی نمایاں شخصیات کی بعثت کا انتظام فرمایا جو دین کو خالص کرتی رہیں اور کرتی رہیں گی اور یہ سلسلہ تادامان قیامت جاری و ساری رہے گا تاکہ راہ نوردان جادہ ہدائت اپنی راہنمائی کے لئے اندھیروں میں ٹھوکریں نہ کھاتے رہیں اس انعام الٰہی کا ہمیں شکر ادا کرنے کے لئے شاید مناسب الفاظ کا انتخاب بھی کر نا نہ آسکے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس منعم حقیقی کی ان نوازشات پر طلبگاران ہدائت کارووان روواں ممنون احسان ہے اسی سلسلہ ہدائت کی تیرھویں کڑی یعنی بعثت رسولؐ کے تیرہ سو سال بعد پیدا ہونے والے ایک بزرگ خاندان کی بزرگ ہستی سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت جناب سید امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی ہے جنہوں نے اپنے وجود شریف کی برکت سے چار دانگ عالم میں وہ شمعیں فروزاں کیں جن کی روشنی سے آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں آپ سے کسب فیض کرنے والے اشخاص کی فہرست پر اگر نظر ڈالیں تو ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ وقت کے علماء صلحا' رؤساء' حفاظ' غرضیکہ کئی نامی گرامی اشخاص نے فیض پایا ہے۔ آپ کی وہ تحریرات جو مکتوبات کی صورت میں ہم تک پہنچ چکی ہیں ہدایات الیہ کی وہ روشن تنویریں ہیں کہ رہتی دنیا تک ان کی جگمگاہٹ سے وقت کے اندھیرے زمانے کی ظلمتیں اور شیطنت کے دھوکے پادر ہوا رہیں گے۔

۴۴۔ حضرت قدس سرہ کی کوئی مستقل تصنیف باوثوق ذرائع اور پورے یقین کے ساتھ ہم تک نہیں پہنچی اور گمان غالب بھی یہی ہے کہ باوجود اپنی ذات میں علمی خزائن کے حامل ہونے کے آپ نے بالاستقلال تصنیف کا قلم ہاتھ میں نہیں لیا۔ مگر مختصر تحریرات جو آنجناب نے اپنے متوسلین و متبعین اور مریدین کی طرف از خود

Marfat.com

یا ان کے سوالات کے جوابات کی شکل میں انہیں روانہ کی ہیں ان کے مندرجات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صرف مسند نشین رشد و ہدایت ہی نہیں بلکہ صدر نشین خطاب و کتابت بھی ہیں آپ کی انشاء پردازی جو ان مکتوبات کی صورت میں ہمارے سامنے آئی ہے اس میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جو ان کو ادب عالیہ اور خوبی و جدت تحریر کا لازوال مرقع بنائے دیتی ہے۔

۴۵۔ زیر ترجمہ کتاب جو اکثر فارسی متن میں ہے بنام مکتوبات قطب ربانی مجدد مائتہ الثالث والعشر قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہ تقریباً" اکتیس ۳۱ مکتوبات اور تیئس ۲۳ اجازت نامہ جات پر مشتمل ہے جو اعلیٰ حضرتؒ نے ذاتی طور پر اپنے متوسلین و متسبین کی طرف گاہے بگاہے تصوف کے متعلق یا دیگر دینی امور کے سلسلے میں ان کے سوالات مختلفہ کے جوابات کی شکل میں یا پھر اپنے آپ ان کی رشد و ہدایت کی خاطر تحریر فرمائے۔ اور اسی طرح اجازت نامہ جات بھی مختلف خلفاء کو آنجناب نے عطا فرمائے اللہ کی توفیق کے ساتھ اس مذکورہ مواد کو یک جا کر کے ۱۳۵۹ھ بمطابق ۱۹۴۰ء حضرت صاحبزادہ میر مظہر قیوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین سوم (مکان شریف) کی سرکردگی میں کتابی شکل میں شاید پہلی دفعہ شائع کروایا گیا واللہ اعلم بالصواب۔ جب کہ یہ مکتوبات و اجازت نامہ جات اعلیٰ حضرتؒ کی حین حیات ۱۲۸۲ھ یا اس سے پہلے کے تحریر شدہ یا جاری شدہ ہیں چونکہ صاحب مکتوبات حضرت قیوم العالم کے ساتھ حقیر کا چار واسطوں سے نسبی تعلق ہے۔ لہٰذا اسی مناسبت یا تعلق کی بنا پر کسی ذریعے سے یہ کتاب بڑے عرصے سے میرے پاس چلی آ رہی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے کما حقہ اس سے استفادہ نہ کر سکا۔ جب بھی اسے جستہ جستہ دیکھتا انہیں کے مضامین ضروریہ کی اہمیت کے پیش نظر یہ خیال پوری شدت سے ابھرتا کہ کسی طرح اس کے ترجمے کی کوئی صورت نکل آئے۔ لیکن سرکاری ملازمت یا دیگر وجوہات کی بنا پر اس کام کے لئے جو یکسوئی چاہیئے تھی وہ میسر نہ آ سکی۔ دوران ملازمت بھی میں نے اپنے ایک عزیز مہربان اور دیرینہ دوست جو میرے ساتھ ہی ملازمت میں رہے ہیں اور خاصے دینی رجحان کے حامل ہیں اور خصوصاً" اردو ۔ عربی اور فارسی میں خاصی شناسائی رکھتے ہیں کی خدمت میں عرض کی کہ مکتوبات کے فارسی متن میں جو آیات قرآنی

اور احادیث مبارکہ آئی ہیں ان کے ترجمہ میں میری معاونت فرمائیں نیز فارسی متن کا ترجمہ جو مجھ سے ہو اس پر نظرثانی کر دیں آپ نے بخوشی وعدہ فرمایا لیکن اس نیک کام میں دیر ہونے کا جواز پھر بھی ہم دونوں کے لئے وہی پہلا ہی ٹھہرا۔

سب سے بڑی بات یہ کہ ولکل اجل شاھد (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر کام کے ہونے کا ایک وقت معین ہوتا ہے) اللہ کے فضل و احسان اور اس کی توفیق نے مدد کی اور یہ حقیری سی کاوش ترجمے کی شکل میں آپ قارئین کے سامنے ہے۔

۴۶ ھذا من عندنا واللہ اعلم و علمہ احکم اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اور اس کی خوبیوں اور اچھائیوں سے عالم کو بہرہ ور کرے اور اس کی خامیوں اور کمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی معافی کے سپرد کرے نیز اس کی ضرر رسانیوں سے دنیا کو محفوظ رکھے پڑھنے والوں سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ اگر وہ کوئی اس میں خطا دیکھیں تو میرے عجز اور کم علمی پر محمول کرتے ہوئے اس سے درگزر کریں اور اس کے بارے میں مجھے اطلاع دے کر دعائیں لیں۔ میں ان تمام فرمودات کو اپنے شکریئے کے دامن میں لوں گا اور اس کتاب کی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز ان سے استفادہ کروں گا۔

۴۷ کتاب میں مکتوبات اور اجازت نامہ جات فارسی میں ہیں لیکن بمقدار قلیل کچھ عربی میں بھی ہیں۔ ترجمے کے متن میں اس کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ کرتے ہوئے جن چیزوں سے بار بار واسطہ پڑا ہے ان کی تفصیل میں نہ جاتے ہوئے صرف چند اشارات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(الف) بعض جگہ کاتب (حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ) اور مکتوب الیہم کے مابین جو ذاتی تعلق ہے اس کے حوالے سے اگر کچھ اشارے آئے ہیں تو ان کی تشریحات پوری وضاحت کے ساتھ نہیں ہو سکی۔ کیونکہ کئی جگہوں پر تو یہ ناممکن تھا۔ ایسی راز و نیاز کی باتیں صرف انہیں کے درمیان ہی رہنی چاہیں۔ حافظ شیرازی نے غالباً" اسی مقام کی نشان دہی فرمائی ہے۔

میان عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست اور یہ ایسا معاملہ ہے جو انتہائی بلندی سے منقول ہوتا چلا آیا ہے جناب باری تعالیٰ عز اسمہ نے معراج شریف کے وقت نبی مکرم علی التحیہ والتسلیمات کو کچھ ایسی باتیں وحی فرما دیں

Marfat.com

جن کا تحمل اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اسی لئے اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے صرف اسی بات پر اکتفا فرمایا فاوحی الی عبدہ مااوحی پس وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی)

(ب) فارسی زبان جس میں یہ اصل مکتوبات و اجازت نامہ جات تحریر فرمائے گئے ہیں آج سے قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے کی زبان ہے اور اسکی اس وقت کی تمام خوبیاں جو اہل ادب میں مروج تھیں ان میں جلوہ فگن ہیں چنانچہ بعض جگہ پابندی قافیہ مسجع اور مرصع عبارتیں اور ادبی چاشنی بدرجہ وافر موجود ہے ایسے مقامات کا صرف ترجمہ اس عبارت اور اس خوبی کو کما حقہ اس دور کی اردو میں منتقل نہیں کر سکتا اس لئے کوشش یہ کی گئی ہے کہ لکھنے والے کے مفہوم کو سہل اور آسان طریقے سے آج کے کمزور اذہان کے قریب لے آیا جائے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو سکے۔

(ج) چونکہ آنجناب عنائت خداوندی اور انعامات الٰہی کے مظہر کامل بن کر تیرھویں صدی میں مسند تجدید دین پر بیٹھ کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیوض و برکات نشر فرماتے تھے اس لئے آپ کی تحریرات میں قریباً وہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے دفاتر مکتوبات میں جلوہ ریزیاں فرما رہا ہے اس لئے آپ کافی حد تک وہی رنگ ڈھنگ اپنے مکتوبات میں لئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ مکتوبات گرامی انہیں تشبیہات تلمیحات اور اصطلاحات تصوف کے نگینوں سے جڑے ہوئے ہیں۔

(د) ایسی باتوں کا صرف لغت کی مدد سے ترجمہ کر دینا درست نہیں ہوتا۔ ایسے مقامات میں خوانندگان محترم کو اگر سمجھنے میں کوئی دقت ہو تو ان کی طرف سے مترجم معذرت خواہ ہے اور بجائے اس کے یہ ہیچمدان اور کج مج بیان اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی جسارت کرتا ان مشکلہ کی تسہیل کے لئے بعض جگہ تعلیقات کی شکل میں متعلقہ صفحات کے زیریں کچھ دیگر واجب الاحترام بزرگوں کی تحریروں کے حوالے دے دیئے ہیں جن سے اپنی استعداد کے مطابق کسب فیض کیا جا سکتا ہے آپ دیکھیں گے کہ خود ان مکتوبات میں حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ بھی مکتوب الیہم کو تصوف کے ان مسائل کے حل کے لئے قلم کا سہارا

چھوڑ کر اپنی خدمت میں طلب فرماتے ہیں تاکہ رو در رو القاء و تلقین کے منازل طے اور القاء کا طریقہ سمجھایا جائے تفصیل کے لئے مکتوبات نمبر۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰، ۲۸ وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔

(ز) آنجناب کا زمانہ پنجاب کی سرزمین پر انگریزوں کی آمد سے کچھ پہلے کا معلوم ہوتا ہے اور ان دنوں یہ زمین سکھوں کی افراتفری اور سیاسی شورشوں کی آماجگاہ تھی اور مسلمانوں کی عام حالت نہایت خستہ اور پریشانی کی تھی اس لئے بعض والیان ریاست کی طرف جو آں جناب نے مکتوبات لکھے ہیں وہ اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ کس کس طریقے سے مسلمان نوابوں کو مسلمانوں اور اسلام کی پشت پناہ بننا چاہئے اور یہ آنجناب کی ان تعلیمات کے خلاف نہیں جن کے ذریعے انہوں نے اپنے متسبین کو اہل دولت و جاہ سے قطع تعلقات پر زور دیا ہے کیوں کہ یہ ان کے اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ اسلام اور اہل اسلام کے عظیم تر فائدے کے لئے ہے ورنہ بئس الفقیر علی باب الامیر (برا صاحب فقر وہی ہے جو کسی امیر کے دروازے پر اپنی ذاتی مراعات کے لئے حاضر ہوتا ہے) اہل فقر کے لئے ایک قاعدہ کلیہ ہی ہے جس کی طرف ان مکتوبات میں جگہ جگہ پورے زور سے توجہ دلائی گئی ہے

۴۸۔ آخر میں ان گزارشات کے ختم کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ خوانندگان محترم میرے لئے دعائے خیر فرماتے رہیں اور میرے آباو اجداد کے لئے بھی جو حقیقتاً سلک جواہر ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھیوں اور دوستوں کے لئے جو اس کام میں دست تعاون دراز کرتے رہے ہیں مغفرت و خیرو برکت کے نزول کی دعائیں فرماتے رہیں اور میں دعاگو رہوں گا کہ اللہ تبارک تعالیٰ بہ طفیل حبیب پاکؐ ان کو اس پر اجر عظیم عطا فرمائے۔

نوٹ:۔ زیر مطالعہ کتاب کے چند ایک اقتباسات اقدس ماب حضرت سید محفوظ حسین صاحب سجادہ نشین (چہارم) مکان شریف کی خدمت میں پڑھ کر سنا دیئے ہیں۔ جس پر آں جناب نے اس حقیر کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

احقر

سید بشارت حسین مکان شریفی ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴ نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

Marfat.com

Marfat.com

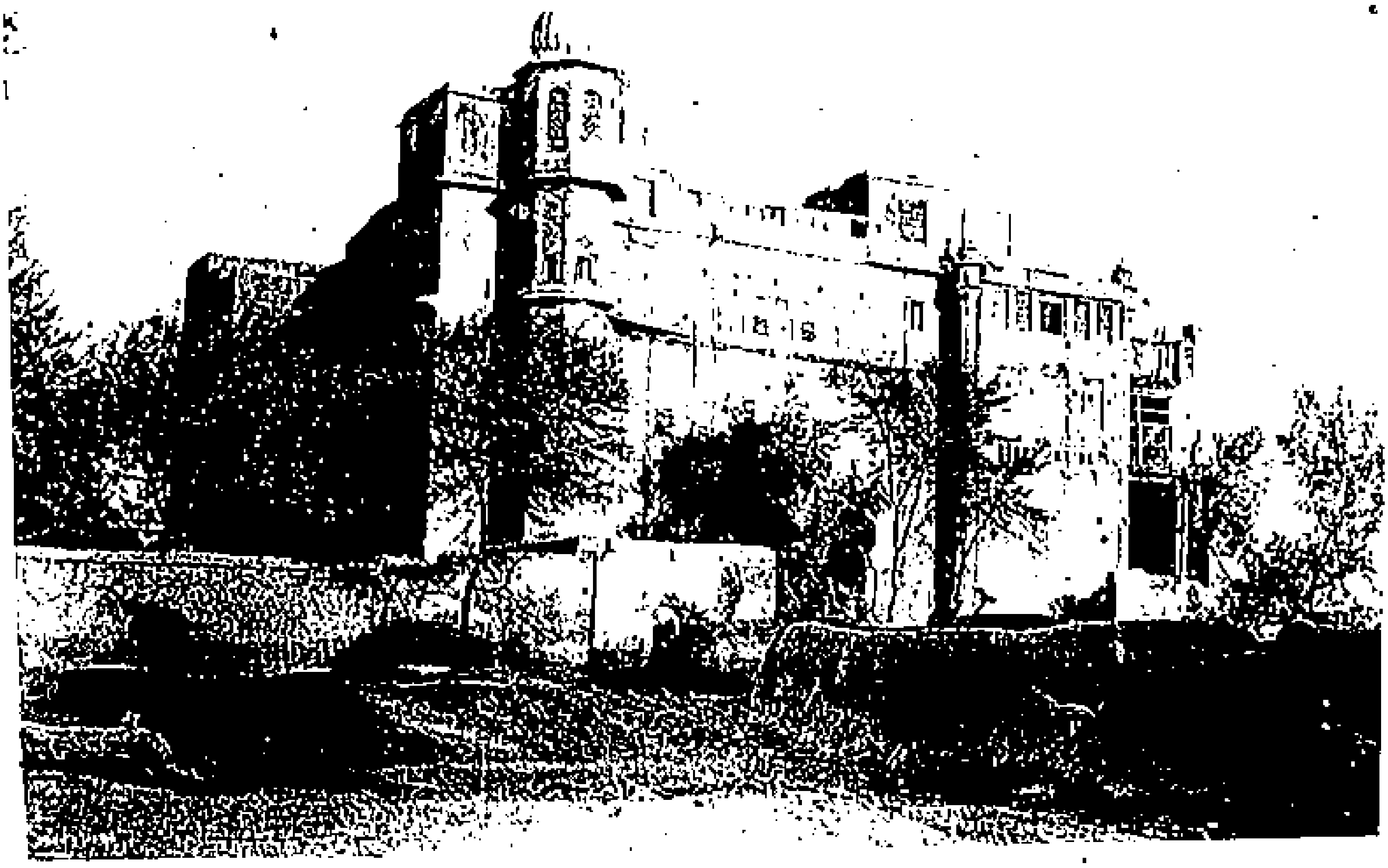

اقامت گاہ قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ قدس سرہ مکان شریف (بھارت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب اول

معدن انوار الٰہی مخزن اسرار نا متناہی حقائق و معارف آگاہ

میاں احمد جان زاد اللہ فیما اعطاہ

رسول مجتبیٰ علیہ و علیٰ آلہ من الصلواۃ اتمہا کی بلند سنت کی راہ پر زیادہ استقامت سے چلنے کی دعاؤں کے بعد معلوم ہو کہ مکتوب شریف بہت پیاری گھڑیوں میں وصول ہوا۔ اس کے مطالعے نے خوشی اور مسرت بخشی۔ اور مندرج سوال واضح ہوئے۔ لکھا گیا ہے کہ اکثر خدا کے راہ کے طالبین اور شوقین چاہتے اور عرض کرتے ہیں کہ چشتیہ اور قادریہ خاندان میں بیعت اختیار کریں۔ اس بارے میں بغیر اجازت کے جرأت نہیں دکھاتا جو کچھ حکم ہو تعمیل ہو گی۔

۲۔ الجواب۔ پوشیدہ نہ رہے کہ قطب المحققین حضرت امام ربانی قدس سرہ نے خاندان چشتیہ و قادریہ اور کبرویہ سے فیض اور برکتیں حاصل کر کے جیسا کہ آں حضور کے مقامات میں ہر طریقے کے پیروں کا ذکر تحریر ہے۔ اس وقت حج کے ارادے سے سرہند کے مقام سے باہر آ کر حضرت دہلی میں مولانا حسن کشمیری کی راہنمائی میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی بیعت کے شرف سے مستفید ہو کر بلند فائدوں اور صاحب رتبہ مہربانیوں میں کہ ان کو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کامیاب ہوئے اور کمال و تکمیل کے مرتبے پر پہنچنے کے بعد رشد و ہدائت کا لباس پہننے پر آمادہ ہو کر حضرت سرہند میں فائدہ پہنچانے کے وقت کو تیز کیا اور بلند بزرگان نقشبندیہ کی تربیت کے حق احسان کو سب سے اوپر جانتے ہوئے خاص اسی بلند طریقے کو رواج دینے میں ہمت صرف کرتے رہے اور خدا کی راہ پر چلنے والے طالبوں کو بلند طریقہ نقشبندیہ کا شوق اور رغبت دلانے میں مشغول ہوئے جیسا کہ آپ کے مکتوبات کے پاکیزہ جملے اس بلند طریقے کی برتری کا ملیت اور عالی ہونے کے ذکر سے پر ہیں۔

۳۔ صرف آپ کے وجود شریف کی برکت سے نقشبندیہ طریقے کو ہندوستان

Marfat.com

میں رواج ملا۔ اور اس طریقے کی فضیلت اور برتری دوسرے طریقوں پر ٹھہری۔ جیساکہ قدوۃ المحققین والمحدثین شیخ عبدالحق دہلوی کو پہلے پہل قادریہ اور شاذلیہ کے بزرگوں سے فیض حاصل ہوا۔ بعد ازاں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی فیض عطا کرنے والی صحبت میں واپس آکر نقشبندیہ نسبت حاصل کی۔ موصل المرید الی المراد رسالے میں لکھا ہے کہ انصاف کے نزدیک حق سبحانہ تک پہنچانے والا قطعی طور پر بہت آسان اور نہایت مکمل راستہ نقشبندیہ طریقے کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اس حد کمال تک نادر طریقہ نقشبندیہ کو ترجیح اور رواج دینے میں حضرت امام ربانی قدس سرہ نے مبالغے سے کام لیا کہ دوسرے طریقے کے پیر حاسد ہوئے۔ "کمالا یخفی (جیساکہ کسی سے مخفی نہیں)

۴۔ اور اگر بالفرض بہت منت و سماجت وزاری کے بعد کسی طالب کو دیگر طریقے میں بیعت کیا بھی ہے تو بالآخر نقشبندیہ طریقے میں پرورش کرکے ان بزرگوں کی تربیت اور احسان کے معترف ہوئے ہیں۔ اسی طرح اس فقیر نے جذبات کی قسموں اور فنا و بقاء اور سیرالی اللہ اور سیرفی اللہ نقشبندیہ بزرگوں کی برکتوں سے حاصل کئے اور ہدایت کی روشنی انہیں کی ولائت کے چشمے سے اخذ کی نہیں چاہتا کہ اس بلند طریقے کے بزرگوں کے حقوق کو بھول کر اس نادر طریقے کو دوسرے طریقوں سے ملا جلا کر ظاہر کرے۔ اور اسی چلن پر سلطان الطریقت و برہان الحقیقت سیدی و مولائی حضرت شاہ حسین (۱) روح اللہ روحہ کو میں نے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ وہ فرماتے تھے کہ ہمارے طریق میں مزاج قادریہ کے ذوق سے ہے اور شہادت کے طور پر نقل کرتے تھے کہ قدوۃ الاولیاء والصیقین حجتہ الاتقیا والمحبوبین حضرت حاجی احمد قدس سرہ ایک دفعہ حرمین شریفین (اللہ تعالیٰ ان دونوں جگہوں کے شرف اور عظمت کو زیادہ کرے) کی زیارت کے لئے احرام باندھے ہوئے تھے۔ دوران راہ زبدہ مشائخ کبار حضرت محمد علی صاحب سجادہ قدس سرہ جو کہ بلند سلسلہ قادریہ کے بہت بڑے مشائخ سے تھے کی زیارت کا ارادہ کیا اور ان کی کیفیت یہ تھی کہ شیخ مذکور کچھ سالوں سے اپنے گوشے سے باہر نہ

---

(۱) (پیر طریقت قطب الاقطاب قیوم العالم سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ (مکان شریف) (بھارت)

Marfat.com

آئے تھے۔ صرف ولائت کی روشنی سے آپ کی تشریف آوری کا معلوم کر کے استقبال کے لئے دوڑے اور عزت و اکرام کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر لے جا کر متوجہ ہوئے چنانچہ آپ کی توجہ کی تاثیر سے اس وقت درو دیوار اور چھت تک رقت میں آ گئے۔ لیکن حضرت حاجی احمد صاحب(۱) نقشبندیہ طریقے کی وسعت کے کمال کی وجہ سے اس تمام القاء کو ایک قطرے کے برابر بھی نہ جانتے تھے جو اسے سمندر کی نسبت سے حاصل ہے پھر اس کے بعد انہوں نے ان کو عطا فرمایا جو کچھ بھی عطا فرمایا۔ اور اس طریقے کے ارشاد سے نوازا۔ اور باوجود ان تمام سندوں کے حضرت حاجی احمد صاحب اس طریقے کے ارشاد میں مجاز ہو چکے تھے کبھی بھی بلند طریقہ قادریہ کو رواج دینے میں زبان نہ کھولتے تھے اس لئے زیادہ مناسب یہی ہے کہ بلند طریقہ نقشبندیہ کو رواج دینے میں کوشش کریں۔ اگرچہ خدا کی راہ کے طالب کسی اور طریقے کی درخواست کریں یا نہ کریں۔

۵۔ سوال دوم۔ حضرت غلام علی شاہ صاحب قدس سرہ کے طریقے نے ہندوستان کے گردو نواح میں بہت زیادہ شہرت پائی ہے اور اس کے سلوک میں تفصیل کے ساتھ حلقے بنانا اور مراقبے ہیں۔ اکثر طلبہ اس کو پسند کرتے ہیں اور سلوک جو قلب پر پورا ہوتا ہے اس کو آغاز خیال کرتے ہیں اس کی مناسبت میں کیا ہدایت ہے تفصیل کے ساتھ راہنمائی فرمائیں۔

الجواب: اس فقیر کی روش وہی واضح روش ہے فرق آہستگی اور جلدی کا ہے کیوں کہ حضرت حاجی احمد صاحب کے قلب کے لطیفے کی آراستگی کہ مقام عالم امر اور عالم خلق کے درمیان برزخ واقع ہے اور اس کی آراستگی بہت سی طبعی عادات کی آراستگی کی سزا وار ہے دوسرے لطائف میں سے اسی لطیفے کی زیادہ تر آراستگی میں تاکید فرماتے ہیں اور اسی لطیفے کی فنا کے نشانات میں ستھرائی پر فکر کا اظہار فرماتے ہیں۔ تاکہ اس لطیفے کی خوبی ظاہر ہو اور اس لطیفے کا اللہ تعالیٰ سے ملاپ اللہ تعالیٰ کی صفت اضافیہ سے ہے اور حق جل و علا کے فعل میں فانی اور ہلاک ہونا ہے۔ اور

(۱) (پیر طریقت سلطان الطریقت و برہان الحقیقت سیدی حضرت شاہ حسین صاحب روح اللہ روحہ عرف بھورے والے شاہ صاحب (ڈم شریف) سندھ)

Marfat.com

اپنے افعال کو ٹھیک حق جل وعلا سے نسبت کرتا ہے۔ اور حق کے بغیر علم اور محبت والا تعلق نہیں رہتا اور غیر اللہ کو قطعی طور پر بھلا بیٹھتا ہے اس حد تک کہ سالوں بھی کوشش کرے ایک لمحہ کے لئے بھی غیر اللہ کی یاد نہیں کر سکے گا کیوں کہ قلب کی فنا تمام ممکنات کے حلقے کو قطع کئے بغیر کہ جس کی تشریح عرش کے مرکز سے فرش تک اور عرش سے تمام عالم امر تک ہوتی ہے اور درجات عشرہ (۱۰)(۱) کو قطع کئے بغیر کہ بلند صوفیہ نے بیان کی ہیں شکل نہیں بندھتی جب کبھی اللہ سبحانہ کی مہربانی سے کسی صاحب نصیب کو اس طرح کی قلبی لطیفے کی فنا میسر ہو جائے تو تھوڑی مدت اور کم تر مشقت میں عالم خلق اور عالم امر کے لطائف کی فنا اس خاص وجہ کی بناء پر رو پزیر ہوتی ہے اور سالک صراط مستقیم کے سبب احدیت کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی صورت پیدا کرتا ہے۔

۶۔ اس لئے استعداد والوں کی تربیت خواہ آہستگی خواہ جلدی سے کراتے ہوں پس جو چیز ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس بلند طریقے کے بزرگوں نے ہر لطیفے کی فنا کے نشانات لکھے ہیں ظہور پزیر ہوں جیسا کہ فقیر کے چند سیدھی راہ پر چلنے والے مرید اور اصحاب علم و حالات میں سے ہر کوئی ہر لطیفے کی فنا کی علامات اور خاص خوبی اور ہر ایک کی آراستگی کا وقت الگ الگ بیان کرتا ہے اور فعلی فنا سے صفاتی فنا تک اور صفاتی فنا سے ذاتی فنا تک منتقل کرتا ہے اور کیوں کہ اس بلند گروہ کے طریقے کے موافق یہ ہے کہ قلب (۱) کے لطیفے کی فنا افعالی تجلی میں ہے کہ سالک اپنے فعل کو اور تمام مخلوقات کے افعال کو مٹا ہوا پاتا ہے اور فعل کی بجائے فاعل حقیقی اپنی نظر میں پاتا ہے اور روح (۲) کے لطیفے کی فنا اللہ تعالیٰ کی ثبوتیہ صفات میں سے ہے کہ اس وقت میں اپنی صفات اور تمام ممکنات کی صفات کو مٹا ہوا پاتا ہے اور سر کے (۳) لطیفے کی فنا اللہ تعالیٰ کی ذاتی شان میں ہے اس مقام میں سالک اپنی ذات کو حق سبحانہ کی ذات میں ناچیز پاتا ہے اور لطیفہ خفی (۴) کی فنا نفی کرنے کی

(بحوالہ مراۃ المحققین ۱۰۰)(توبہ واپس پرہیز صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجاء۔ فقر۔ زہد۔ رضا = ۱۰)

(لطیفہ قلب لطیفہ روح، لطیفہ سر، لطیفہ خفی، لطیفہ اخفیٰ، (بحوالہ مراۃ المحققین ۹۹ تا ۱۰۴)

Marfat.com

صفات میں ہے۔ اس مقام میں سالک تمام اظہارات سے ذات جناب کبریا کو واحد و یکتا دیکھتا ہے اور لطیفہ اخفیٰ (۵) کی فنا الٰہی شان کے مرتبے میں کہ جمع کرنے والا ہے ان تمام درجات کا۔ اس مقام میں سالک اللہ کے اخلاق سے مزین ہوتا ہے اور اس تمام فنا کا مطلب اور ہر لطیفے کی خوبی کا ملاپ اس صورت میں ہے کہ ہر لطیفے کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا ملاپ میسر ہو۔ نہ یہ کہ صرف قلب سے روح کے لطیفے کی سرائت کے ذکر تک ہی ہو) اور اس طریقے پر روح کی سرّ کی طرف پرواز نیز اسی طریقے پر لطائف پنجگانہ کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ اور آراستگی کو اس میں منحصر جانتے ہیں کہ اس طرح کی آراستگی کا عارضی ساز و سامان اٹھانے والا پھر طبیعت اصلی کی طرف لوٹ آتا ہے برعکس اس شخص کے جو درستی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ملاپ سے ہر لطیفے کی خوشی اور ذائقے اٹھا کر ملنے والی شاہ راہ سے کعبہ اس کا مقصود ہو جاتا ہے اور ہرگز بشری وجود کی طرف رجوع نہیں کرتا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب دوم

نسخہ مواجید و اذواق مجموعہ سوز و استغراق جامع جذب و سلوک
حقائق آگاہ میاں صاحب مظہر جمال بارک اللہ فیما اعطاہ

ترقیوں اور مقاصد کی انتہا کے مقام سے ملاپ کی مسلسل دعاؤں کے بعد آپ کے مکتوب شریف کے ملنے پر دل کی پاکیزگی کے نظارے ظاہر ہوئے چونکہ یہ خط بزرگ حالات اور صاحب رتبہ عقیدت پر مشتمل تھا اس کے مطالعے نے مسرت و خوشی بخشی تحریر تھا کہ جب دوران طریق آپ کی ذات اقدس کی طرف توجہ کا اظہار کرتا ہوں تو ایک عجیب و غریب کیفیت حاصل ہوتی ہے کہ تحریر و تقریر اس کے بیان سے قاصر ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کی بلند دبدبے والی (شخصیت) تجلیات کا ملاحظہ کرنے سے ،میری حقیقت میں تبدیلی اور تغیر اور پورے طور پر نیستی کا ظہور ہوتا ہے اور شکل و خصائل و عادات و صورت و انداز اور آواز تک آن جناب کی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ اے محبت والے جب سیدھی راہ پانے والے طالب اور قابلیت والے سالک کو فائدہ حاصل کرنے اور فائدہ پہنچانے کی راہ سے اپنے شیخ کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے تو لحہ بہ لحہ اس کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور اچانک اپنے اوصاف کو چھوڑ کر پیشواء کے اخلاق سے مزین ہو جاتا ہے یہاں تک کہ تمام کا تمام اپنے آپ سے باہر آجاتا ہے اور تمام کا تمام وہی ہو جاتا ہے گویا سر من قتلتہ فانا دیتہ (میں نے اس کو قتل کیا اس لئے اس کا خون بہا اور دیت میں خود ہی ہوں) کا بھید کھل گیا۔

گر بر سرے کوے ماکشتہ شوی شکرانہ بدہ کہ خوں بہائی تو منم
(اگر تو ہماری گلی ہی میں مارا جائے تو تجھے شکر کرنا چاہئے کہ تمہارا خون بہا بھی میں خود ہی ہوں)

۳۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرید باہم لگاؤ کی وجہ سے پیشواء کے

Marfat.com

اوصاف اپنانے کے بعد اس کا مکمل اظہار تحقیق کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو عادات اختیار کرنے کا لگاؤ اس کی شخصیت میں اثر دکھاتا ہے اور شکل و صورت و سیرت اور انداز میں شمولیت پیدا کرتا ہے اور حقیقی رنگ میں مرید کی صورت شیخ کی صورت کے ہم رنگ ہو جاتی ہے چنانچہ حاضرین بغیر امتیاز کے بینائی اور دانائی کی نظر سے پہچان جاتے ہیں اس قسم کا معاملہ گزشتہ بزرگوں میں بھی وقوع پذیر ہوا ہے "صاحب رشحات" فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مولانا نورالدین جامی قدس سرہ اپنے پیر حضرت مولانا سعدالدین کاشغری قدس سرہ کی شکل میں باہر آ گئے اور کیفیت یہ تھی کہ مولانا سعدالدین کاشغری قدس سرہ اس وقت اس جہان سے انتقال کر گئے تھے چنانچہ اس واقعہ نے ہرات میں شہرت پائی اور مخلصین ہر جگہ سے اس آواز کو سن کر آپ کی خدمت میں آتے تھے۔

۴۔ حاصل کلام عمدہ کام اپنی ہستی کی نفی کرنا ہے اور اپنے آپ سے اپنی واہمہ ہستی کو مٹانا ہے کہ ان کا یہ نقد حال ہے جس قدر سالک اپنی نیکیوں اور خوبیوں کو اپنے آپ سے علیحدہ کرتا ہے اسی قدر وہ اخلاق الٰہی کی قبولیت اور متصف بالصفات ربوبیت و سرمدیت میں درست ثابت ہوتا ہے وسر من کان للله کان الله له وہ شخص اللہ کا ہو گیا اور اللہ اس کے لئے ہو گیا کے بھید کا اظہار ہوتا ہے چنانچہ مولوی معنوی قدس سرہ نے فرمایا۔

غیر مردن نیست فرہنگی دگر ورنگیرد با خدا اے حیلہ گر
چوں ز خود رستی ہمہ برہان شدی چوں کہ بندہ نیستی سلطان شدی

(اے کوشش کرنے والے اگر تو خدا تک نہیں پہنچ پا رہا تو مجھ سے سن اگر تو اپنے آپ سے جدا ہو گیا تو سراسر دلیل بن جائے گا۔ اگر تو غلام نہیں رہا تو تو خود ہی بادشاہ بن جائے گا۔)

۵۔ معلوم ہوا کہ محبت والی نسبت تمام نسبتوں پر فوقیت رکھتی ہے اور وہ تمہاری استعداد میں کافی ہے اور ذمہ داری کی علامات ظاہر ہیں اس لئے چاہئے کہ اس حکم کے تعلق کے لحاظ کو ہاتھ سے نہ دیں اور ادب کے نکتوں میں سے کوئی نکتہ بھی فروگزاشت نہ کریں تاکہ آج جو کچھ اس فقیر کو (آپ کے متعلق) معلوم ہے وہ اہل عالم میں بھی شہرت پا جائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب سوم

مجمع معارف ربانی منبع عوارف سبحانی مستقیم سراوقات جلال
میاں صاحب مظہر جمال زاد اللہ فیما اعطاہ

لگا تار دعاؤں اور کثیر تعریفوں کے بعد معلوم ہو کہ مرزا محمد جو شرافت کے عنوان اور صداقت کے نشان ہیں۔ اس جگہ تشریف لائے اور زبانی اظہار کیا کہ اس فقیر حضرت امام علی شاہ قدس سرہ العزیز) کا دل اس پاکیزگی کو پناہ دینے والے (مکتوب الیہ میاں صاحب مظہر جمال) سے ناراض اور رنجیدہ ہے ناراضی کا سبب معلوم نہیں۔

۲۔ یہ کیا بات ہوئی آپ کی ہستی تو اس خاندان کی عزو شرف کا باعث ہے۔ (اللہ تعالیٰ آپ جیسی مثالوں کی کثرت کرے) نیز نادر طریقے کی نشرو اشاعت کی خبریں لگا تار پہنچتی رہتی ہیں اور جناب منعم حقیقی کے ہزاروں شکر کے ادا کرنے کا سبب بنتی ہیں اس وسوسے کو دل سے نکال دیں اور درویشوں کی طرف سے اپنے بارے میں مہربانیوں کا خیال اپنائیں اور آئندہ اگر کوئی پریشان کرنے والی بات آپ کے نزدیک بیان کرے تو اس پر یقین نہ کریں اور اپنے قلب کی طرف متوجہ ہو کر قلب کے فتوے پر عمل پیرا ہوں حدیث پاک میں آیا ہے استفت قلبک ولو افتاک المفتون اپنے قلب سے فتویٰ لے اگر کوئی فتنے والی چیز تیرے سامنے آئے)

۳۔ آپ پر اچھی طرح ظاہر ہے کہ غرض والے صاحبان اور اعتراض کرنے والوں کو جرائت نہیں کہ اس فقیر کے سامنے اپنے خبیث انجام اور اپنی دشمنی والی بات کا القاء کر سکیں اور اگر بالفرض والمحال تدبیر کے ساتھ کسی نیک کام کو برا لباس پہنا کر پیش کرے تو بوجہ اس کے کہ فقیر نے آپ کے پر اخلاص مضبوط طور و طرز اور عقیدت کو سچے امتحان کے معیار پر سالوں سے پرکھا ہے ان باتوں کو جھوٹ خیال کرے گا اور قبولیت کے کان کو سننے میں نہ لگائے گا کیونکہ ہمیشہ ہی اس آئنہ

Marfat.com

مبارکہ کا مضمون لکھا ہوا میرے سامنے رہتا ہے اور وہ آئت یہ ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبیّنوٓ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو) اور اسی طرح اس شعر کے مطابق بھی عمل ضروری ہے۔

میان ماست زیاری طریقہ کہ درو مجال دخل نبا شد حسود بدگورا

(ہمارے اور ہمارے دوست کے درمیان ایک ایسا واسطہ ہے کہ جس میں بدگو حاسد کے لئے مجال دخل نہیں)

لیکن آپ نے فضلی اور احسانی تربیت سے پرورش پائی ہے۔ اس لئے فقیروں کے دل کی نزاکت سے مطلع ہوں اور ادب کے تعلق کو ہاتھ سے نہ جانے دیں جیسا کہ اس طریق کے محققین کا قول ہے الطریق کلھا ادب (کہ طریقت کل کا کل ادب ہے) ادب کیا ہے اس کا نہ ہونا دلوں کا حجاب ہے۔ ادب کے محاسن کی صورت کے بغیر روح کے حسن اور عشق کی خوبیوں کا مشاہدہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر حال میں زیادہ سے زیادہ ادب کا لحاظ ہو کیا سامنے اور کیا پیچھے اس سے ظاہر و باطن میں بے شمار فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ مرد لوگ ادب اور خواہش کی راہ سے پست مٹی سے اٹھ کر بے مثل اللہ تعالیٰ کے وصال کی بلندی تک پہنچے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ دل کے کونے سے لالچ اور آرزوؤں کو توڑ کر اور خلقت کی طرف سے رخ موڑ کر وقت بسر کریں اور لاہور کے مقام میں جو پرانے قدیم دنوں سے فقیروں اور مشائخ اور ثابت قدم علماء کے ٹھہرنے کی جگہ رہا ہے اور وہاں کے باشندے اعتراض اور انکار سے دور ہیں۔ طلبہ کی نسبت کی درستی کے بعد نادر طریقے کے احیاء کی صورت کرنا ہوگی تاکہ اس شہر کے رہنے والوں کی صحبت کے واسطے سے طلبہ مستفید اور بہرہ مند ہوں۔

بدریا آب شیریں بہرآن است کہ ازوے تشنگان سیراب گردند

(دریا میں میٹھا پانی اس لئے ہے کہ اس سے پیاسے پیاس بجھائیں)

حدیث شریف میں آیا ہے ان احب عباد اللہ الذین یحبون عباداللہ الی اللہ سبحانہ

(پارہ حم ۲۶ سورہ الحجرات ۴۹۔ آیت نمبر ۶ کا حصہ)

پہنچانا اختیار کریں اور عقیدت کی درستی کے بعد اس کو طریقے میں داخل کر کے اس کے حال پر نگہبان ہوں اور توجہ کریں اور وہ صحبت جو فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کی ضامن ہو گوشہ نشینی سے بہتر ہے یہ نفیس حدیث آپ نے بھی مطالعہ کی ہو گی "خیر الناس من ینفع الناس (انسانوں میں سے بہتر وہی ہے جو دوسرے انسانوں کو نفع پہنچائے) اور گم نامی کی راہ اپنائے رکھیں رسول مقبول علیہ وعلی آلہ الصلواۃ والسلام کی پیروی کی راہ پر استقامت و ہمیشگی ہو سید الرسل ہادی السبل علیہ السلام کے طریقوں پر قرار فیض کی زیادتی کا پھل لانے اور فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کی برکتوں کی زیادتی کا نتیجہ دینے والا ہے جو کچھ مجتہدین حضرات اور ملت کے متین علماء نے (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) دینی دلائل کی سمت سے ان کو زندہ رکھنے اور مصطفیٰ علیہ السلام کی سنتوں کے احیاء کے لئے جو کوششیں کی ہیں اور اپنے پیارے اوقات کو شرع کے علوم کی تدریس اور فقہ کی کتابوں کو مدون کرنے میں صرف کیا ہے ظاہر و باہر ہے اور اسی طرح سادات مشائخ قدس اللہ ارواحہم نے علم حقیقت کے پہنچانے میں کہ اس کو بھیدوں کا علم اور دل کا علم بھی کہتے ہیں طالبوں کے دلوں کے بوجھ کو اٹھا کر باطن کی قوت کی مدد سے ان کے سازو سامان کو دوری اور نقصان کی پستی سے نزدیکی اور کمال کی چوٹی تک پہنچایا۔ یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں اس لئے چاہئے جو اس راہ میں فائدہ حاصل کیا اس کے پہنچانے میں توجہ خرچ کریں اور دوسرے یہ کہ بہ عجلت اس جگہ تشریف لائیں کیوں کہ بعض اہم معاملات کا انتظام یہیں آنے پر وابستہ ہے (تمام ہوا)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب پنجم

الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

مظہر صفات ربانی مورد اخلاق سبحانی صدر مسند ارشاد و ہدایت جامع نعوت ولائت فضائل و کمالات مرتبت مولوی محمد مسعود سلمہ اللہ تعالیٰ بارک فیما اعطاہ مکمل استقامت اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد روشن دل پر واضح ہو کہ اس علاقے کے درویشوں کے جاری حالات لائق حمد ہیں اور قبولیت کے انوار و برکات کی روزانہ زیادتی اور اللہ تعالیٰ سے تسلیم و رضا کے سوالی ہیں (اے اللہ ان مین زیادتی فرما) آپ کے صحائف(۱) مبارکہ مسلسل پہنچتے رہتے ہیں فیض پر مشتمل حالات معلوم کر کے فقیر خوش ہے خاص طور پر اس پسندیدہ خط نے جس کی بنا شوق کی زیادتی اور بے تابی وجدائی کی خبر دینے والے کی ہے انہیں دنوں میں وصول ہو کر وقت کو بہت خوب اور لذت آفرین بنایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور احسان سے اپنی محبت اور پہچان اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ظاہر و باطن کی پیروی میں بہت ترقیاں عطا فرمائے۔

۲۔ ہاں سچا عاشق وہ ہے کہ اس کو بغیر مطلوب کے آرام نہ ہو اور ماسوا کی اس کو انس و الفت نہ رہے اور ہمیشہ اس کے سر سے یہ آواز آئے۔

بچہ مشغول کنم دیدہ و دل راکہ مدام
دل ترامی طلبد دیدہ ترامی خواھد

میں کس طرح کسی اور طرف مشغول ہوں جب کہ میرا دل تیرا طلب گار ہے اور میری آنکھ تیرا ہی دیدار چاہتی ہے)

۳۔ لیکن چاہیے کہ اپنے شوق اور رنج کو فقراء کے شوق اور محبت کی شاخ خیال کریں اس بنا پر کہ اس دفعہ جب آں جناب کو الوداع کیا تو اس واسطے سے کہ آپ کی کیفیات میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ تعلق معنوی پیدا ہو میرے

(۱) جمع صحیفہ مکتوبات و خطوط کے معنوں میں استعمال کیا ہے

Marfat.com

دل کی توجہ اس طرف رہی۔ اس ضرورت کے تحت جو نسبت حقیقت میں پہلے سے موجود تھی اسی کے آثار نئی شاخ میں پوری اور اچھی وضاحت کے ساتھ موجود ہوں۔ مختصرا" یہ کہ جتنا تعلق اور محبت صاحب رابطہ (شیخ) سے مزید ہو گا اسی قدر برکات اور کشائش زیادہ ہوں گی۔ اس وجہ سے امید ہے کہ محبت کی اس نسبت کی بدولت جس کی تلاش تمام ارد گرد کی نسبتوں کو ہے نسبت حبی کو پورا پورا حصہ ملے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ الیوم یسدّواکل خوخہ الا خوخہ ابی بکر (آج کے روز ہر روشن دان جو مسجد نبوی کے صحن میں کھلتا ہے وہ بند کر دیا جائے اس ایک روشن دان کے سوا جو حضرت ابوبکرؓ کے گھر کی دیوار میں ہے) اور یہ کامل لذت و فائدہ اسی حبی نسبت کی طفیل حاصل ہوتا ہے استقامت میں مردانگی اور غیر سے بیگانگی اور پیر کی محبت میں دیوانگی کا شکر بجالائیں کہ فضلی اور مرادی تربیت آپ کو پالنے والی بنی ہے اور مہربانی اور احسان سے پرورش دی گئی ہے اس نعمت کا شکر ادا کرنے پر نکتوں میں سے کوئی نکتہ نہ چھوڑیں اور شکر کرنے والے کی کوئی برائی اختیار نہ کی جائے ظاہری اور باطنی طور پر دل کی تنگی سے تنگ نہ ہوں۔ کہ وہ خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ فقر اور فاقے کے معاملے میں استقامت والے ہوں تاکہ فقر کی خوبی اور خوب صورتی و خوب سیرتی کہ تشریح اس کی اسباب کا نہ ہونا ہے اور صبر و رضا بلکہ باطن میں لذت کا حصول آرزو کے نہ ہونے اور غیر کی طرف توجہ نہ ہونے سے ہے اور اعتماد ہو حال پر اور توجہ ہو ذوالجلال کی جانب "کانک تراہ" جیسا کہ تو اسے دیکھتا ہے) کا راز کھل جائے چنانچہ جب دنیا کے امراء کل قیامت کے دن جو دولت اور نعمت فقر و فاقہ کرنے والوں کو ملنے والی ہے کا معائنہ کریں گے تو خواہش کریں گے اور کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری دنیا میں عمر فقر اور فاقہ ہی میں گزرتی نقل کیا ہے کہ معراج کی رات ملک و ملکوت جو کچھ تھا حضرت رسالتؐ ماب کے سامنے رکھ دیا گیا مگر آپؐ نے آنکھ کے گوشے تک سے نہ دیکھا اور فرمایا "فقر میرا فخر ہے" درویش کی انتہا وہ ہوتی ہے کہ اس کو فاقہ آپڑے تو اس کی معراج ہو۔

Marfat.com

ہر کہ اواز دار دنیا پاک شد نور مطلق گشت گرچہ خاک شد
(جو دنیا کے گھر سے پاک ہوتا ہے نور مطلق ہو جاتا ہے اگرچہ خاک ہی ہو)

جس کسی کو حق سبحانہ تعالیٰ بہتات سے چیزیں نہیں دیتا یقین جانیں کہ آفت سے اس کو محفوظ رکھتا ہے تاکہ اس میں ملوث نہ ہو جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے عن سلمان ان اللہ رشد حمیتہ المومن واللہ اشد تعھدا للمومن بالبلا من الوالد یولدہ بالخیر (حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی حمیت کو ہدایت کرتا رہتا ہے اور اللہ ہی ہے جو مومن کے لئے اس کے والد کہ جس نے اسے پیدا کیا ہے بہتر طریقے سے بلا سے محفوظ رکھ سکتا ہے) بلکہ اس چیز کو اس کے درجات کی ترقی کا سبب جانتا ہے۔ انا احب اللہ عبداً غلق علیہ امور الدنیا وفتح لہ امور الاخرۃ (وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جس پر امور دنیا کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور امور آخرت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے) بلکہ اس کی عظمت و جلالت کو ظاہر کرنے کے لئے نبیؐ اکرم نے دعا فرمائی "اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین اے اللہ مجھے مسکین کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکین ہونے ہی کی حالت میں مجھ پر موت وارد کر اور قیامت کو مجھے زمرہ مساکین میں محشور فرما) دوسرے چونکہ دنیا مصائب اور محنت کا گھر ہے کسی کو ممکن نہیں کہ بغیر مصیبت اور مشقت کے ایک قدم بھی اٹھا سکے اس لئے کہ ۔

آدمی بہرِ بےغمی رانیست پاۓ در گل جز آدمی رانیست

(آدمی بغیر غم کے واسطے نہیں یعنی غم اٹھانے کے لئے ہی عموماً پیدا کیا گیا ہے سوائے آدمی کے کسی کا پاؤں بھی مٹی میں گڑا ہوا نہیں یعنی آدمی ہی دنیا میں مشقت کے لئے ہے) فیض کا حامل مقولہ سرور انبیاء کا ہے یالیت رب محمد لم یخلق محمداً (کاش رب محمدؐ نے محمدؐ کو پیدا نہ کیا ہوتا) اور یہ کہ جو بشر کی اور نبیوں کی پاکیزگی کے حامل ہیں کی فریاد یہ ہے کہ یالیتنی کنت ورقہ شجرۃ یا کل الانام (اے کاش میں درخت کا ایک پتا ہوتا اور بندوں کی خوراک بن جاتا) اس لئے ہم اور تم کیا ہیں بہر حال محنت اور مشقت کے ساتھ موافقت اختیار کرنی چاہئے جو کچھ بھی پہنچے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے کیوں کہ اپنی خواہشات میں گرفتار اپنی حرص

Marfat.com

و ہوا پر فریفتہ اپنی ذات کا بندہ ہے بندے کو چاہئے کہ اس کا مقصد اپنے مولا تعالیٰ جل سلطانہ کے سوا کچھ نہ رکھے کیوں کہ آقا کی مراد کے سوا بندہ کی مراد نہیں ہوتی۔ اور شان و شوکت اور حسن (خوب صورتی) اور تکلیف و محنت کو برابر جانے کہ بندگی کا مقام ہے اور بندگی مراد ہونے کی ضد ہے اور دو ضدیں جمع نہیں ہوتیں۔

نرود بر مراد ما کاری بندہ بودن ہمیں بود آری

(ہمیں اپنی مراد سے سروکار نہیں چونکہ بندہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے)

دین و دنیا کے کاموں کو جناب الٰہی کے سپرد کرنا اور جاری حالات کو خدائے کارساز کی تقدیر جاننا۔ اور غیر اللہ سے نا امید ہونا اور اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر مستقیم ہونا (خصوصاً) رزق کے معنوں میں موافقت کرنا اولیاء کا طریقہ ہے ان سب کو اپنے اوپر لازم قرار دیں اور اس نادر طریقے کو رواج دینے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو زندہ رکھنے میں کوشش کریں کہ ان کی طرف توجہ سے دل غفلت سے پاک اور بہت برکت والی اور جذب کرنے والی صحبت سے مشاہدے کے انوار دلوں پر چمکنے لگیں گے اور دوسرے اس عرصے میں جواب نہ لکھنے کا جواز زیادہ مشغولیت کا حال پروارد ہونا ہے اس کو فقراء کے دل کی رنجیدگی پر محمول نہ کریں کہ فقیر ہر طرح سے آپ فضیلت کو پناہ دینے والوں سے خوش ہے اللہ تعالیٰ اپنے لطف اور احسان سے دونوں جہاں میں خوش رکھے اور اپنے طالبوں کا قبلہ بنائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ششم

کاشف حقائق معقول و منقول واقف دقائق فروع و اصول لطائف کتاب و سنت مطرح معارف دین و ملت صاحب فضل جلی مولوی صاحب غلام علی زاد فضلہ

ہدایت کی دعوت نمائش و دکھلاوے سے پاک سلام کے بعد باصفا رائے پر واضح ہو کہ مکتوب شریف کہ اس کے ہر لفظ سے محبت و توجہ کے نشانات واضح اور روشن تھے نیک بختی پر مشتمل برگزیدہ اوقات میں وصول ہوا اس کے مطالعے سے ثمر اور زیادہ خوشی اور نتیجہ دینے والی اور احاطہ میں نہ آنے والی مسرت ہوئی۔

تحریر تھا کہ ذکر کی برکات روز بروز روشن اور اس کے نشانات ہر روز بڑھ رہے ہیں۔ اللہ ترقیوں کے دروازے دل پر کھولے۔ اور ہر آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے بہتر نظر آئے **من استوا یوماہ فھو مضبون**(جس کے دو دن مساوی ہوئے پس وہ نقصان زدہ ہوا) پڑھا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی طفیل حالات اور حادثات مقامات اور بدلتے رہنے والی کیفیات کی قید سے رہائی عطا کرے۔ اور ایمان کی حقیقت کی پہچان تک پہنچائے۔ چنانچہ حضرت حارث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور رسولؐ خدا نے ان سے کہا **کیف اصبحت یا حارث فقال اصبحت مومنا باللّٰہ حقا فقال انظر ماتقول یا حارث ان لکل شئی حقیقۃ فما حقیقۃ ایمانک فقال اعرضت نفسی عن الدنیا فاستوی حجرھا ونھبہا فاسھرت لیلی اظمات نھاری حتی صرت کانی انظر الی عرش بارزا" وکانی انظر الی اھل الجنہ وکانی انظر الی اھل النھا ریتنسا عون قال عرفت فالزم قالھا ثلاثا"** (اے حارثؓ تو نے کس حال میں صبح کی انہوں نے عرض کیا کہ میں نے صبح اس حال میں کی کہ میں حق تعالیٰ پر ایمان لائے ہوئے تھا آپ نے فرمایا اے حارث ذرا غور کر کہ کیا کہہ رہا ہے کیوں کہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تو بتا کہ تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے مٹا دیا یعنی اپنے نفس کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اس کی رکاوٹوں کے پتھر اور اس کے لالچ

Marfat.com

کے سونے کے ڈھیر میرے سامنے کھڑے ہو گئے اور پھر رات بھر میں جاگا۔ اور دن بھر پیاسا رہا حتیٰ کہ میری یہ حالت ہو گئی کہ میں عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ایسے ہی جیسے میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں اور ان لوگوں کو بھی جو نہروں سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا پس تو نے پہچان لیا ہے پس اسی کو لازم قرار دے اور یہ بات آپؒ نے تین بار فرمائی سو جو کچھ خلقت پر دشوار تھا احکام الحق کی حفاظت کرنے سے ان پر تکلیف آسان ہو گئی۔

۳۔ ایک اور واقعہ بھی لکھا گیا ہے کہ چند گرفتگی کی راتوں کے بعد خواب میں ایک سیاہ رنگ ــــــــ گدڑی پوش نمودار ہوا صرف اس خیال سے کہ شاید یہ کوئی اللہ کا ولی ہو۔ میرے رگ و ریشے کو اپنی گرفت میں لے لیا اور میں زمین پر گر پڑا۔ اور یہی تمام جوش میں نے بیداری کی حالت میں بھی پایا انتہیٰ۔

۴۔ اے میرے مکرم! اس قسم کے حالات کا ظاہر ہونا بڑے بزرگ حالات سے ہے اور اس راہ میں جذبے کا حاصل ہونا اعزمن الکبریت الاحمر یمکن (ایک بہت قیمتی اثاثے سے بھی بڑھ کر حاصل ہونے کے برابر ہے) کیوں کہ سال کا کام دنوں کے گزرنے میں طے ہوتا ہے جذبہ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین (الٰہی جذبات میں سے ایک جذبہ جن وانس کے عمل کے برابر ہے اللہ تعالیٰ استعداد کے انتظار کردہ امور کو اپنی فعلی قوت سے شنید سے دید میں بدل دے۔

۵۔ یہ بھی تحریر تھا کہ روح اور سِرّ خفی و اخفاء کے مقامات میں حرکت محسوس ہوتی ہے اور قلب کی جگہ میں حرکت نہیں ہوتی اغلب ہے کہ قلب کی جگہ خالی ہے یہ کیفیت مافوق کی ترقی کی خبر دینے والی ہے جو مقام قلب سے گزر گئی اوپر والے لطائف سے ہے احتمال ہے کہ قلبی فنا میسر آئے گی اور فنا کے نشانات غیر اللہ کی بھول اس پر ترتیب پائے گی ذکر اور یاد سے مقصد یاد داشت اور واقفیت کا حاصل ہونا ہے جب کبھی ذکر حضور دل سے ہو تو محویت مذکور میں پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا ذکر کرنے والا مت ہو کیوں کہ مذکور کے مشاہدے میں ذکر کی صفت کو ذکر کرنے والے سے اٹھا لیا جاتا ہے اگر بالفرض ذکر میں تکلف کیا جائے تو اس کا ذکر

Marfat.com

کرنا مذکور کے مشاہدے میں مانع ہو گا اور یہ اسی جگہ کے لئے ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب علیہ الصلواۃ والسلام کو فرمایا **فاعرض عن من تولی عن ذکرنا** (۱) پس منہ پھیر لے اے محمدؐ اس طرح کے گروہ سے جو ہمارے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں مذکور کے مشاہدے میں اور وہ استغراق کی حالت میں ہیں یعنی وہ مقصود کو پا چکے ہیں ان کے حال میں توجہ کرنا کہ ذکر نہیں کر رہے انہیں اس کیفیت مشاہدہ سے جدا کرنا ہے) باوجود اس کے کہ آیت مبارکہ کا ظاہری مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ منہ پھیر لے اس گروہ سے کہ منہ پھیرتے ہیں ہمارے ذکر سے یعنی وہ انکار کرنے والے ہیں اور اہل غفلت سے ہیں تحقیق کرنے والوں نے آیتہ کریمہ کے معنی کو مندرجہ بالا تمام طریقوں سے بیان کیا ہے واللہ اعلم و علمہ احکم (اور اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے اور اسی کا علم زیادہ محکم ہے)

۴۔ دوسرے سینے میں کشادگی کا محسوس ہونا واضح نعمت ہے اور پسندیدہ خوش نصیبی ہے اس فراخی کی خوش خبری یہ ہے کہ دل ہمیشہ کی نیک بختی کو پہنچتا ہے اور رحمان کا عرش ہوتا ہے مومن کا قلب اللہ تعالیٰ کا عرش ہے **واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم**(۲) (اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)

۲۔ دوسرے خط میں یہ بھی درج پایا گیا تھا کہ حرکات کی بلندی کی طرف کشش ہوتی ہے اغلب ہے سینے کو اونچائی کی طرف کھنچتے ہیں (انتہا) جاننا چاہئے کہ حق جل وعلا نے اپنے کمال کی مہربانی سے پانچوں لطائف (۳) کو کہ جو عالم امر کے جوہروں میں سے ہیں انسانی جسم کی چند جگہوں میں چھپا کر رکھا ہے وہ لطائف اس تاریک پیکر کے ملاپ سے اپنے اصول کو فراموش کر بیٹھے ہیں جس کسی کی ہمیشگی کی نیک بختی راہنمائی کرے اہل اللہ کی توجہ سے ان لطائف کی توجہ اصول کی

---

(۱) پارہ قال فما خطبکم ۲۷۔ سورہ النجم ۵۳ آیت نمبر ۲۹

(۲) (پارہ الم سورہ البقرہ ۲۔ آیت نمبر ۱۰۵ اصل فارسی کے مکتوب میں شاید اشاعت کی غلطی سے یوں رقم ہے ذالک فضل اللہ یختص برحمتہ من یشاء (۳) (قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی)

Marfat.com

طرف پیدا ہوتی ہے اور اصل کا شوق اس کے دامن گیر ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہیں۔
ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش باز جوید روزگار وصل خویش
(جو کوئی اپنی اصل سے دور ہو جاتا ہے پھر وہ اسی جگہ کے لئے واصل ہونے کی کوشش کرتا ہے)

۸۔ چونکہ ان لطائف کی طبعی مکانیت اور ان کا ظہور عرش کے اوپر ہے ممکنات (دنیا و مافیہا) پر پہنچنے کی انتہا ان لطائف کی انتہا ہوتی ہے لہٰذا جب سالک سلوک کو پورا کرتا ہے مجبوراً بلندی کی طرف اوپر کی خواہش پیدا ہوتی ہے یہ کھچاؤ اور کشش اصلی جذبہ (جذبات الحق) سے پیدا ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ اپنے آپ کو طاقت کے ساتھ قلب پر لگائیں جس قدر قلب کے ساتھ توجہ زیادہ ہو گی اسی قدر عروج میں زیادتی قوی ہو گی۔

۹۔ دوسرے فقیر کی پہلی اور دوسری مثال کے متعلق دریافت کیا گیا تھا جان لیں کہ ہر تعلق کامل تعلق کے سبب تلاش کرنے والا اور مکمل تلاش کرنے والا ہوتا ہے مخلصین کو فائدہ پہنچانے کے لئے دورونزدیک سے اس کے لطیفے مختلف صورتوں میں ایک طرح کے ہوتے ہیں اور دور کی مکانیت (طبعی) سے حاضر ہو کر خاص نسبت کا القاء اس پر ظاہر کرتے ہیں کبھی ہو بہو (واسطہ) شیخ کی شکل میں اور کبھی مثالی شکل میں۔ اس کے لطیفوں میں لطیفہ بغیر اس کے کہ ان بزرگوں کو اس کے فائدہ پہنچانے کی اطلاع ہوتی ہو گی کما لا یخفی (جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہیں)

۱۰ حاصل کلام جس صورت سے کہ فیض پہنچتا ہے اس کا رجوع اپنے واسطہ (شیخ کامل) کی طرف رکھیں اور جانیں کہ اس کی ذات جمع کرنے والی ہے (فیوض و برکات کی) ہر حال میں چونکہ تربیت اسی سے ظہور پذیر ہوتی ہے لہٰذا اس کی توجہ کا قبلہ منتشر نہ ہو اور اس کے فیض حاصل کرنے والے کارخانے میں خلل راہ نہ پائے۔ اور سیاہ رنگ ـــــــ گدڑی پوش فقیر کی شکل میں صورت کا ظاہر ہونا زیادہ تر دل کی پاکیزگی کے طور طریقوں سے مستفیض ہونا ہوتا ہے جس قدر باطن پاکیزگی سے فیض یافتہ ہوتا ہے نورانیت میں صورت کا اظہار اسی قدر روشن تر ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ درویشوں کے خراب لباس میں ظاہر کا آراستہ ہونا

Marfat.com

بمقابل ان کا باطن واقعات و منامات میں جلوہ گر ہوتا ہے بمطابق عمدہ حدیث شریف۔

رب اشعث اغبر مدفوع عن الابواب لواقسم علی اللہ لابرہ کئی دفعہ یوں بھی ہوا ہے کہ ـــــ سخت الجھے ہوئے بالوں والےاور شدید غبار آلود لوگوں کے دروازوں سے دھتکارے ہوئےاشخاص اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات پوری کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس طرح کے بزرگ جماعت کے لوگوں کا معنوی حسن و جمال کہ قلوبہم مصابیح الھدیٰ (ان کے دل ہدایت کےچراغ ہوتے ہیں) کا انکشاف صاحب دل لوگوں کی دیدہ بصیرت پر ہو جاتا ہے اور یقین کی قوت سے ساحل صورت عبور کرلیتا ہے اور ایسے شخص کا جمال معنوی ان کی نظر کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے (یعنی وہ صاحب دل ان الجھے ہوئے بالوں والے درویشوں کی قدر و منزلت کو پہچان لیتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ہفتم

بنام عبید اللہ خان پسر والے ٹونک

الٰہی خصائل کے اختیار کرنے اور حضور رسالت دستگاہی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیہ کی بلند اتباع کے وسیلے کو اعتماد سے پکڑنے کی دعاؤں کے بعد معروض ہوں کہ مکتوب شریف کہ اس کے مطلع و مقطع سے روشن سچائی اور عقیدت کی جانب اظہار ہوتا تھا۔ نیک بخت گھڑی میں وصول ہوا۔ اس کے مطالعے نے خوشی بخشی یہ کہ حقیقتوں سے واقفیت رکھنے والے میاں صاحب مظہر جمال کا دارالسلام مقام ٹونک میں جو لازوال اہل فضل و کمال کا وطن ہے میں پہنچنا اور پاک پسندیدہ شاہ اعظم خاں (اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے اور جنت میں رہنے کی جگہ عطا فرمائے) کے ہاں ان کا نیچے اتر کر قیام کرنا اور نواب عالی خطاب وزیر الدولہ امیر الملک (اللہ تعالیٰ اس کے ملک اور اقبال کو دوام بخشے اور اس کی شان و شوکت کو دگنا کرے) سے ملاقات اور برگزیدہ میاں صاحب کی اپنی ذاتی ملاقات اور شغل کو لازم پکڑنا اور ذکر و مراقبے میں ہیشگی اختیار کرنا اور نواب صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی سلطنت کو دوام دے) کے لئے لمبی عمر اور برکت اور شان و شوکت کے درجات میں ترقی کی دعا کی خواہش کے متعلق درج پایا تھا واضح ہوا اور نور میں گھری ہوئی حکومت اور بادشاہت اور نور کے احاطے میں قوت اور ولائت کے لئے امیدوں اور آرزوؤں کے حاصل کرنے اور لمبی عمر کی آرزو اور ہیشگی کی مہربانی کا سایہ اور بزرگی اور جو مہربانی نواب صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی سلطنت کو دوام بخشے) کی طرف اہل اسلام کے مختلف گروہوں پر ہوئی اس کے سبب سے ان کے لئے مزید توجہ کا باعث بنی اس سبحان جلشانہ کے فضل سے امید اس طرح کی ہے کہ اس دعا کی قبولیت کے نشان روشن ہوں گے اور تمام مقاصد اور حاجات مدعا کے مطابق حاصل ہوں گے۔

اس کی سرخی نہیں معلوم خیال ہے کہ یہ نواب صاحب کے دوسرے فرزند کے نام ہو۔ (مرتب)

Marfat.com

اور غیبی امداد اور بلا شک نصرت و فتح مہمات کھلنے میں حال کی ضامن ہو گی اور دلی مقصد اپنا چہرہ کھولے گا یعنی ظاہر ہو گا جب کہ آپ کی مضبوط روشنی والی سلطنت پہلے ہی حقوق کے لحاظ رکھنے میں اور اہل حقوق کو خوب صلہ دینے میں عقلمند ہے اور اس پر عمل سے مزید راہنمائی حاصل ہوتی ہے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی تاکید کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ مصلحتوں کی یاد دہانی اور بیرونی مہمات و پاکیزہ نشان اہل خانہ شاہ مرحوم کے اندرونی انتظام کے لئے آپ خود کمر ہمت باندھیں کہ اس حالت میں گزرے ہوئے وقت کی تربیت کے حق کو بجا لانا اور ان کے اہل کے ساتھ نیکی اور احسان کا اظہار اللہ کے ہاں اجر عظیم کا سزاوار ہے۔

۲ اور دوسرے یہ کہ میاں صاحب موصوف اول حال میں رنجیت سنگھ کے خدمت گاروں کے ساتھ شامل تھے اور محمد مہتاب کے نام سے موسوم تھے۔ جب بھی مہربانی کے راہنما نے ہاتھ پکڑا تو توبہ و توجہ الی اللہ کا الٰہی جذبہ اس کو حاصل ہوا۔ اس دن سے اسباب کو چھوڑ کر صحبت اپنے اوپر لازم کر لی اور اہل اللہ کے طریقے کی راہ پر چل کر اٹھارہ سال کے عرصے کی مشقت اپنے اوپر وارد کر کے پوری کی۔ اللہ سبحانہ کی مہربانی اور جذبات الٰہی کی امداد سے سلوک کی منزل کو طے کر کے بھیدوں کے مشاہدے فنا و بقاء کی حقیقتوں اور انوار الٰہی کے معائنے سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کے باریک نکات کی استعداد حاصل کر لی اور اسی صفت کی راہ سے مقصود جو خود اللہ تبارک و تعالٰی ہے اس کی جمالی تصویر کے کعبے تک رسائی پائی فقیر نے اس کو مظہر جمال کے لقب سے ملقب کیا ہے اس لئے چاہئے مہمات میں سے ہر مہم جہاں فتح و نصرت درکار ہوں ان کی طرف رجوع کریں کہ ان کی دعا اور ان کے سانس اللہ تعالٰی کی قبولیت کا رنگ لئے ہوئے ہیں۔

آں راکہ در سرائے نگار است وفارغ است
ازباغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

جو کوئی اپنے محبوب کے سرائے خانے میں ہے اس کو باغ و بوستان اور تماشائے لالہ کی حاجت نہیں رہتی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ہشتم

فروغ صبح سعادت غرہ جبہ سیادت محب الفقراء میر صاحب حافظ
ہدایت علی صاحب ثبتہ اللہ علی صراط السوی

سنت احمدی اور شریعت محمدی علی صاحب الصلوٰۃ والتحیہ کی راہ پر استقامت سے چلنے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ سرداری کو پناہ دینے والوں کو اس فقیر نے ایک طرح سے ملاقات کے دوران سمجھایا تھا کہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں اور لمحہ بھر کے لئے بھی غفلت تجویز نہ کریں اور جو سانس بھی غفلت سے آئے گا اس گزرے ہوئے وقت کا ازالہ تمام عمر نہیں ہو سکے گا۔ من غمض عینه من الله طرفة عين لم ينهتد طول عمره (جس نے بھی اپنی آنکھ ایک لمحہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بند کی تو پھر اس کی ساری زندگی بھر ازالہ نہیں ہو سکتا) دین کے برگزیدہ اور جلیل القدر لوگوں کا مقولہ ہے تاکہ ذکر کی ہمیشگی سے مذکور عزاسمہ کی واقفیت کی صفت سے لفظ کن سے پیدا شدہ نفس پاک ہو کر ذاتی تجلیات کو قبول کرنے کے لائق ہو جائے اور مصداق آیتہ مبارکہ و ذکراسم ربک وتبتل اليه تبتيلا (۱) اور اپنے رب کے اسم (اللہ) کا ذکر کرتے رہو اور سب طرف سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو) تاکہ غیر اللہ سے لاتعلقی حاصل ہو کیوں کہ سالک کا حق سبحانہ کے غیر سے قطع تعلق اور خالی ہونا حق سبحانہ کی خاص تجلی کی احدیت کی صفت کے ساتھ ظاہر ہونے کی اور اسماء و صفات کی حقیقتوں کی پہچان کو پانے کی دلیل ہے اس مقصد کے بغیر یہ مشکل ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی تجلیات کے انوار کے منعکس ہونے کی قابلیت میسر نہیں ہوتی جب تک حادثات کے نقصانات کی طرف (سالک(التفات کرنے سے خالی نہ ہو جائے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک نفی کی منزلوں کو طے کر کے جذبے کی مدد سے اپنے آپ کو حقیقت کے ثبوت میں کہ جس کی تشریح اس کی ابتداء کے تقرر سے ہے فانی اور ہلاک نہ ہو۔ مطلع احدیت

پارہ تبارک الذی ۲۹ سورہ المزمل ۷۳ آیت نمبر ۸

Marfat.com

سے اس کی نیک بختی کی صبح کے طلوع کا اظہار نہیں ہوتا چنانچہ کہتے ہیں۔

ہیچ کس راتا نگردد او فنا　　　　نیست رہ در بارگاہ کبریا

(ہر اس شخص کو کہ جب تک وہ فنا نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا راستہ نہیں ملتا۔

۲۔ اور صفات سے واقفیت کی قید کا اظہار اس واسطے ہوا کہ اگرچہ حق تعالیٰ کا ذکر دل کی حضوری کے بغیر ہونے سے کلی اور اصلی فائدہ ہوتا ہے لیکن اس طرح کا ذکر دل کے چہرے سے "کن" سے پیدا شدہ نقش و نگار صاف کرنے اور سر کے خالی ہونے میں فائدہ نہیں دیتا بلکہ صوفیہ کے بلند گروہ کے نزدیک جو ذکر دل کی حضوری کے بغیر ہو اغلب ہے کہ دل کی سختی کا سبب ہو فویل (۱) للقاسیہ قلوبہم من ذکر اللہ اور ان کے لئے خرابی ہے کہ جن کے دل اللہ کے ذکر کی بے پروائی) سے سخت ہو گئے اور اسے رغبت سے اختیار نہیں کرتے) آیۃ کریمہ میں ہے اور حدیث پاک میں آیا ہے من ذکر اللہ فی قلبہ ساہ عن اللہ فاللہ خصیمہ یوم القیامہ (جس کسی نے بھی اللہ کا ذکر کیا اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ سے پوری رغبت نہ ہوئی تو قیامت کے دن اللہ اس کا دشمن ہو گا) اس لئے امید ہے کہ وہ عزیز الوجود سمجھے ہوئے طریقے سے ذکر کرتے ہوں گے۔ اور مراقبہ کے وقت اس کے اسرار سے آگاہی حاصل کرتے رہے ہوں گے ہمیشہ کی واقفیت کے حصول میں ذکر کی یہی قسم فائدہ بخشتی ہے۔

چو در ذکر خدا حاضر نہ باشی　　چہ حاصل گر ہمہ عمرت خراشی

(اگر تو اللہ کے ذکر میں اپنے آپ کو اس کے حضور میں محسوس نہیں کرتا تو تو اگر ساری عمر بھی چیختا چلاتا رہے اس سے کیا فائدہ)

۳۔ اور مغرب کی نماز کے بعد اس جگہ (مکان شریف) کی طرف توجہ کر کے بیٹھیں کہ حلقے کے وقت آپ کی طرف ہمت خرچ کی جائے گی۔ اور فائدہ حاصل کرنے کے وقت ہرگز ظاہری دوری کو خاطر میں نہ لائیں۔ کہ حقیقی عالم میں ظاہرہ دوری فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے میں مانع نہیں ہوتی۔ انشاء اللہ العزیز

پارہ ومالی ۲۳۔ سورہ الزمر ۳۹۔ آیت نمبر ۲۲

مولد و مسکن قطب الاقطاب قیوم العالم سید نا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ (موضع مکان شریف علاقہ پنجاب)

کچھ مدت آں عزیز کے ساتھ حلقے میں بیٹھنا بھی نصیب ہو جائے گا۔

واللّٰہ المفیض و بیدہ ازمنہ الافاضہ والتفویض والامر کلہ بید اللّٰہ

فقط (اور اللہ ہی فائدہ پہنچانے والا ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ سارے زمانے کہ جن میں فیض حاصل کیا جاتا ہے اور فیض پہنچایا جاتا ہے اور ہر امر سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب نہم

مقبول سعادت ابدی (منظور عنائت سرمدی) محبت و صداقت پناہ
میاں صاحب اسد اللہ بارک اللہ لہ
حق سبحانہ کی حضوری اور پہچان کی مسلسل دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ اس دفعہ کچھ دن صحبت میں رہنے سے جو محبت اور یقین میں مضبوطی اور استقامت میں پختگی آئی اس کی وجہ محبت کرنے والے کو بخوبی معلوم ہو گی الحمد للہ علی ذالک الھم زد (اس پر اللہ کی حمد ہے اے اللہ اس میں زیادتی فرما) حالات میں استقامت کی علامت یہی ہے کہ شریعت پر استقامت اور شیخ جس کی پیروی کی جائے اس کی محبت کی راہ میں ثابت قدمی جس کسی کو ان دو امر میں زیادہ استقامت ہو گی "نتیجہ" اس کو زیادہ معرفت ہو گی کیوں کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی عادت مبارکہ جاری ہے کہ جب تک ہر استعداد والا کامل تعلق اور محبت اپنے واسطے (شیخ) سے پیدا کر کے حواس باطنی سے متوجہ نہیں ہوتا۔ اس کو مطلوب جل علا میں فنا حاصل نہیں ہوتی اور بغیر راہنمائی کے یہ نیک بختی ہرگز حاصل نہیں ہوتی کہنے والے نے کیا خوب کہا۔

ے "زاں روی کہ چشم تست احول۔ معبود تو پیر تست اول"

(چونکہ تیری آنکھ میں بھینگا پن ہے اسی سبب تیرا معبود ابتدائے کار میں تیرا پیر ہی ہے)

۲۔ صرف محبت اور اصلی رابطہ بغیر توجہ کے باطن سے فیض حاصل کرنے میں کامل مکمل و کافی ہے پس کیا ہو اگر محبت کے ساتھ توجہ اور رابطہ جس کا ذکر ہوا جمع ہو جائیں تو نور علی نور ہے۔ یہ محبت کے نتائج و ثمرات سے ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کہ اضطراری طور پر طالب اپنے پیر کی کاملیت اور افضلیت کا دوسرے مشائخ پر یقین پیدا کر کے کمالات حاصل کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اگرچہ باوجود اس کے کہ اس قسم کے حالات کا علم رابطہ (شیخ) کو نہ ہو مثال کے طور پر خربوزہ جو آفتاب کی حرارت سے مکمل پک جاتا ہے اگر اس کو اپنی پختگی کا علم نہ بھی

Marfat.com

ہو تو کیا نقصان ہے اور کیا مضائقہ ہے اس لئے طالب کو چاہئے کہ اس خوش قسمتی کے تعلق کا خوب لحاظ رکھے تاکہ پیر کی یاد کی آمد اور اس کے پر انوار دیدار کے سبب اس کے دل میں خوشی پیدا ہو۔ اور کمال لگاؤ کی وجہ سے توجہ اس کی طرف ہو دونوں (پیرو مرید) کے درمیان کمال میل میلاپ کی شکل میں فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا عمل تمام آراستگی کے سبب ظہور پائے گا حاصل کلام اس دفعہ فقیر کو پہلی نسبت ہی کی وجہ سے آپ کے ساتھ زیادہ تر تعلق پیدا ہوا۔ اور امیدوں نے چہرہ دکھایا کہ اس امر میں ثمرات اور نتائج ترتیب پائیں گے حق سبحانہ نبی پاک اور آپ کی آل اور بزرگوں کی عزت کی طفیل ظاہری اور باطنی دشمنوں کے خلل سے صحیح و سالم رکھ کر اپنے دوستوں کے حال کی خوبی کو سنوارے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب دہم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ وعلی آلہ البررۃ التقی

مورد تجلیات الٰہی مصدر تفضیلات نامتناہی واقف اسرار دوام حضور آگاہ مقبول رب الارباب میاں صاحب مظہر جمال زاد فتوحہ

روشن سنت مصطفویہ علی مصدر ہا الصلوۃ والتحیہ کی راہ پر زیادہ استقامت سے چلنے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ پسندیدہ خط موصول ہوا چونکہ طالبوں کی سانسوں کی نسبت کی تاثیروں کے ظاہر ہونے کے متعلق لکھا تھا۔ اس کے مطالعے نے خوشی بخشی۔ اللہ کی حمد اور احسان ہے کہ بزرگان طریقہ نقشبندیہ قدس اللہ ارواحہم ونور اشباحہم (اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو پاک کرے اور ان کے جسموں کو منور فرمائے) کے جانے پہچانے نشانات جو حضرات خواجگان کی قیومیت کے بطن سے اٹھتے ہیں آپ کے حلقے میں باطنی محسوسات کے ساتھ ظاہر ہوئے اور ان کو نقطہ نہایت سے انتہائی نہایت تک کافی مناسبت ہے۔ جو آپ کی صحبت کے واسطے سے استعداد والوں کے دلوں میں فیض پہنچانے والے ہیں اس لئے چاہئے کہ اس نعمت کا شکر بجا لائیں اور اپنے آپ کو درمیان میں نہ دیکھیں کیوں کہ اصل میں خود سبحان جلشانہ اس کا تربیت کنندہ ہے ہم اور تم کو بہانہ بنایا گیا ہے اور سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کو تمام خوش نصیبوں کی سردار اور برتر نعمتیں خیال کر کے کیا عادات اور کیا عبادات میں اپنے ظاہر و باطن کو آراستہ کریں اور اس کے مطابق اوقات بنانے میں آفات و بدعات سے سلامتی ہے اور رنگا رنگ کے فیض اور روز بروز بڑھنے والی تاثیریں ہیں مالاعین رات ولا اذن سمعت (جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں) آپ کی صحبت میں مستعدین کی سلامتی کا حال ہو گا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ نواب معلی القاب (اللہ تعالیٰ ان کے اقبال کو دوام بخشے) بلند صوفیہ کے واقعات کو سن کر ان کا احترام بجا لائے جس میں کلام نہیں اس کے

Marfat.com

مطالعے سے خوشی ہوئی اے حقیقت کے جاننے والے عزیزوں کو اس بلند مرتبے کے ساتھ سلطنت کے لباس کے ڈھنگ میں نواب صاحب نے آراستہ کیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا آداب و تکریم اور تواضع و شکستگی کے ساتھ آراستہ ہونا۔ خدا کے بندوں کی خصوصیت ہے نہ کہ فاخرہ لباس کے پہننے سے کیوں کہ ظلمانی اور نورانی حجاب دانائی کی آنکھ سے اٹھ جانے کے سبب تجلیات الہیہ میں نظر حقیقی نیستی پر ہوتی ہے اور فقر طبیعت کی عادت ہو جاتا ہے اور اس مقولے کے مطابق اذا تجلی اللہ لشیئ خضع لہ (جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو روشن کر دیتا ہے تو وہی چیز اس کے لئے انکساری کا باعث بن جاتی ہے) عاجزی اور خشیت ان کے حال کا دائمی وصف ہو جاتا ہے بڑے رتبے والے طریقے سے اس طرح جلد آگاہی ذہن میں آ جاتی ہے اور اس کا باطن حقیقت سے روشن ہو جاتا ہے اور اس تمام انتظام اور بنائے ہوئے کام کو اہل ملامت کے طریقے کے سپرد کر کے اپنی کیفیت غیروں سے چھپاتے ہیں سبحان اللہ استتر اولیاءہ تحت قباب عزتہ پاک ہے اللہ کہ وہ چھپا دیتا ہے اپنے ولیوں کو اپنی عزت کے گنبد کے نیچے غرضیکہ نواب معلی القاب اللہ ان کی سلطنت کو دوام بخشے) کے ان پسندیدہ خصائل کی وجہ سے فقیر کی از راہ شوق آپ کے (نواب صاحب) دولت خانے سے ایک دلی تعلق پیدا ہو گیا ہے اور کئی امیدیں ظاہر ہوئی ہیں اور اس ربط و ضبط سے کئی نتائج مرتب ہوں گے حق تعالیٰ صرف اپنی مہربانی سے نواب عالی جناب کے اخلاص و عمل والے نیت کے درخت کو ہمیشہ کی خوش نصیبی کی امیدوں کے پھل سے بار آور کرے چاہیے کہ امید کے اوقات میں حکومت و سلطنت کے لئے ہمیشگی کی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے کیوں کہ اس سلطنت کی بنیادوں کا استحکام دین متین کی مضبوطی کا باعث ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب یازدہم

بخواجہ صاحب خواجہ حاجی مختار شاہ صاحب کشمیری

دل پسند خط موصول ہوا چونکہ بیت اللہ شریف (اللہ تعالیٰ اس کے شرف میں اضافہ کرے) کی زیارت کے شوق پر مشتمل تھا اس کے مطالعے سے بے شمار خوشیاں اور مسرتیں حاصل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مقصود کعبہ کے شائقین کی برکات سے اس جگہ کے پیچھے رہ جانے والوں کو کام میں لا کر ذوق اور طلب کی حرارت کی لذت بخشے۔ کعبہ اللہ اس کی حسنات میں زیادتی فرمائے) کی زیارت کے بارے میں آپ نے اس فقیر سے اجازت طلب کی تھی اے عزیز! حج پانچوں فرائض میں سے پانچواں رکن ہے اور تمام مالی اور بدنی عبادات کا مجموعہ ہے۔ خوش بخت ہے وہ شخص جس میں بیت الحرام کے طواف کی خواہش پیدا ہو اور جو دل کی تھوڑی سے تھوڑی سیاہی کو بھی روضہ مطہرہ سید الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی فکر سے دھو ڈالے یہ خوش نصیبی ازلی نیک بختی اور سوائے راہنمائی کے ہاتھ نہیں آتی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حج البیت فلم یرفث ولم یفسق ولم یجہل عاد کما ولدتہ امہ عن الحسن انہ قال فی الخبر ان الملائکۃ یتلقون الحاج فیسلمون علی صاحب الجمال ویصافحون اصحاب البغال والخیرو یعانقون الرجال (حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ذکر کیا کہ جس نے حج کیا اور کوئی گناہ اور فسق کی کوئی بات نہ کی اور نہ ہی کوئی جہالت کو اختیار کیا وہ حج سے اس طرح لوٹتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے جنا ہو اور حضرت حسنؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک حدیث میں ہے کہ فرشتے حاجیوں سے ملاقات کرتے ہیں اور ان میں جو صاحب جمال ہیں ان کو سلام کرتے ہیں اور ان میں جو صاحب مراقبہ ہیں ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور جو مرد خدا ہوتے ہیں ان سے معانقہ کرتے اور بغل گیر ہوتے ہیں اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو کوئی مال حلال سے حج کرے وہ

Marfat.com

کچھ قدم نہیں اٹھاتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لکھ دیں اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں اور محو کر دیں اس کے دفتر عمل سے ستر برائیاں اور اس کے نام ستر درجے بہشت میں کر دیں ان برکات اور ثوابیات کے سوا یہ عمل اس سے بھی بڑھا ہوا ہے کہ قلموں کی تحریر کی قید میں نہیں سماتا اس خوش نصیب دولت خانے کی جماعت کے لئے واضح آیات میں خوش خبری "مقام ابراہیم و من دخلہ کان آمنا ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ اور جو اس میں آئے امان میں ہو) کافی ہے۔ اور اس روضہ مقدسہ کے زائرین کو معلوم ہو گا کہ رخصت کے وقت فقیر نے اس بارے میں اشارہ کر دیا تھا اللہ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ اس نے وہاں حاضر ہونے کی توفیق بخشی اور ان کی مدد کی محبت کے نشان والے میاں صاحب مظہر جمال کے نام خط میں پاپوش مبارک کا واقعہ لکھا تھا اس کے متعلق تعبیر کرنے کی درخواست کی گئی تھی اور اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ اس واقعہ میں میں نے پاپوش مبارک) کی سر پر رکھ کر تعظیم کی پھر اسے پاؤں میں پہننے کا اشارہ ہوا اور دوسری شب کو کعبہ (اللہ اس کی حسنات میں زیادتی فرمائے) کی زیارت سے مشرف ہوئے اور سیّدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی مہربانیوں سے بہرہ یاب ہوئے تعبیر اس کی یہی حجاز کے نیک بخت سفر کا اختیار کرنا ہے اور مدد کے واسطے اس راہ میں قدم اٹھانا (پاپوش) ہے میرا مطلب ہے کہ ہمت کو کام میں لائیں تاکہ سوچ بچار کے اندیشوں سے مقصد کے پاؤں کو رنج نہ پہنچے اس لئے چاہئے کہ فقیر کی طرف سے اس بارے میں اجازت جان کر قدم کو مقصود کی راہ کے سپرد کریں۔ روانگی کے وقت دو رکعت نماز ادا کریں اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون اوز اخلاص اور معوذتین ہر ایک ایک بار پڑھیں اور فراغت کے بعد آیت الکرسی و سورہ القریش بیس دفعہ پڑھیں اس کا پڑھنا مصیبتوں سے سلامت رہنے اور حاجات کے پورے ہونے اور مرادوں کے وصول کا سبب ہے اور یہ دعا پڑھیں: اللھم نسالک من مسیرنا ھذا البسرۃ التقویٰ و من العل ما تحب و ترضی اللھم انا نسالک ان تطوی لنا الارض و تھون علینا السفروان

پارہ لن تنالو ۴۔ سورہ آل عمران ۳۔ آیت نمبر ۹۷

Marfat.com

ترزقنا في سفرنا هذا سلامة البدن والدين والمال و تبلغنا حج بيتک الحرام و زيارت قبرنبيک محمد عليه الصلواة والسلام (اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے اس سفر سے نیکی تقویٰ اور عمل سے اپنی مرضیات عطا فرما۔ اے اللہ ہم یہ بھی مانگتے ہیں کہ زمین کو ہمارے لئے طے فرما دے اور آسان کر دے ہمارے لئے سفر کو اور عطا فرما ہمارے لئے اس سفر میں بدن و دین اور مال کی سلامتی اور نصیب فرما اپنے حرمت والے گھر کا حج اور اپنے نبی مکرم حضرت محمد علیہ الصلواۃ والسلام کی قبر شریف کی زیارت اور ہم فقیروں کی زبان سے یہی دعائیں ادا ہوتی ہیں استودعک اللّٰہ دینک وامانتک وخواتم عملک و جھک اللہ الخیر لینما لو جہت وزود ک التقوی (میں سپرد کرتا ہوں تجھ کو تیرے دین کو تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمے کو اللہ کی طرف۔ جہاں بھی تو متوجہ ہو اللہ بھلائی کے ساتھ تیری طرف توجہ فرمائے۔ اور تیرے تقویٰ میں اضافہ فرمائے) یہ کہہ کر مقصود کی راہ میں قدم رکھیں۔

۲۔ دوسرے اس سفر کے جو آداب ہیں کچھ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور زبانوں پر مشہور ہیں اور جانیں کہ بیت الحرام کبریا کے انوار کے داخل ہونے کی اور انبیاء علیہ السلام کے نشانات کی پاکیزہ جگہ ہے جو خوش نصیب اس مقام سے بزرگی حاصل کرے اس کو ضروری ہے کہ کامل عجز و نیاز اور آہ و زاری سے ہر مکان میں متوجہ ہو کر برکات حاصل کرے۔ اور کعبے کی صورت (اللہ تعالیٰ اس کی حسنات کو بڑھائے اگرچہ عالم خلق سے ہے لیکن حقیقت میں نمونہ ہے عالم بے چونی بے چگونی اور نشانی بے نشانی اور بے نمونی سے کہ اس میں چھپا ہوا ہے غالباً" برزخ ہے گونی اور انسی حقیقتوں کے درمیان اس لئے نماز جو ہر مومن کی معراج ہے۔ معراج کے دوران غالباً" عالم حسن سے غیب الغیب تک جاتا ہے اس سے ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ بہت عمدہ وسیلہ مصلیٰ پر نماز میں قبلہ رخ متوجہ ہو کر عالم قدس میں عروج کرنا ہے جو کہ حقیقتوں کے اظہار کی بلند اور پاکیزہ جگہ ہے جب کوئی آگاہی کے ساتھ اس طرف متوجہ ہو تو یہ توجہ دنیا میں پھل لانے والی ہے اس پاک گھر میں نماز ادا کرتے وقت حقیقتیں اپنا چہرہ دکھائیں گی اسی جگہ کے لئے ہے کہ یہاں ایک نماز کا

Marfat.com

ادا کرنا ایک لاکھ نماز کا حکم رکھتا ہے اس لئے چاہئے کہ اس مقام کو عظمت اور ممکنات کا کبریائے مسجودیت جانتے ہوئے فیض حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہوں۔

۳۔ دوسرے مقامات متبرکہ یعنی عرفات اور منیٰ اور غار حراء جو انوار و اسرار کے شامل ہونے کی جگہیں ہیں اور دسویں ذوالحجہ جو وقت ہے قبولیت کا دعائے خیر سے اپنی توجہ کو کم نہ چھوڑنا چاہئے جس وقت حج وغیرہ کا شرف حاصل ہو جائے تو مدینہ سکینہ کی زیارت کا قصد کر کے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر کثرت سے درود پڑھنے کو اپنے اوپر اس سلسلے میں لازم کریں تاکہ دو نیکیوں کے اجتماع یعنی زمانہ اجابت دعا اور قبولیت کے انوار کی جگہ دونوں مل کر شعلہ زن ہوں درود شریف کی کثرت کو لازم پکڑنا مدینہ سکینہ کے آداب میں سے ہے اور ہر مسجد جو مکہ شریف اور مدینہ مطہرہ کے درمیان واقع ہے انہیں غنیمت جانیں اور ان سے بھی تبرک حاصل کریں اور جیسے ہی مدینہ شریف کے درو دیوار جو مطلع انوار ہیں دکھائی دیں تو یہ پڑھیں اللّٰھم ھذا حرم نبیک فاجعله وقایة لی من النار واماناً من العذاب وسوء الحساب اے اللہ تیرے نبی کا حرم پاک ہے اس کو میرے لئے آگ سے نجات کا ذریعہ اور عذاب اور سوء حساب سے امان بنا دے) اس فقیر کی طرف سے اس آستانہ خاتمیت نشان کے اعتکاف کرنے والوں کی خدمت میں ہدایہ تسلیم و نیاز پیش کریں اور آپ آں جناب عالی حضور سے شفاعت کی بھیک مانگیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ان مکانات متبرکہ کی برکات کی کرامتوں سے مستفیض فرمائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب دوازدہم

عزہ صبح سعادت تتمہ مساء ہدایت وجاہت نشان
محب الفقراء شیخ کرم بخش

شریعت احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی راہ پر استقامت سے چلنے کی دعاؤں کے بعد دلی محبت کے نشانات ظاہر ہوئے اللہ کی حمد اور احسان ہے کہ تادم تحریر اس علاقے کے فقراء کے جاری اوقات خیریت سے ہیں اور سلامتی کی خوش خبری کے وصول سے محبت کرنے والوں کی آنکھوں کو روشنی اور دلوں کو خوشی بخشنے والے ہیں جو نذرانہ دوستی کے طور پر عقیدت کے نشان والے شیخ خدا یار نے بھیجا تھا وصول ہوا۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا کرے) آپ لوگوں کا درویشوں کے ساتھ لگاؤ جس میں نیک بختی کا حصول محبت کے اظہار کی شمولیت اور مہربانی کے ساتھ ہونے بہت خوش وقت بنایا۔ اے توفیق کے نشان والے! درویشوں کے ساتھ محبت کرنے والا اسی کے ساتھ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "المرء مع من احب (آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ اس نے محبت کی اس خوش نصیبی کو عطا ہوئی جانتے ہوئے اس کی زیادتی کی تمنا کریں تاکہ ان کے باطن سے کافی خوشی حاصل کر سکیں۔ جس قدر محبت زیادہ ہوگی معیت کاملہ ہاتھ آئے گی۔ باوجود اس کے کہ دنیا اور اس کی نشوونما کی خوب صورتی آپ کو حاصل ہے پھر بھی آپ کی نگاہ خاکساروں کی طرف باگیں موڑے ہوئے ہے اور درویشوں کی خدمت کرنا آپ کی نظر کا شغف ہے لہٰذا اس چیز کو اپنی سعادت مندی کی دلیل جانیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے سے بدبختی سے دور اور ان کے دوست مایوسی سے بھاگنے والے ہوتے ہیں حدیث پاک ہم الذین لایشقی جلیسھم ولا یحرم انیسھُمْ (یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا شقی نہیں ہوتا اور ان کا دوست حرمان نصیب نہیں ہوتا) پڑھی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے احسان اور اپنے رسول علیہ وعلی التسلیمات اول و آخر کی اتباع کی طفیل ہم مسکینوں کو اس جماعت کی محبت کی شراب کی ارزانی فرمائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب سیزدہم

(۱) الحمدللہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

عمدہ محبان کثیر الاختصاص زبدہ مخلصان باخلاص صداقت دست گاہ شیخ گامے خاں صاحب خصہ اللہ بلطفہ

زیادہ اطمینان اور انجام کی عافیت کی دعاؤں کے بعد بلند رائے پر واضح ہو کہ اس علاقے کے فقراء کے جاری حالات لائق حمد ہیں۔ المسؤل من اللہ تعالٰی سلامتکم واستقامتکم علی جارۃ الشریعہ المصطفویہ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اولاً اخراوظاہراًباطنا اور اللہ تعالٰی سے آپ کی سلامتی اور شریعت مصطفوی علی صاحبہا الصلواۃ والسلام اول آخر ظاہر باطن کی راہ پر استقامت کے ساتھ چلنے کی سوالی ہیں۔ آپ کا محبت کے مضمون کا حامل خط نیک بختی سے لبریز گھڑی میں موصول ہوا۔ چونکہ شوق و محبت پر مشتمل تھا اس کے مطالعے نے فقراء کے دل کی رونق کو بڑھایا حدیث پاک بھی ہے طال شوق الابرار الی لقائی وانالیہم اشد (نیک لوگوں کی مجھ سے ملاقات کا شوق بڑھتا ہے اور میں ان کی ملاقات کا ان سے بھی بڑھ کر شوق رکھتا ہوں) پڑھی ہو گی حق تعالٰی شوق کے شعلے کو مشتعل کرے اور محبت کے شعلے کو سربلند رکھے تاکہ اس حکم کے مطابق المرء مع من احب (مرد اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کی) غیر اللہ سے تیری گردن کو آزاد کرے اور نفس اور خواہشات کی قید سے رہائی دلائے۔

۲۔ اے عزیز! محبت محبت کرنے والے کو محبوب کی صفات سے رہائی دلا دیتی ہے حدیث شریف ہے لاتسبوا علیا فانہ محسوس فی ذات اللہ (علی کو برا نہ کہو کیوں کہ وہ اللہ کی ذات میں محسوس ہیں) سنی ہو گی کوشش کریں کہ ذکر کی ہیشگی سے مذکور جل و علا حقیقی سے اطمینان پیدا ہو کیوں کہ فرض اور مندوب کے ادا

---

(۱) پارہ وقال الذین ۱۹ سورہ النمل ۲۷ آیت نمبر ۵۹)

کرنے کا مقصود بالذات اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں مذکور ہے کما قال تبارک شانہ واقم الصلوٰۃ لذکری اور نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لئے) فرائض اور نوافل کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ تہجد اشراق اور اوابین کو ان کے مخصوص وقتوں میں پورے اہتمام کے ساتھ ادا کریں اور مہتر و بہتر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اللہ تعالیٰ کی محبت کی چھوڑی ہوئی میراث ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (فرماؤ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو پس میری اتباع کرو۔ پھر اللہ تم سے محبت کرے گا) اللہ تعالیٰ سنت کی راہ پہ چلنے کی استقامت بخشے۔

پارہ قال الم ١٦ سورہ طٰہٰ ٢٠ آیت نمبر ١٤ پارہ تلک الرسل ٣ سورہ آل عمران ٣ آیت نمبر ٣١

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب چہاردہم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی سیما علی محمدن المجتبیٰ صاحب ( ) قاب قوسین او ادنیٰ

میاں صاحب محمد مظہر جمال صاحب

سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی اتباع کی سیدھی راہ پر زیادہ استقامت کے ساتھ چلنے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ کا دل پسند خط نیک گھڑی میں موصول ہوا اس کے مطالعے نے خوشی بخشی اور درج شدہ حقیقت ظاہر ہوئی خاص طور پر پردہ نشین عورتوں کی زینت اہلیہ محمد اعظم شاہ مرحوم کے اوقات کی بہتری کی دعا کرنی چاہئے اور نواب صاحب اللہ تعالیٰ ان کی سلطنت میں اضافہ اور ان کے اقبال کو ہمیشگی عطا فرمائے) کی درازئی عمر میں برکت کی دعا بھی کیوں کہ بہت سے اہل اسلام کی نیکی اور بھلائی ان کی سلطنت کے استحکام کے اندر چھپی ہوئی ہے اوقات رجاء میں اللہ تعالیٰ سے سوالی ہوتے ہوں گے۔ اس بلند خط میں جو نقابت پناہ سید علی حسین کپتان مشلمر کی طرف سے سچائی اور نیاز مندی سے پر ہے پہنچا۔ اور شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ عقیدت اور اخلاص کے لگاؤ کے اظہار کے بعد میرا بھائی نقیر سے شوقِ ملاقات کی خواہش کا لکھتا ہے کہ ارادہ اس طرح کا ہے کہ سرکار میں استعفیٰ دے کر اس جگہ پہنچوں لہٰذا فقیر نے خاندان شاہ مغفور کی اصلاح کی خاطر جواب میں لکھا کہ آپ فی الحال اسی جگہ ٹھہریں اور حقیقت کو جاننے والے کمال کا مجموعہ یعنی میاں مظہر جمال کہ وہ وہیں ہوتے ہیں ان کے نزدیک جاکر توجہ کی درخواست اور دعا کرتے رہیں اور فائدہ حاصل کرنے کے ارادے سے بھی بیٹھے رہیں کہ میاں صاحب ان مریدوں میں شامل ہیں جو اس فقیر کی محنت کے نتیجے میں مجاز ہیں ان کی دعا قبولیت اور ان کے سانس اجابت کا رنگ لئے ہوئے ہیں اور

(۱) پارہ وقال الذین ۱۹ سورہ النمل ۲۷۔ آیت ۵۹

Marfat.com

ہر مہم میں ان کی طرف رجوع کرنے سے بڑا فائدہ پائیں گے اطلاع کی بنا پر لکھا جاتا ہے کہ رخصت کے وقت اس فقیر نے قلوب میں سکینہ کے القاء کا طریقہ ہمت کے خرچ کرنے اور دوسرے فائدہ پہنچانے کے طریق سمجھا دیئے تھے اغلب ہے کہ یاد ہوں گے اگرچہ بوجہ ہمیشہ کی محویت بے خبری آپ طبعاً" میلان عروج کی طرف رکھتے ہیں اور ہمیشگی اور توجہ الی اللہ کے سبب عالم بالا کی سیر آپ کا لازمی وصف ہو گیا ہے پھر بھی چاہیئے کہ جب کبھی معزز سید بلکہ جو کوئی بھی عقیدت کے ساتھ آئے اور ہمت کی گداگری اور فائدہ حاصل کرنے کی درخواست کرے آپ مرتبہ عروج سے نزول کر کے اس کے بارے میں دعائے خیر کریں اور فائدہ پہنچانے کی ہمت کو کام میں لائیں کہ موافق خیر الناس من ینفع الناس (انسانوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسرے انسانوں کو نفع پہنچائے) دوسروں کی خواہش کا خیال رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات کی ترقی کا سزاوار ہے۔ دوسرے شیخ مرتضیٰ جب کبھی اس جگہ پہنچ کر آپ کے حلقے میں بیٹھیں ان کے بارے میں ہمت صرف اور توجہ کی جائے۔ تا کہ باطنی معاملے میں ان کی ترقی ہو کہ مشار الیہ جس کی طرف اشارہ ہے شیخ مرتضیٰ صاحب سچی عقیدت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب پانزدہم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلواۃ والسلام علی رسولہ المجتبی وآلہ البررۃ التقی

میاں محمد مظہر جمال صاحب

تمام مقامات کے ثابت ہونے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ دل پسند خط جو مقام ٹونک سے بذریعہ ڈاک ارسال کیا تھا۔ ۲۷ جمادی الثانی (اللہ تعالیٰ سے نیک آرزوؤں اور خواہشات کے ساتھ اختتام پزیر ہوا) کو وصول ہوا درج شدہ مضمون سے شاہ اعظم خان کی رحلت کا واقع جو مقام ٹونک سے ایک کوس کے فاصلے پر ہوا کے متعلق سننا اور غفران پناہ (شاہ اعظم خاں) کے لئے ان کے پس ماندگان کے پاس فاتحہ اور دعائے مغفرت کا کہنا اور پیش قدمی کرنے والے عالی مرتبت اور بلند درجات والے نواب صاحب (اللہ ان کے ملک اور اقبال کی مدد کرے) کا آپ کی جماعت کے ساتھ عزت اور بزرگی سے پیش آنا اور نواب صاحب ممدوح کی جانب سے نیاز مندی کا اظہار کرنا اور نواب مستطاب کے حق میں دعا کی گداگری اور آنکھوں کی ٹھنڈک پاک دامن خوش نصیب میری مراد جیبیہ جان جنت مکان کے لئے اس سفر میں باطنی معاملے میں ترقیوں کے حصول کی دعا کی خواہش شرح کے ساتھ واضح ہوئی نیز تواضع اور عجز و نیاز مندی کا جان کر کہ جو نواب صاحب والا مناقب (اللہ تعالیٰ ان کے ملک کو دوام بخشے) بجا لائے اور پسندیدہ خصائل اور خوشبو جیسی بزرگی جس کے بزرگ لوگ متجس رہتے ہیں کی وضاحت نے فقیر کو بہت خوش کیا اللہ تعالیٰ اس تمام تواضع اور عجز کو دنیا اور آخرت میں درجات کی بلندی کا سبب بنائے۔ اور اپنی محبت سے روحانی نشانات اور جسمانی اوراکات سے مالا مال کرے اور اپنی معیت کے بھیدوں پر نظر رکھنے کی توفیق بخشے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے افضل ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان (کسی انسان کے ایمان کا افضل ہونا یہ ہے کہ وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے ساتھ اس کے ساتھ ہے) یہ فقیر حکمت اور سلطنت کی ہمیشگی اور بانی خلافت کے انتظام کے

Marfat.com

دوام اور نواب صاحب کی عمر کی درازی کی دعا حضرت حق سبحانہ سے مانگتا ہے جو قریب اور قبول کرنے و سننے والا ہے نیز ہم فقیروں کی طرف سے شریعت کی راہ پر استقامت سے چلنے کی دعا کی جاتی ہے زبانی وظیفے کی خواہش جو پرہیز گاری اور نیک بختی کے نور میں گھری ہوئی میری مراد اعظم خان کی دختر نے ظاہر کی تھی علیحدہ کاغذ کے ٹکڑے پر تحریر کر کے دعا نامے کے بطن میں بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ ان کی عصمت کو زیادہ کرے) کے پرہیز گاری کے روشن مکان کے نام سے لفافے میں روانہ کر دی ہے۔ اس جگہ پہنچ چکی ہو گی اس میں وہ جو باطنی معاملے میں ترقیوں اور کشائشوں کی بابت لکھا تھا کہ دوران سفر صرف توجہات سے ترقیاں ظاہر ہوئیں وہ ایسی ہیں جو الفاظ میں صحیح صحیح بیان نہیں ہو سکتیں۔ اس کے مطالعے نے خوشی بخشی۔ الحمد للہ علی ذالک حمد لاانفصالہ (اللہ کی ایسی تعریفیں ہیں جن کے لئے کوئی انقطاع نہیں) اے محبت کے طور طریقے والے جس وقت سالک ہستی کے حلقے سے باہر آکر ثابت ہونے کے درجات میں سیر شروع کرتا ہے تو صرف جذبے کی راہنمائی سے ترقیاں کرتا ہے اور ان کی صفت کی وجہ سے شان کی طرف سے شان والے کی جانب عروج کرتا ہے لہٰذا چاہئے کہ جو کچھ کشف اور مشاہدے میں آئے حق سبحانہ اس سے پاک ہے خود توحید کے بارے میں جنید سے سوال کیا گیا **قال کلما یحس سالک اوخطر فی خیالک فھو سبحان وراء ذالک** (آپ نے جواب فرمایا جب کبھی سالک احساس کرتا ہے یا تیرے خیال میں اس کا خطرہ بھی گزرتا ہے تو اللہ اس کے احساس اور اس خطرے سے بہت بلند اور اونچا ہے ہمت کو بلند رکھیں اور احدیت کے طالب ہوں۔

ہنوز ایوان فکرت بس بلند است۔ مرا فکر رسیدن ناپسند است

(ابھی تیری سوچ کا ایوان بہت اونچا ہے میرا وہاں تک پہنچنے کا سوچنا سخت ناپسند ہے۔

۲۔ دوسرے ان حقیقتوں کے پیچھے واقفیت کے طور پر یہ ہے کہ حضرت واہب المواہب نے اس مقام کے فقراء کو تازہ عطیئے میں سے جو عطا فرمایا دلیل کے طور پر "واما بنعمت ربک فحدث (اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو) شکر کے اظہار کے طور پر

پارہ عم ۳۰ سورہ الضحیٰ ۹۳ آیت نمبر ۱۱

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ جو نبی پاک کے فیض کے نشانات والے تبرکات امیر تیمورؒ باشندگان عرب کے امراء سے برکت کے طور پر لائے وہ ان کے خاندان میں پشت در پشت شرف بڑھاتے رہے چنانچہ ان کی تعظیم و تکریم کی برکت کے لحاظ سے سلطنت میں اقبال و جلال و شوکت اور رونق روز مرہ بڑھتی رہی۔ سلطنت میں خلل کے ظہور کے وقت جب ملکہ زمانیہ نے دہلی سے باہر آکر جموں میں قیام فرمایا اور اس جگہ مسجد کی بنیاد رکھی وہ شرف والے تبرکات جو کہ عمدگیوں کا نچوڑ تھے اور ان کو سلطنت کے بزرگ شرفاء اپنے ہمراہ رکھتے تھے ان باشندگان کے امراء جو اس سلطنت کی حمائت میں تھے ان کو بادشاہ محمد شاہ کی بیگمات سے جان کر اس کی اطاعت قبول کی اور بندگی و غلامی کا پیراہن اپنے کندھوں پر کھینچا ان تمام کے بزرگوں میں سے شیخ فضل اللہ چھتی والہ کہ جو امراء میں سے تھے ابتداء سے لے کر آخر تک قیام پزیر رہ کر رجوع کرنے والے جذبات کے ساتھ حاضر رہے پسندیدہ ملکہ ان کی خدمات کی بجا آوری سے اس قدر خوش تھی کہ اس نے چاہا کہ بیس ہزار روپے کی جاگیر انہیں دے انہوں نے قبول نہ کی بہت بڑے مبالغے کے بعد واپس جاتے وقت کچھ تبرکات ان کو عطا کئے چنانچہ وہ تبرکات شیخ مرحوم کی اولاد کے ہاتھ میں ہمارے آج کے دن تک ان باشندگان میں مشہور ہیں اور دور و نزدیک کے زائرین کا باہم مقصد ان کی زیارت کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا ظاہر ہے یہ درویش/حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز ان تبرکات کو حاصل کرنے کے پیچھے پچیس سال کی مدت سے شوق رکھتا تھا اور کسی طور پر حاصل کرنے کا اتفاق مدد نہ کرتا تھا۔ اور اس وقت اللہ کے فضل اور لا انتہا کرم سے جناب میاں اسد اللہ صاحب نے جو اللہ تعالیٰ کی عنایت کو لینے والے اور ہدایت کو جذب کرنے والے ہیں نے بہر صورت تبرکات کے حاملین کو راضی کر لیا۔ ولی علامت کے طور پر رسول مقبول کے تبرکات کے ذخیروں میں سے پاپوش مبارک کے ایک پاؤں کو حاصل کر کے ہمیشہ کی نیک بختی کے چاہنے والے ہو گئے۔ اور اس جگہ کے فقراء کو اطلاع کر کے کہ ۲۷ ماہ رجب المرجب (اللہ تعالیٰ اس ماہ کی برکات کا اتمام فرمائے) کو شب معراج کے ختم مبارک۔

Marfat.com

پر اس جگہ کو شرف بخشیں گے پھل لانے والی برکات کے نشانات کے طور پر یہ کہ ان دنوں میں جب کہ تبرکات مبارک کے حصول کی خوش خبری فقراء کے کانوں میں پہنچی تو بعضے درویش جو صفائی اور تزکیئے سے آراستہ اور معاملے کی صفائی کی صفت سے متصف تھے انہوں نے واقعات دیکھے ہیں اور حضرت رسالت ماب خاتمیت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تسلیمات دا نما" سرمدا" سے خوش خبریاں پائی ہیں۔ ان میں سے میاں محمد عادل ہندوستانی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک خواب میں میں نے دیکھا ہے کہ جناب سید الاولین ولآخرین پوری شان و شوکت اور نورانیت کے ساتھ ظاہر ہوئے ہیں اور اس کفش مبارک کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اور محمد شریف بدخشانی نے دیکھا کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ والصلوٰۃ والسلام الف صلوات تشریف فرما ہیں اور ایک بڑی مجلس منعقد ہے اور آں حضرت کے انوار کی چمک سے دنیا روشن ہو گئی ہے کلام معجز نظام سے ایک خوب صورت شخص سے خطاب فرماتے ہیں کہ اس کے نام کا اظہار کرنا اس وقت مناسب نہیں) کہ یہ میری پاپوش کا ایک پاؤں ہے چنانچہ ان اشارات کے پانے کے علاوہ خوشی پر خوشی حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور پاکیزگی کے شکر اور وظائف کے ادا کرنے کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل اس معجز نما نعمت کے وجود کو اس خاندان میں برکتوں کی زیادتی اور نیکیوں کی ترقی کا باعث بنائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب شانزدہم

مجمع فیوض ربانی منبع علوم روحانی حقائق و معارف آگاہ میاں صاحب
شاہ محمد زاد اللہ فیما اعطاہ

روشن سنت کی راہ پر استقامت سے چلنے کی مزید دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ مکتوب شریف اچھے اوقات میں وصول ہوا چونکہ مقام دارالاسلام ٹونک سے پہنچا تھا اس کے مطالعے نے مسرت اور بہت خوشی بخشی اللہ سبحانہ کی حمد ہے کہ آپ مکتوب الیہ میاں شاہ محمد صاحب) سلامتی سے پہنچے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور احسان سے منزل مقصود پر پہنچائے ہوؤں کو واپس مقام ہدایت جو کہ شرافتوں کی انتہا ہے میں پھر پہنچائے اور مولوی محمد اعظم خاں کے خط کے ملنے سے اس طرح معلوم ہوا کہ اس جگہ کے رہنے والے آدمی باطنی فائدہ حاصل کرنے کے شائق ہیں اور وہ حقیقتوں سے واقفیت رکھنے والے اس فقیر کی اجازت نہ ہونے کے عذر کو بیان کر کے ان کی درخواست قبول نہیں کرتے اللہ برکت دے پھر اللہ برکت دے کیوں کہ جس قدر خوبیوں کے اہتمام کی خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے اس میں شیخ کی اجازت اس راہ کی شرط ہے اس آیتہ کریمہ کے موافق کہ (۱) **لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربہم** (کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے) اس کی اصل ہے اس لئے کسی قدر بعض سمجھانے کے لائق اشارے بالمشافہ ملاقات سے تعلق رکھتے ہیں لیکن جب کہ اللہ کے فضل سے سلوک کی منازل کو ظاہر کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور معاملے کی تحقیق سے بخوبی آگاہ ہے لہٰذا فقیر نے ان کو اپنی طرف سے اختیار تفویض کیا ہے اس لئے چاہئے کہ جو کوئی نادر طریقے میں داخل ہونے کی درخواست کرے تو اس کی استقامت کی صحت جانچ کر میری طرف سے اس کو اس طریقے میں داخل کریں اور نکتوں میں سے کوئی نکتہ تربیت کرنے کے معاملے میں نہ چھوڑیں انشاء اللہ تعالیٰ وقت کے آنے پر لازمی

(۱) پارہ وما ابری ۱۳ سورہ ابراہیم ۱۴ آیت نمبر۱)

Marfat.com

امور جو سمجھانے کے لائق ہوں گے ان کا اشارہ کر دیا جائے گا۔ اور جس قدر جلدی ہو وہاں سے رخصت ہو کر اس جگہ کی راہ لیں (۱) والسلام علی من اتبع الھدی سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی)

---

(۱) پارہ قال الم اقل ۱۶ سورہ طٰہٰ ۲۰ آیت نمبر ۴۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ہفدہم

عامر طریق عزلت معرض ازراہ مخالفت طالب رضاو متوجہ بحق جل و علا سیادت و شرافت پناہ میر عباس علی شاہ زادہ حسناتہ

روشن سنت کی راہ پر مزید استقامت سے چلنے کی مسلسل دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ سیادت مرتبت کی سلامتی اور استقامت کی خبر بھیجے ہوئے درویش کی زبانی معلوم کر کے حضرت حق جل و علا کی خاص حمد و ثناء کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی راہ پر سیدھے چلنے اور اپنی مدد اور فضل سے مصائب اور نفس کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔

۲۔ اے پاکیزگی کے نشانات والے جو کوئی پہلی مہربانی سے اس سجانہ کی طلب کے بیابان میں قدم رکھے اس کے لئے اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ غلامی کے حکم کی وجہ اور عقیدت سے اپنے آپ کو دنیا کی خواہشات اور نفس کی لذتوں سے باہر لے آئے اور روز بروز صوفیہ کی جماعت کے اخلاق و اعمال کے ساتھ اپنے آپ کو مزین کرے۔ اور اس پر کمربستہ ہو کہ ان بزرگوں کے احوال اور مقامات کو پہنچے اور ان کی خوش نصیبی اور نعمت سے حصہ پائے۔ بے ہمت مرید کسی جگہ نہیں پہنچتا۔

ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد۔ ہم چوں خورشید از بلندی فرد شد

(جو کوئی صاحب ہمت ہو وہ مرد ہے مثل سورج سب سے اونچا ہونے میں فرد ہے۔)

۳۔ اور یقین جانیں جو فعل بھی شریعت میں مکروہ ہے اس کے بارے میں دل میں سوچ کا گزر بھی قابل مذمت ہے **لان الاسلام نبی علی انظافۃ** کیوں کہ اسلام کی بنیاد ہی پاکیزگی ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے **ان اللہ طیب لا یقبل الاالطیب** (اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور پاک کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا) اسی جگہ کے لئے ہے ناپاکی اور گندگی پیغمبروں اور فرشتوں اور صدیقوں کی راہ سے دور ہے اور

Marfat.com

پاکیزگی اور ستھرائی ان کی ظاہر باطن کی آراستگی ہے اس لئے جو کوئی اپنے آپ کو آلائش سے دور رکھتا ہے اور اسلام کے جمال کو کسی سے آلودہ نہیں ہونے دیتا یقین ہے کہ غیب کی قبولیت کے انوار اور لاریب جمال کے مشاہدے کے لائق ہو جائے کیا اچھا کہا جو کہا۔

گر ترا ہست آرزو اندر وصال تابہ بینی حسن و انوار جمال
پراز زیں تیرگی آب و گل تاری در روشنی جان و دل

(اگر تجھے آرزو ہے کہ تجھے وصال حاصل ہو جائے تاکہ تو جمال دوست اور اس کے انوار کی زیارت کر سکے تو اس آب و گل کی تاریکی سے دور چلا جا تاکہ تو جان و دل کی روشنی سے باریاب ہو سکے۔

۴۔ اگر طالب اللہ کے لئے کسی چیز کی طرف اپنے دل کو مائل دیکھے تو اس چیز کو نظر سے ہٹا دے اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور دوران ذکر اپنے شیخ کی ولائت سے مدد طلب کرے اور لاالہ کی نفی سے اس کی محبت کے پیوند کو باطل کرے اور اس چیز کی محبت کو دل سے اکھاڑ دے تاکہ آہستہ آہستہ تمام مرغوب اور محبوب اشیاء سے خالی ہو بیٹھے۔

یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست (یا تو اس کا گھر سامان رکھنے کی جگہ لے گا یا اس میں صرف دوست کا خیال) جب تک غیر کا سامان دل کی بارگاہ میں پایا جاتا ہے عالم وحدت کی عزت و غیرت کا تقاضا ہے کہ اسے یکتا کر دے لیکن جب لاالہ کا محافظ دل کی بارگاہ سے غیروں کو تکلیف سے خالی کرے تو پھر اس کا منتظر ہو کہ اللہ بادشاہ کی تجلی اسے حاصل ہو **فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب** (جب تو فارغ ہو جائے تو اللہ کے سامنے کھڑا ہو جا اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو)(۱)

۵۔ القصہ مختصر یہ کہ اگر آں عزیز اس نعمت کے حصول پر آمادہ اور خواہاں ہو تو کوشش چاہئے اور مقصود و مدعا کا حصول تعلقات اور مخلوقات سے تنہا ہونا ہے اور اپنے آپ سے گوشہ نشین ہونا ہے تاکہ اس کی ہمت سے اس دنیا کی چوٹی سے خالی ہو جائے اور عالم گونی سے بھاگ کر مراد سے مل جائے۔

۱۔ پارہ عم ۳۰ سورۃ الانشراح ۹۴ آیت نمبر ۸، ۷۔

ہر کرا بوئے رسد از کوئے او۔ ہردو عالم چیست خاک کوئے او

جس کسی کے پاس بھی محبوب کے کوچے سے خوشبو پہنچ جائے تو پھر اس کو اس خاک کے مقابلے میں دو عالم کی نعمتیں بھی کیا شئے ہیں)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ہژدہم

مورد مواہب الٰہی مصدر معارف نامتناہی حقائق آگاہ
میاں احمد خان صاحب بارک اللہ لہ

استقامت اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ کا مکتوب شریف بہت خوب اوقات میں موصول ہوا چونکہ اس کے مقاصد ظاہرہ دیوانگی اور محبت و عزم کے نشانات رکھتے تھے اس کا مطالعہ مزید رابطہ اصلی کا باعث ہوا اس کے علاوہ (جو ٹوپی ایک مناسب ٹکڑے پر تیار کروا کر بھجوائی گئی ہے کامل محبت والے لگاؤ کی یاد تازہ کرتی ہے) کی وصولی نے کثرت سے دل کی کشادگی پہنچائی اللہ تعالیٰ قبولیت کی برکتوں اور اپنے وصول کے انوار میں روز مرہ اضافہ فرمائے باطنی حالات ذکر کرنے کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ دوستوں کو توجہ دینے کے وقت جس قدر میں طاقت خرچ کرتا ہوں قلب کی طرف نزول نہیں ہوتا۔

۲۔ اے بھلائی کے نشانات والے! جو حالات لکھے گئے ہیں اشرف حالات سے ہیں اور مطلوب میں ہلاک اور مضمحل ہونے کی خبر دیتے ہیں لیکن چونکہ اس مقام کی حقیقت وضاحت طلب ہے اور اس وقت فرصت کسی قدر مدد نہیں کرتی۔ اس کو ملاقات پر موقوف رکھیں اس لئے اگر شوال کے مہینے میں اس جگہ آئیں تو ملاقات کے وقت اس مقام کی تمام حقیقت وضاحت کے ساتھ مع قلب کی طرف نزول کے طریقے کے کی راہنمائی کر دی جائے گی۔ اپنے آپ کو رسول مقبول علیہ الصلواۃ والسلام کی اتباع کی راہ میں رکھیں اور ماسوا سے نامیدی خدا کے فضل سے توقع کو عزت و آبرو کا سرمایہ جانیں اور فقیر کو دعائے خیر میں یاد رکھیں بھیجی گئی ٹوپی میرے فرزند رشید صادق علی اللہ تعالیٰ اپنی مخفی مہربانیوں سے اس کے ساتھ معاملہ فرمائے) کو دے دی گئی ہے اور کاریگر کے حق میں دعائے خیر طلب کرتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے نزدیک (احمد خان مکتوب الیہ) پس اگر کاریگر مذکور کسی شئے کو پوشیدہ

رکھے ہوئے ہے (یعنی اگر اس نے اپنے مافی الضمیر (مطلب) کا اظہار نہیں کیا) تو اس سے کہیں کہ پہلے اس جگہ آئے پھر اس کے بعد اس کے کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔ والسلام علی من اتبع الھدی (اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے)

پارہ قال الم اقل ۱۶، سورہ طٰہٰ ۲۰ آیت نمبر ۴۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب نوزدہم

مجمع انوار و حقائق منبع اسرار و دقائق نسخہ ذوق و وجدان
معارف آگاہ میاں صاحب احمد خان بارک اللہ

روشن سنت علی مصدر ہا التحیہ کی راہ پر زیادہ استقامت سے چلنے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ دل پسند مکتوب نیک بخت وقت میں وصول ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ کچھ آدمی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور باطنی نسبت ہر آدمی کو پہنچتی ہے اس کے مطالعے نے لطف اندوز کیا اس پر اللہ سبحانہ کی حمد ہے اس نعمت کا شکر بجا لائیں۔ اور تبلیغ کے امر کو زیادہ جان کر طالبوں کی طرف توجہ اور ان کے حالات کی طرف مہربانی کرنے سے سستی نہ کریں دعوت کا مقام تکلیف دہ اور محنت طلب ہے لیکن تبلیغ کا ثواب دوسرے اعمال پر فضیلت رکھتا ہے اور بڑی عبادت میں سے ہے۔

ان احب عباد اللہ الی اللہ من حبیبُ اللہ الی عبادہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ آدمی ہے جو اس کے بندوں کو اللہ کے لئے پسند کرتا ہے) حدیث نبوی سنی ہو گی۔

۲۔ دوسرے لکھا تھا کہ فائدہ پہنچانے کے وقت زبان حال سے میں پڑھتا ہوں الٰہی اس معاملے کے درمیان جناب پیر مرشد کی امداد کے سوا دوسرے کسی سے کچھ تعلق نہیں چنانچہ اللہ کے فضل سے تمام جسم اور صورت آں جناب کی ہو جاتی ہے۔

۳۔ اے حقیقت سے واقفیت رکھنے والے کیوں حاصل نہ ہو کیوں کہ فنا ہونا اس ہستی مطلق (اللہ پاک) کا آئینہ ہے اور نفی ذات برحق کے لئے آئینے ہیں جس قدر بھی نیکی اور کمال کا اپنے آپ سے چھن کر اس اصل (اللہ) کے حوالے زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی کامل تر اور اللہ تعالیٰ کے انوار اور اس کے اخلاق کی تخلیق کامل تر ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ جس قدر تاثیرات اور جذبات ان کے توسط سے

Marfat.com

مریدوں میں ظہور پذیر ہوتے ہیں ان کو صاحب دولت اصل الاصول (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آئے ہوئے جانتے ہیں اور اس فیض رسانی کو ترجمان کی حیثیت سے زیادہ نہیں جانتے تاکہ اس طریقے کے لحاظ کی وجہ سے فیض پہنچانے والے چشمے سے لگا تار مہربانیاں پہنچتی رہیں اور ان کا باطن حکمت الٰہی کے فیوض کا چشمہ بن کر روز بروز ترقی پذیر ہو اس لئے چاہئے کہ اسی طریقے کو مراقبے کا نشان بنائیں اور جو کچھ فقیر نے ابلاغ کے حوالے سے جس امانت کی سلف صالحین کے نشانات کا اتباع کرتے ہوئے اس محبت کرنے والے (میاں صاحب احمد خان مکتوب الیہ) کو اجازت دی ہے اسے قبول کر کے ذکر کے حلقے کو جاری رکھیں اور نکتوں میں سے کوئی نکتہ طالبوں کی تربیت کرنے اور ناقصوں کی تکمیل کرنے میں نہ چھوڑیں اور نسبت کی حفاظت کے لئے ان کو سنت کی اتباع کا حکم دیں تاکہ ترقیوں کی راہ ان پر کھل جائے اور ان کے وصول کی راہ سے حادثات موقوف ہو جائیں۔

۴۔ دوسرے فقیر غائبانہ توجہ سے پیچھے ہٹا ہوا نہیں (یعنی لگا تار توجہ آپ کی طرف کئے رکھتا ہے) اور قبولیت کے انوار کی زیادتی کا خواہاں ہے اللہ تعالیٰ حرص و ہوا کی پیروی سے[۱] اپنی حفاظت میں رکھے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ (اور سلامتی اسے جو ہدایت کی پیروی کرے) دوسرے جو کچھ دعا نامے کے لانے والا زبانی اظہار کرے اس کو درجہ یقین تک تصور کریں۔

قال الم اقل ۱۶ سورہ طہٰ ۲۰ آیت نمبر ۴۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بستم

سلالہ خاندان نبوی نقادہ دودمان مرتضوی سیادت پناہ
محب فقراء باب اللہ سید عباس علی شاہ زید محبتہ

سنت رسول مجتبیٰ و علی آلہ من الصلواۃ اتمہاد اکملہا کی راہ پر مزید استقامت سے چلنے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ سچائی کے طور طریقے والا مکتوب نیک بخت اوقات میں وصول ہوا۔ اس کے مطالعے نے فرحت بخشی اس میں درج شدہ مضمون کہ اس فقیر سے قصبے کلانور ماہ اسوج سمت ۱۹۰۴ میں ملاقات کرنا مقررہ ریاضت کو لازم پکڑنا شرح کے ساتھ واضح ہوا۔ درخواست جس کی بابت تحریر کی گئی تھی وہ تمام روش بلند طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی ہے۔

۲۔ اے بھلائی کے نشان والے بلند طریقہ مجددیہ کی تشریح قلب کی جانب مسلسل توجہ کا ہونا جو فیض پہنچانے والا چشمہ ہے اور فرائض و سنتوں کے ادا کرنے میں میانہ روی کا اختیار کرنا ہے۔ محبوب اشیاء کے چھوڑنے میں اعتدال ہے اور اپنے اوقات کو ذکر اسم اللہ سے معمور کرنا ہے اس سے ہمیشہ کی حضوری اور واقفیت حاصل ہو گی اور روح و محبت والی کشش اور ذوق شوق اور قلبی ٹھہراؤ اور اللہ تعالیٰ میں محویت بمطابق عمدہ حدیث شریف الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ (احسان یہ ہے کہ تو اپنے رب کی عبادت ایسے کرے جیسے کے تو اسے دیکھ رہا ہے) اس سلسلے کے بزرگوں کی لازمی صفت ہے اس لئے چاہئے کہ اپنے اوقات کو سمجھائے ہوئے ڈھنگ کے مطابق ذکر اور مراقبے سے معمور رکھیں اور جانیں کہ تمام عبادات کا خلاصہ ذکر ہی ہے اور تمام اطاعتوں سے مقصد حتیٰ کہ نماز سے جو مسلمانی کا ستون ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہے۔ کما قال تعالی واقم الصلواۃ لذکری ان الصلواۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر (جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز قائم فرماؤ کہ بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے)

---

(۱) (پارہ الم اقل ۱۶ سورہ طہ ۲۰ آیت نمبر ۱۴) (پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورہ العنکبوت ۲۹ آیت نمبر ۴۵)

Marfat.com

حق تعالیٰ کی یاد کرنے کا خاص ثمر تجھے کیا ہو اور کیا ثمر اس سے بہت بڑا ہو اور اسی واسطے خدائے عزوجل نے فرمایا فاذکرونی اذکرکم (پس تو میرا ذکر کر اور میں تمہارا ذکر کروں گا) اور کسی جگہ اپنے آپ کو ذکر سے خالی نہ چھوڑیں کیا سونے میں اور کیا گفتگو میں اور کیا سننے میں اور کیا آنے میں اور کیا جانے میں اور اگر کسی مصروفیت کے سبب اس بارے میں خلل واقع ہو تو دل کی آنکھ اس کی طرف متوجہ رہے کلی طور پر غافل نہ ہو خصوصاً کھانا کھانے اور پانی پینے کے وقت اس کی یاد سے غفلت اختیار نہ کرے۔ اس طرح جب تک یہ کھانا پیٹ میں رہے گا یہ ذکر رہے گا تاکہ ذکر کے غلبے کی وجہ سے ذاکر کی ہستی مذکور کے نور کے مقابلے میں ناچیز ہو جائے اور ذکر میں ذاکر کو یکتا کر دے اور تعلقات کا بوجھ اور مشکلات اس سے ہٹا لی جاتی ہیں اور اس کو دنیا و مافیہا سے آخر کار روحانیت میں لے آتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔

سبق المفردون قیل ومنہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الذین یھتدون بذکر اللہ حتی وضع الذکر عنہم اوزارھم (یکتا لوگ سبقت لے گئے عرض کیا گیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ذکر سے ہدایت پاتے ہیں اور راستہ پکڑتے ہیں یہاں تک کہ خود ذکر ہی نے ان سے ان کے بوجھ ہٹا دیئے ہیں) اور دنیا کی محبت ان کے دل سے سرد ہو جاتی ہے اور ان کے قلب کی حرارت نہیں چھوڑتی غیر اللہ کی محبت ان کے دل کے حریم کے ارد گرد پھرتی ہے یہاں تک کہ ایسا ہو جاتا ہے کہ ان کی فکر سوائے حق سبحانہ اور کچھ نہیں ہوتی۔ دوسرے چونکہ اس بلند طریقے کے اکابر کی نسبت انعکاسی ہے جیسا کہ سورج کا ہیشگی کے نور کے آئینے میں طباعت پزیر ہونا جب تک پیر کے انوار مرید کے دل کے آئینے میں لازم نہیں ہوتے اور جب تک یہ انعکاس تحقیق میں نہیں بدل جاتا تو فائدہ حاصل کرنے کے لئے (شیخ) کی صحبت کو اپنے اوپر لازم کر لینا فرائض میں سے ہے اور پیر سے جسمانی دوری کے وقت کبھی کبھی اپنے احوال کی خبر پیر کو دینی چاہیے۔ تاکہ یہ مکمل دوری نہ ہو جائے

(پارہ سیقول ۲ سورہ البقرہ ۲ آیت نمبر ۱۵۲)

Marfat.com

اس لئے چاہئے کہ صحبت کے ارادے سے چند یوم کے ۷ ماہ اسوج میں اپنے آپ کو اس جگہ پہنچائیں کہ چند حلقوں میں ہمت خرچ کرنے کے بعد انشاء اللہ اس بلند طریقے کے بزرگوں کا شجرہ آپ کو دیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مکتوب بست و یکم

بنام عبداللہ خان (پسر نواب والئے ٹونک)

روشن سنت کے سیدھے طریقے پر مزید استقامت کے ساتھ چلنے کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ مہربانی اور محبت سے مرصع مکتوب بابرکت اوقات میں وصول ہوا چونکہ سینے کے حالات پر مشتمل تھا اس کے مطالعے نے حقیقی لذتیں بخشیں ابتداء ہی میں ان تمام واقعات کی شمولیت کا رو پزیر ہونا مبارک ہے اور کہنے والے نے جو خوب کہا وہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ۔

ہردم ازیں باغ برے می رسد۔ تازہ تر از تازہ ترے می رسد

(اس باغ سے ہر لحظہ ایک پھل پہنچ رہا ہے اور وہ پھل ایسا ہے کہ تازہ تر سے بھی تازہ تر ہے) اور اللہ تعالیٰ ترقیوں کے دروازے کھولے رکھے اور زیادہ سے زیادہ عطائیں بخشے جو واقعات لکھے ہیں اچھے بھی ہیں اور خوش خبری دینے والے بھی لیکن چوں کہ ہمارے بزرگوں نے طالبوں کی تربیت میں بے خبری اور گم شدگی کا راستہ اختیار کیا ہوا ہے۔ واقعات اور خوابوں پر اس قدر اعتبار نہیں کرتے اور جو کچھ بیداری میں ہو اسے اچھا جانتے ہیں اس لئے چاہئے کہ جو کچھ حالات و واقعات و کیفیات عالم خواب میں ظاہر ہوں ان کی طرف متوجہ نہ ہوں اور مطلوب کے سوا آرام نہ آئے اور بہت روشن مقصد مد نظر رکھیں۔ اور شیخ تاج دین کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے خلفاء میں سے ہیں ان سے نقل کیا گیا ہے کہ ہمارے خواجہ کو ایک وقت ایسا آیا کہ قبا کے بند کھولے برہنہ سینے اور پریشان دستار بہت زیادہ شکستگی کے نشانات کے ساتھ ساحل دریا کی جانب متوجہ ہوئے اور بہت زیادہ اضطراب کا اظہار کرتے تھے۔ اور بڑا رنج ان سے ظاہر تھا۔ میں اور آپ کے رفقاء جاتے تھے مدت کے بعد میری آمد کی اطلاع پا کر بڑے آہ و بکا اور درد کے ساتھ آپ نے فرمایا۔ کہ اس قدر واقعات و حالات و فیوض و انوار اور اسرار گرتے تھے کہ اگر دریا سیاہی ہو جائے تو ان کے لکھنے سے کوتاہ ہو جائے لیکن مجھ کو کیا حاصل کہ میرا مقصود تو دوسری شئے (اللہ) ہے کہ جب تک اس ہستی مطلق کے

Marfat.com

غلبے سے اپنی ہستی وہم کے مانند نہ ہو جائے اور اس کے لئے جستجو کرنے والی ناچیز نہ بن جائے اس وقت نہ حقیقت باقی رہے گی نہ اثر جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے لاتبقی ولاتذر (آگ نہ اس کا باقی چھوڑے گی اور نہ ہی خود اس چیز کو اپنے اندر لئے بغیر واگزار کرے گی)'

یقین کے ساتھ جانیں کہ اس بلند چوٹی کا حصول نیست و نابود ہونے اور ہلاک ہونے میں ہے۔ اور اس کا کمال اپنے آپ بچارے سے اس کی آگاہی کے چھن جانے میں ہے کیوں کہ اس اللہ پاک کی آگاہی اپنے آپ سے کمال کے چھن جانے میں ہے۔ کمال اور جمال اس شخص کو کیسے حاصل ہو سکتا ہے جس نے اپنے آپ کو ایک وجود کی حیثیت سے پہچانا یا پایا۔

گیرم کہ بہ مے خانہ مایار خرامد۔ کو حوصلہ و طاقت دیدار کہ وارد

(میں نے یہ مانا کہ ہمارا یار ہمارے مے خانے میں چل کر تشریف لے آیا لیکن اب حوصلہ و طاقت کہاں ہے کہ کوئی اس کا دیدار کر سکے۔)

۳۔ جب بھی عالم اسباب میں میاں صاحب مظہر جمال کی صحبت کے واسطے سے یہ تمام فائدے حاصل کرنا چاہتے ہوں تو سب اپنے دل کو ان کے سپرد کر دیں کہ فائدہ حاصل کرنے اور فائدہ پہنچانے کا دار و مدار محبت اور یقین اور فیض اٹھانے والے اور فیض پہنچانے والے کے ساتھ رغبت کا اظہار ہے جس قدر یہ تعلق مضبوط ہو پیشواء کے باطن سے فیوض و برکات کا حصول زیادہ تر ہوتا ہے اس حد تک کہ صرف محبت اور اصلی رابطہ پیشوا کے باطن سے فیوض و برکات اخذ کرنے میں کافی ہے اور صرف توجہ بغیر محبت کے اس کے اخذ کرنے میں بہت کم اثر کرنے والی ہے توجہ کی تاثیر کے لئے قابلیت کا موقع محل ضروری ہے اور اگر محبت اور حقیقی رابطہ توجہ کے ساتھ جمع ہو تو نور" علی نور ہے اس صورت میں یہ مرحلہ چند ہی دنوں کے گزرنے میں طے پا جاتا ہے فطوبے لمن تیسرلہ کل الامرین فقد فاز فوز عظیما (خوشی ہے اس کے لئے جس کے لئے یہ دونوں کام آسان ہو گئے پس ایسے شخص نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی)

(۱) (پارہ تبارک الذی ۲۹ سورہ المدثر ۷۴، آیت ۲۸)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و دوم

جامع حسنات معدن علوم و برکات فضیلت پناہ مولوی محمد شریف بدخشانی خلصہ اللہ سبحانہ لنفسہ

حق سبحانہ سے ہمیشہ کی کامیابی اور غیر اللہ سے روگردانی چاہنے کے بعد واضح ہو کہ مکتوب شریف پسندیدہ تر اوقات میں وصول ہوا چونکہ بلند حالات اور صاحب رتبہ کیفیات پر مبنی تھا اس کے مطالعے سے خوشی حاصل ہوئی حق سبحانہ تعالیٰ ترقیوں کے دروازے دل پر کھولے حقائق و معارف آگاہ میاں صاحب مظہر جمال زاد اللہ رشدہ کی صحبت میں یک طرفہ بہت روشن مقصد کے وصول کو روکنے والے رنگا رنگ جذبات کے حاصل ہونے سے طرح طرح کی کیفیات نے جو چہرہ دکھایا ان کے متعلق لکھا تھا ظاہر ہوا الحمدللہ حق حمدہ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے کی جائیں جیسا کہ اس کا حق ہے)

۲۔ اے نیکی اور بھلائی کے اطوار والے! حق سبحانہ تک وصول کا راستہ دو قسم کا ہے ایک راستہ ہے جو مشقت اور جدوجہد سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا راستہ کشش اور محبت کا ہے کہ نیکوں کی راہ ہے اور مرادوں سے تعلق رکھتا ہے دو راستوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلا راستہ توبہ کی راہ سے مطلوب جل وعلا کی طرف جانا ہے اور دوسرا راستہ مقصود کی جانب کشش اور محبت کی راہ سے لے جانا ہے چنانچہ جانے اور لے جانے میں بڑا فرق ہے کہ حق سبحانہ نے اپنے لطف اور مہربانی سے آپ بزرگ مرتبے والوں کو شروع ہی میں باطنی معاملہ دوسری راہ سے مہیا فرمایا۔ کیسی خوش نصیبی ہے کہ بغیر پہلی محنت اور جدوجہد کے صاحب نصیب کی توجہ سے ابتداء ہی میں یہ خوش بختی حاصل ہو گئی اور حضرات خواجگان قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم کا جذبہ جو قیومیت میں ہلاک ہونے سے اٹھتا ہے اور پہاڑ جتنی بشریت کی تاریکیوں کو بصیرت کی نگاہ سے اٹھا پھینکتا ہے جذبہ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین (اور یہ جذبہ حق کے جذبات میں سے ہے اور برابر ہے جن و انس کے

Marfat.com

اعمال کے) ان کے حق میں آسانی سے حاصل ہوا۔

۳۔ حاصل کلام یہ ایک نعمت ہے کہ حاصل نہ تھی مگر ایک شخص کی صحبت میں الٰہی جذبات کی امداد سے سلوک کی منزلوں کو طے کر کے مرادوں کی تربیت کرنے والے ہو گئے۔ اور فنا و بقاء کی نیک بختی چاہنے والے ہوئے اس لئے جس کسی کو ازلی نیک بختی سے ایسے باکمال راہنما کی صحبت میسر ہو تو چاہئے کہ ان کے وجود شریف کو غنیمت تصور کر کے اپنی حرص و ہوا اور خواہشات کو اس کی مرضیوں کے تابع کر دیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ **لن یومن احدکم حتی یکون هواه تبعالما جئت به**(تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات اس چیز کی تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں)۔ ہمارے لئے دونوں راستے کھلے ہیں افادے اور استفادے کے اور یہی مقصود ہے۔

۴۔ تحریر تھا کہ میاں صاحب ممدوح میاں مظہر جمال صاحب کے بزرگ حکم کے سبب میں نے عالم امر کا تصور کیا حضرت اپنے ہاتھ سے کھینچ کر چوتھے آسمان تک جو مسندگاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے فدوی کو ہمراہ لے گئے اور اس جگہ فدوی نے طویل منت و زاری کی۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اس دفعہ اس نادار کو آگے نہ لے جائیں کہ طاقت اور تجلیات کی تاب کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ اور فدوی نے بھی اسی طریقے سے عرض کیا کہ ہمارے مرشد میں قوت نہیں رکھتا۔ حضرت اس التجاء کو قبول کرتے ہوئے ایک لمحہ کے بعد زمین پر لے آئے : انتہا

۵۔ جاننا چاہئے کہ اولوالعزم انبیاء علی نبینا علیہ السلام میں سے ہر نبی کے لئے حضرت ذات حق جل و علا تک پہنچنے کا ایک براہ راست طریقہ ہے جو اس راہ کے حقائق کے متعلق ہے اور ان حقائق کو انبیاء کے تعینات کی ابتداء کہتے ہیں چنانچہ ہر نبی کا آغاز اللہ تعالیٰ کی آٹھ صفات میں سے ایک صفت ہے اللہ جل شانہ اور اس کے ساتھ بلا وسیلہ ملاپ انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے خلاف ان کی امتوں کے کہ ان کو ان کے انبیاء کی اتباع کی راہ کے سوا وصول میسر نہیں ہوتا۔ جب کہ ہر صفت تعلق کے اعتبار سے تکوین کی مثل چند ایک جزئیات رکھتی ہے اور اس کے اندر خلق کرنے۔ رزق پہنچانے۔ زندگی عطا کرنے اور مار ڈالنے کی جزئیات

Marfat.com

پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ جزئیات بھی کلیات ہی کے رنگ میں مخلوقات کو تعین کرنے میں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں اور جس کسی کے تعین کا آغاز کلی ہے اس کی دوسری جزئیات کا تعین بھی کلی ہی ہے لہٰذا وہ شخص تابع ہو گا متعلقہ نبی کے اور اس کے قدم کے نیچے زندگی گزارے گا اسی سبب سے یہ کہا گیا ہے کہ فلاں ولی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدم کے نیچے ہے اور فلاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم کے نیچے اور فلاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قدم کے نیچے اور جس قدر ان جزئیات کی سلوک کی راہ سے ترقی واقع ہوتی ہے اتنا ہی کلیات سے مل جاتے ہیں فرق بلاواسطہ اور اتباع کے درمیان ہو گا جیسا کہ اس مقام کے ارباب پر یہ بات مخفی نہیں اس لئے یہ واقعہ سوچ میں جلدی آنے والا ہے کہ میاں صاحب اپنی پوری توجہ سے وصول الی اللہ سے پہلے ہی تعین کی بنیاد تک آپ کو اس بلند جگہ تک لے گئے کیوں کہ ان کی اپنی استعداد کی سیر اس جگہ تک ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم کہ وہ رب ہے اور تمہاری بلندیوں کی ابتداء کا تعین کرنے والا ہے۔ اور راہنمائی کرتا ہے کہ تمہاری سیر کی انتہا اسی جگہ تک ہے چوتھے آسمان تک) اور مقام ہے حضرت عیسیٰ کے قدم کے نیچے چنانچہ استعداد کے مقام سے اوپر بلند تر نہیں جا سکتے۔ اور حضرت عیسیٰ نے بھی ٹھہرنے کے لئے اشارہ تمہارے مقام طبعی کی طرف کیا کہ اس غریب کو آگے نہ لے جائیں اللہ سبحانہ کی مہربانی سے ترقی نے مدد کی یقین ہے کہ مقام سلبیہ میں وصول ہو گا۔ اور اس مقام کے نیچے زندگی گزاریں گے اور کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ استعداد کے انتظار کردہ امور کو اپنی فعلی قوت سے شنید سے دید میں بدل دے۔

۴۔ لہٰذا اس امر میں عمدہ کام ارباب جمیعت کی صحبت کو اپنے اوپر لازم کرنا ہے کہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا مدار ان پر ہے کہنا اور لکھنا کافی نہیں۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ صحبت ہے اور ہو بہو اصحاب کرامؓ کا طریقہ کہ اصحابؓ عظام خیر البشر علیہ و علی آلہ السلام کی صحبت کی طفیل اولیائے امت سے افضل ٹھہرے۔ اور اس مرتبے پر پہنچے کہ کوئی ولی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ اگرچہ حضرت اویس قرنی ہی کیوں نہ ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ نقشبندیہ طریقے میں اکابر کی تھوڑی سے توجہ سے اس قسم کے معاملے میں مبتدیوں کو ابتداء ہی میں انتہا کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے تاہم مبتدی کو چاہئے کہ ہمت بلند رکھے اور اس کا شکر بھی بجا لائے اور اس میں زیادتی بھی چاہئے۔ تاکہ دل جو غیر اللہ میں گرفتار ہے باہر آجائے اور ایمان کی حقیقت نصیب ہو۔

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علی کل شئی قدیر

(اے اللہ ہم پر اپنے نور کا اتمام کر اور ہماری بخشش کر دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)

---

(۱) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ التحریم ٦٦ آیت نمبر ۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و سوم

معدن معارف الٰہی مخزن عوارف نامتناہی حقائق و معارف آگاہ میاں صاحب عبداللہ (ویروکے) بارک اللہ لنا فی ما اعطاہ

مکمل استقامت اور سلامتی کی لگاتار دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ ان اوقات میں سچائی کے طریقے والے میاں شیر محمد نے اس جگہ پہنچ کر فائدے پہنچانے پر مشتمل حالات جو انہوں نے اپنی روشن آنکھوں سے دیکھے کہ آپ اللہ کی مہربانی سے اپنی توجہ اور حضوری و واقفیت کے ساتھ تاثیرات اور مضبوط جذبات کے فیوض طالبوں کے دلوں میں پہنچا رہے ہیں اور وہاں گردونواح کے رہنے والے فائدے حاصل کرنے کے شوق کے ساتھ رجوع کر کے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ اس ذکر نے فقراء کو خوشیاں پہنچائیں۔ (حمد ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر) اللہ تعالیٰ قبولیت کے انوار میں روز بروز اضافہ فرمائے اور اپنے فضل اور احسان سے اس طریقے کی انتہا کی خوبیوں اور تبلیغ کی نسبت شریفہ کے انجام سے مخصوص فرمائے امید رکھنی چاہئے کہ اس نعمت کا شکر بجا لائیں گے اور طلبہ کے حالات پر زیادہ توجہات خرچ کریں گے تاکہ اس بلند طریقہ نقشبندیہ کی جانی پہچانی خاص عادات کی نسبت سے اطمینان حضوری یاد داشت بے خودی جذبات اور کیفیات استعداد وانوں کی سلامتی کا حال ہو جائے اور آپ کی صحبت کے واسطے سے طالبوں کو قلب کی صفائی اور نفس کی پاکیزگی حاصل ہو۔ کیوں کہ ذکر و فکر کا نتیجہ اور سیرو سلوک کا پھل یہی ہے کہ نفس امارہ اطمینان کی طرف مائل اور حقیقی اسلام سے مشرف ہو کر لطائف خمسہ کا سردار ہو جائے۔ خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذ افقھوا (جو جاہلیت میں تم سے اچھے تھے وہی اسلام میں تم سے اچھے ہوں گے جب وہ سمجھیں گے) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔

۲۔ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے میاں شیر محمد کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ میاں صاحب (عبداللہ مکتوب الیہ) میرے میاں شیر محمد کے حلقے میں نہ بیٹھنے کے

Marfat.com

سبب ناراض ہیں چنانچہ ان کی بات سننا واجب ہے کیوں کہ وہ فقیر کے عقیدت مند ہیں اور علم و عمل کے حال کے لائق دوستوں کو اس کا اشارہ کر دیا ہے تاکہ پیشواؤں کے نشانات کی پیروی کے سبب فیوض و برکات کے دروازے حق جل و علا کے طالبوں پر کھلیں اور وہ یہ ہے کہ۔

۳۔ قطع نظر گزشتہ بزرگوں کے طریقوں کے ہر آدمی پر جو اس خاندان کے مخلصوں میں سے ہے یہ روش ظاہر و باہر ہے کہ یہ فقیر اپنے طریقت کے بھائیوں کے ساتھ کس طرح تواضع اور تعظیم کے ساتھ پیش آتا ہے اور باوجود اس کے کہ بعضوں میں اہلیت کے نہ ہونے کے سبب کس قدر عزت و بزرگی کو مد نظر رکھ کر اپنے اوقات بسر کرتا ہے اور اس عزت کی رعایت سے کہ یہ حضرت مولائی و مولی الثقلین مخدومی و قبلتی قدس سرہ روحہ کے ساتھ بیعت سے مشرف ہیں جب بھی ممکن ہو کثیر منت و زاری سے ان کے بارے فائدے حاصل کرنے میں تصرف نہیں کرتا اسی طرح فقیر کے طریقت کے دوستوں پر بھی لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کی پیروی کو نیک بختی کا پھل لانے والی اور برکات پر نتیجہ دینے والی جان کر وہ اپنے شیوخ کے ساتھ تواضع اور عزت سے تمام معاملے نبھائیں اور جو کوئی ان سے فائدہ حاصل کرنے کے بارے میں شوق کا اظہار کرے تو اس سے کہیں کہ جو کچھ ہم نے بزرگی پائی ہے حضرت مولائی کی صحبت سے پائی ہے لہٰذا اس میں میں تصرف نہیں کر سکتا اور اپنے حقوق بخش کر اور دوسروں کے حقوق کو اپنے اوپر ترجیح دے کر عجز و شکستگی سے اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہوں۔

دل مردان دیں پر درد باید ز حسرت رنگ شان پر زرد باید

(دین کے مردوں کا دل درد سے بھرا رہنا چاہئے اور حسرت کے سبب ان کا رنگ زرد رہنا چاہئے۔

۴۔ جس روز سے درویش نور دین نے آپ آنجناب کی شان میں بے ادبی کی ہے جس کی طرف اشارہ ہے (نور دین) اس حال میں وہ اپنے کئے پر نادم ہوا تھا اور شرمندگی کے نشانات اس کی پیشانی پر ظاہر تھے فقیر اس وقت تک اس سے نفرت کرتا اور مہربانی کی نظر کے بجائے اس پر قہر کی نظر رکھتا رہا۔ مگر آٹھ روز کی مدت

Marfat.com

گزری ہے کہ مخلصوں میں سے بہت سے حیلہ گروں نے اس کی طرف سے تقصیروں کی معافی چاہی ہے اس لئے جب تک آپ کی بے ادبی اور دلی رنجش کا بدلہ لینے کا اپنی طرف سے اس مدت نے طول کھینچا اس کی طرف توجہ کرنے میں تامل سے کام لیتا رہا۔

جو کوئی مریدوں میں سے خاص اس خاندان کا محب ہو اس کو اس خاندان کی عزت و احترام کس طرح اس کی ہمت کے ذمہ لائق و لازم ہے من احبھم فبحبی احبھم جس کسی نے بھی میرے اصحاب سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی) حدیث نبویؐ علیہ و علی آلہ الصلواۃ والسلام ہے پاکیزہ صفت صحابہ کرام جو اولیاء کے پیشواء (برگزیدہ) اور انبیاء علیہ السلام کے بعد پاکیزہ صفات نفوس ہیں ان کی شان میں "صفت رحماء بینھم (آپس میں رحم دل ہیں)

وارد ہوئی ہے اور وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے میں فنا ہو چکے تھے اور آپس میں محبت کی کاملیت کے سبب سیرابی اور تشنگی میں دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اس لئے ضروری ہے کہ ہم پیر ہونے کے تعلق (یعنی ایک ہی شیخ کے مرید ہونے کے ناطے) کی بنیاد پر جو للہ فی اللہ محبت اور دوستی پر مبنی ہے مضبوط ذریعہ اور تمام نسبتوں سے بلند جان کر شیر محمد کے معاملے میں عزت و احترام کا سلوک اس طرح کیا جائے کہ جیسا صحابہ کرام کا رنگ تنہا محبت تقاضا کرتی ہے فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا جو کل قیامت کے دن فائدہ دینے والی ہے اور یہی محبت اور دوستی اللہ کے لئے ہے اور یہی مضبوط وسیلہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لابی ذر یا اباذر ای عروہ اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالات فی اللہ والحب فی اللہ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان (حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابی ذرؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابی ذرؓ کون سی رسی مضبوط ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہتر جانتے ہیں

پارہ نمبر ۲۶ سورہ الفتح ۴۸ آیت نمبر ۲۹ کا حصہ)

Marfat.com

یہ رسی اللہ تعالٰی کے ساتھ محبت اور اللہ کی راہ میں محبت ہے) اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان کے باب میں ذکر کیا ہے۔

۶۔ اگر ماہ شوال میں میاں شیر محمد کی رفاقت میں اس جگہ آئیں تو امید ہے کہ دونوں کے درمیان بہت خاص محبت اور دوستی کے سبب تاثیریں پیدا ہوں گی واللہ المستعان وعلیہ التکلان اور اللہ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جائے اور اسی پر تکیہ (انحصار) کیا جا سکتا ہے)

۷۔ دوسرے چاہیئے کہ جو کچھ حلقے کے وقت طالبوں میں حالات و جذبات ظاہر ہوں اپنے آپ کو درمیان میں نہ دیکھیں اور طالبوں کے آپ کی طرف رجوع کرنے پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ مریدوں کے حالات کا مشاہدہ تکبر اور عجب میں مبتلا کر دے یہ قتل کر دینے والا زہر ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے منظور نظر اپنے حالات اور مریدوں کے اظہارات شرمندگی اور ندامت کا سبب بن جائیں اپنے آپ کو ہمیشہ مبتدیوں کے گروہ میں رکھیں اس سے زیادہ اپنے آپ کو ظاہر کرنا زیادتی ہے۔ ہنوز ایوان استغنا بلند است مرا فکر رسیدن ناپسند است ابھی تک استغنا کا محل بہت اونچا ہے اور وہاں تک رسائی کا سوچنا بھی مجھے سخت ناپسند ہے)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و چہارم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

توجہ خاطر قدسی مظاہر عالم معالم تنزیل متوطن مقام ارشاد و تکمیل متمکن اکنہ اجمال و تفصیل خازن کنوز نقشبندیہ مجددیہ معدن غموض قادریہ و چشتیہ مبدی الفریقین مولنا مولوی غلام حسین وقاہ اللہ عن اصابۃ العین ہمیشہ فاتحہ انشراح مستفداں یاد از لازم القصور فقیر مجددی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الخفی وکرم الجلی

سنت کے مطابق تحریر کے پہنچانے اور بھرپور دعاؤں کے بعد آراستہ رائے پر واضح ہو کہ اس علاقے کے فقراء کے جاری حالات بخشش عطا کرنے والے کے فضل سے لائق حمد ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کی سلامتی اور دعوت ارشاد کی راہ پر استقامت کے سوالی ہیں۔ اے مخدوم اس شخص نے پہلے اصلی باطنی نسبت سے فائدہ حاصل کرنے کے عزم سے اس گم نام کی طرف رجوع کیا اس کی نیت کی درستی کے پہلو سے فقیر نے اس امر میں تامل کیا۔ اس وقت دوبارہ اس نے اس ضعیف کے نزدیک اسی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ حکم کے مطابق کہ اذارایت لی طالبا "فکن لہ خادما" جب تم نے میرے لئے اسے طالب کی حیثیت میں دیکھا تو تجھے چاہئے کہ اس کے لئے خدمت کرنے والا بن جائے) تو اس کے حال کی طرف توجہ ہوئی اور رہی۔

توجہ اس کے حال کے لئے سفارش بنی اور اس کے بارے میں واضح وجدان اور کشف صحیح کے ذریعے معلوم ہوا کہ اس میں اس کثیر بخشش عطا کرنے والے سمندر کی صحبت سے فائدہ اور لذت اٹھانے کی استعداد کافی ہے اس بنا پر اس حقیقت کے سمندر کے سیاح کی خدمت میں معزز کی تحریر شدہ بھیجی ہوئی خواہش نے اسے پسندیدگی کے قریب کیا ہے انتہا کی مہربانیوں سے توقع ہے کہ شرط کی شمولیت کے ساتھ عقیدت کے اٹھانے پر آمادہ ہونا تربیت کرنے والے کی نظر میں مقبول ہو جائے گا اور اس کا باطن نزدیکی اور خبرداری حاصل کرنے سے آباد ہو گا۔

پارہ وقال الذین ۲۰ سورہ النمل ۲۷ آیت نمبر ۵۹)

Marfat.com

دوسرے اس جگہ کے درویش حضور فیض گنجور دستگاہی میاں گامے خاں کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی تقریب کا شرف حاصل کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے تربیت کرنے والی توجہات اور تبرک کی ترسیل سے بہت سی فتوحات کا نزول ہوا دوست کا دوستوں کو دل کی غذا اور جان کا سکون بھیجنا بزرگوں سے مہربانی کی رعایت سے ہے اور بزرگوں سے مہربانی کی توقع سے ہے چنانچہ فیض و احسان کا آغاز ہونا اس کی اس مہربانی کی بدولت ہے جس کے تحت اس نے یہ فرمایا "فاحببت ان اعرف" (پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں) اور اس کی عطا کا اظہار اس کے اس فرمان "یحبھم و یحبونہ" (اللہ اپنے بندوں کو پسند کرتا ہے اور بندے اپنے اللہ کو پسند کرتے ہیں) اول سے ظہور میں آیا اس طرح تمام بھلائیاں اور کمالات اس اصل کی طرف سے ہیں اور طلب میں خلل بھی اسی کیطرف سے ہے اور اس تمام کی نیکی اپنی نیکی کے چھن جانے میں ہے اور قبولیت اصل کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کی لازوال ذات کی برکتوں سے فیض کے پہنچانے والے کو نیکی اور خوبی کے فائدہ پہنچانے کے ساتھ سادہ دل کے حال والا رکھے اور ہم فقیروں کو دلوں کے اندیشے کی برکت سے قبولیت والی سلامتی کے خاتمے پر کامیاب کرے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و پنجم

الحمدللہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

سعادت نقاب زبدہ بندگان اداب شیخ عبدالوہاب سلمہ التواب

اطمینان کے دروازے کھلنے اور شریعت محمدی علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ پر استقامت کے ساتھ چلنے کی دعاؤں اور غیر مناسب مبالغہ آمیز محبت و عقیدت کی مانع رائے کے بعد معلوم ہو کہ اس وقت نیک بختی کی علامت سچائی کے ترجمان چودھری رحمت خان سے سننے میں آیا کہ جب مقبول حضرت منان قطب دائرہ ولائت نقطہ مرکز ہدائت مخدوم مطاع حضرت شاہ صاحب کلانوری (اللہ ان کے فضل و کمال میں زیادتی فرمائے) قصبے میں رونق افروز تھے پسندیدہ رواج کے مطابق عقیدت کے طریقے کو علامت بناتے ہوئے حضرت ممدوح (آنجناب مکتوب الیہ شیخ صاحب) خادموں کی دعوت کی بجا آوری میں مشغول ہوئے اور اس روشن سنت کی اتباع کرتے ہوئے صحبت کے لائق آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر رنگا رنگ کے طعام اور قسم قسم کی غذائیں حاضر کرنے کے علاوہ تواضع اور نیازمندی کی رسوم ادا کرتے تھے اس خبر کے سننے سے فقیر بہت زیادہ خوش ہوا اللہ کی حمد اور احسان ہے کہ فقیر کے مخلصین ان طور طریقوں اور پسندیدہ اطوار کے صفات کے حامل ہیں اس میں شک نہیں کہ تواضع بلندی کے دروازے کھولنے والی اور نزدیکی کے خزانے کی کنجی ہے حدیث پاک من تواضع للہ تعالیٰ فقد رفع اللہ تعالیٰ جس نے اللہ کے لئے تواضع اختیار کی پس اللہ تعالیٰ نے اسے بلند کیا سنی ہو گی خاص طور پر یہ حق تعالیٰ کی خواص کی جماعت سے ہوتے ہیں یہ عزیز ان عزت و کبریائے ذات معبود ازلی کے مشاہدے کے مقام میں اور حضرت ربوبیت کے طریقوں کی حکم کے مطابق حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات (۲) الی اھلھا (بتمامہ) تحقیق اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تمام امانتوں کو ان کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہیں ان کے اتمام کے ساتھ)

پارہ وقال الذین ۲۰ سورہ النمل ۲۰ آیت نمبر ۵۹) (پارہ والمحصنت ۵ سورہ النساء ۴ آیت نمبر ۵۸)

Marfat.com

اپنی ہستی کے اوصاف سے علیحدہ ہو کر فروتنی اور عاجزی کی راہ اپنا کر حقیقی معنوں میں آیتہ کریمہ واللہ الغنی وانتم الفقراء (۱) اور اللہ غنی ہے اور تم سب محتاج کے مصداق اطلاع پا کر اسی سبب سے ہمیشہ اپنی مفلسی خاکساری عجز و بے بسی کے معترف ہوئے ہیں لہٰذا اس گروہ والاشکوہ کے ساتھ مل کر تواضع اور تسلیم کی راہ کی اکثر و بیشتر رعایت رکھنی چاہئے تاکہ اخلاص والے عمل کا بیضہ ان عزیزوں کی قبولیت کی برکت سے جو خاص طور پر جناب الٰہی سے انفسی و آفاقی کا بلند مقام پا چکے ہیں۔ پرورش پائے اسی جگہ کے لئے ہے کہ جو عبادت وجود میں آئے اگر درمیان میں وہ ہو (تواضع) تو تقاضا ہے کہ عبادت احسان کا درجہ اختیار کر جائے جو دوسرے درجات پر رتبہ رکھتا ہے کما قال شانہ هل جزاء الاحسان الا الاحسان (۲) جیسا کہ فرمایا ہے شانہ نے کہ نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی)

اے عزیز! باطن کے سبق کو ضروری مقصد جان کر کوشش کریں کہ خواہ عبادت الٰہی کے درجات ہوں اور خواہ اس کے بندوں کے ساتھ میل جول تواضع اور رجوع کے طریقے کے امر کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اس طریقے کے مشرب کے اختیار کرنے کا مقصود یہ ہے کہ انکساری و تواضع کے سبب دنیوی مال و اسباب سے رہائی ہو جائے اور طالب صادق زمانے کے اسباب و متاع سے طہارت حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لائق بن جائے اس سلسلے میں حق پرستوں کے قافلہ سالار مولوی رومی قدس سرہ نے فرمایا۔

جملہ ماہ من بہ پیش او نہید بعد ازاں از شوق پا در رہ نہید

(اے ماہ من اپنا سب کچھ اس کے سامنے رکھ دے پھر اس کے بعد پورے ذوق شوق سے اس کی راہ میں قدم مار) میرے دیکھنے میں حکمت عملی یہ ہے کہ دوست تمام کام چھوڑ کر صرف دوستی کے عہد کو پکڑیں۔

پارہ حم ۲۶ سورہ محمد ۴۷ آیت نمبر ۳۸ کا حصہ)

پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الرحمان ۵۵ آیت نمبر ۶۰)

Marfat.com

مزید یہ کہ جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے اس کی کیفیات فقیر کے دل میں ہیں اور امید پوری ہونے کے اوقات میں اللہ تعالیٰ سے اس کی جزا کا سائل ہوں۔ اور اس مقصد تک پہنچ جانے کی آپ امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری یہ مراد پوری کرے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و ششم

والحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ[1]

غازہ عارض محبت و اتحاد گلگونہ چہرہ مؤدت و اعتقاد صداقت آگاہ میاں احسن اللہ ہداہ اللہ علی طریق الاحسان

آخرت میں فائدہ دینے والی خوب صورتی اور سلامتی کے زیادہ جمال کی دعاؤں کے بعد اثر پزیر نیک بختی والے دل پر واضح ہو کہ ان نیک بختی کے دنوں میں سچائی کی انتہا کے نشان چودہری رحمت خان جو ان گم نام فقراء کے ساتھ میل جول رکھنے والے ہیں اس جگہ آئے دوران گفتگو اچھی اور پیاری تقریب کے ذکر نے درویشوں کو نہایت شکر گزاری کا موقع فراہم کیا کہ جب جناب مقبول حضرت رب الارباب محبوب بارگاہ ذوالمنن حضرت شاہ صاحب کلانوری (اللہ تعالیٰ ان کی بزرگی کو بڑھائے اس قصبے میں تشریف رکھتے تھے تو باوجود پر تکلف لوازمات مہیا کرنے کے آنجناب میاں صاحب مکتوب الیہ جو پر خلوص بھی ہیں نے اچھی اچھی کھجوریں بندگان خدا تعالیٰ کی ضیافت کے لئے جمع کیں تاکہ سنت کی پیروی اچھے طریقے سے ہو اور عجز و صادقانہ نیاز مندی کی کثرت کے اظہار نے اس مغرب (۲) کے نایاب اور بلند پرواز پرندے کو اپنی گرفت میں لے لیا الحمد للہ علی ذالک اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ اس سے اور زیادہ ہدایت کی توفیق بخشے۔

۲ اے عزیز یہ درست ہے کہ درویشوں کی خدمت اس کی معرفت کے محل کا زینہ ہے چنانچہ ارباب حقیقت کے پیشوا محبوب حضرت خداوند خواجہ نقشبند قدس

---

[1] پارہ وقال الذین ۱۹ سورہ النمل ۲۷ آیت نمبر ۵۹)

[2] غالب گمان یہ ہے کہ یہ اشارہ ان کی اپنی ذات شریفہ کی طرف ہے کیوں کہ حضرت امام علی شاہ صاحب (مکان شریف) میں قیام پذیر تھے۔ جو مکتوب الیہ کے قصبے کے مغرب کی جانب واقع ہو گا۔ نیز قصبہ کلانور (مکان شریف) کے مشرق میں تھا۔

Marfat.com

سرہ فرماتے ہیں کہ خدمت تجھے کبریا کی بلندی تک کھینچتی ہے اس محل اور چھت کو اس سے بہتر زینے سے مت تلاش کر۔ اسی طرح حق کے اظہار کی خاطر احدیت کی بلندی فکے شہباز کو ازلی نیک بخت عجز و نیاز مندی پر خدمات کو لازم کر کے شکار کرتے ہیں بارک اللہ لہم ثم بارک اللہ لہم (اللہ برکت دے پھر کہتا ہوں اللہ برکت دے) ان کی خدمات کے ساتھ پاکیزہ تواضع اور عجز کی شمولیت اس سبب سے منظور نظر اور سکون آور ہے کیوں کہ یہ عزیز ہمیشہ سے طریقے کی واقفیت کی بنیاد پر حضرت ربوبیت کی درگاہ میں عجز و انکساری سے ہستی کی دوریوں کو طے کر کے باطن کی راہ سے اپنی پاکیزہ قیام گاہ کو پا کر اور مقام کی خوبی کا مشاہدہ کر کے اطمینان پکڑ چکے ہوتے ہیں اور آیات مبارکہ **ویستبشرون بالذین لم یلحقو بہم** (خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے)(۲) **اولئک الذین ھدی اللہ فبھداہم اقتدہ** (یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو) طالب مولیٰ کے لئے رغبت افزائی کرتی ہیں۔

اور وہ جو چودھری صاحب کو لکھا گیا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ اس کی رغبت اور خواہش کے وقت حضرت شخص ممدوح کی فیض کی بشارت دینے والی زیارت کی اور اس فقیر کی طرف سے اجازت ہے اس جواب باصواب کو زیادہ بہتر پایا دل میں محبت نے چنگاری پکڑی اللہ کے سچے طالب اپنے شوق کے سبب اسی طرح شعلہ فگن ہوتے ہیں۔ ایک سمت سے خاص نیت کے حامل باہمت استعداد والے پوشیدہ راہ سے احدیت کے حرم سے کامیاب آئے ہیں اس سبب سے محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ مبداء معاد رسالہ میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا عقیدہ شیخ پر اعتماد اور محبت کی افراط کے ساتھ اختیاری ضرورت سے ہے اس طرح چاہئے کہ تمام متقدمین اور متاخرین پر اپنے شیخ کو بزرگی دے اور اگر محبت کی زیادتی اپنے شیخ کی بڑائی کو ان بزرگوں پر جن کی بڑائی اجماع کے ساتھ افراد پر ثابت ہو اس کے دل میں جگہ بنا لے اور یہ معنی اس کی زبان پر بھی قبولیت

(۱) پارہ لن تنالو ۴ سورہ آل عمران ۳ آیت ۱۷۰ (۲) پارہ واذ سمعوا ۷ سورہ الانعام ۶ آیت ۹۱)

(۳) دیکھیں اگلے صفحہ کا فٹ نوٹ

حاصل کرے یعنی قولی طور پر بھی اس کا اقرار کرنا شروع کر دے) اس صورت میں پھر وہ عبادت سے دور ہو جائے گا (یعنی وہ حد اعتدال سے دور چلا جائے گا) اور قطب الفریقین غوث الثقلین بھی شیخ کی محبت کے آداب میں غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں ولا اعد فی ملک الدیار اولی منہ کہ کسی کو بھی اس دیار میں اونچا نہ جانے) اور دیار سے مراد دنیا کا گھر ہے۔

اس محبت والی جماعت کے عزیزوں کے لئے حدیث پاک من احب قوما" فھو منھم (جو کسی جماعت کو پسند کرتا ہے وہ اسی میں شمار ہوتا ہے) کافی ہے اور حضرت عمرؓ نے بھی جب نبی اکرمؐ کو اپنی محبت کے تعلے میں یگانہ قرار دیا تو اس وقت حضورؐ نے اس بشارت سے آپ کو نوازا الان قدتم ایمانک یا عمر (اب تو پہنچ گیا اپنے ایمان کو اے عمرؓ) اور ایسے ہی ان بارگاہ ذوالجلال کے بزرگوں کی اس میراث سے روز قیامت تک ان کے نشانات کی خاص اتباع کرنے والوں کے لئے حصہ باقی ہے ابدی نیک بختی کے لائق مدد سے چھوڑی ہوئی بزرگی (میراث) سے کثیر حصہ لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ محبت کی آگ کو سربلند کرے اور بھلائی کے ساتھ دنیا اور نفس کی قید سے رہائی دے۔

جس طرح ہادیوں میں سب سے افضل زمرہ انبیاء و رسل ہیں اس طرح ان کے بعد مقام رفیع صحابہ کے لئے مخصوص ہے ان دونوں گروہوں کی فضیلت مابعد کے آنے والوں اور اولیاء پر مسلم ہے لہٰذا اپنے شیخ کی فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے سب متقدمین و متاخرین سے اونچا جانے سوا ان مذکورہ دو گروہوں کے کیونکہ ان کی فضیلت اجماع سے ثابت اور مسلمہ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و ہفتم

حامداللّٰہ العظیم و مصلیا علی رسولہ الکریم

منبع فتوحات عالم قدس مطرح الہامات معالم انس واقف حقائق معقول عارف دقائق فروع و اصول زبدہ فضلاء المرسلین والمحققین حضرت مولنا قطب الشرع والدین لازال کما لہم۔ از احقرالوری فقیر مجددی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الخفی

التحیات مسنونہ اور دعاؤں کے پہنچانے کے بعد آپ پر اور آپ کے نزدیکوں پر سلامتی ہو نیز پاک پسندیدہ روشن رائے پر ظاہر ہو کہ مہربانی اور بزرگی کا حامل خط عمدہ اور خوبصورت سردار راجن شاہ کی دوستی کے روشن گھر سے بلاشک غیبی الہام اور اشارے کے مواقف بھیجا گیا تھا۔ بہت پیارے وقت میں موصول ہوا چونکہ مہربانی پر مشتمل تھا اس کے مطالعے سے نیک بختی چاہنے والے ہوئے ہیں امید وار ہوں کہ بسبب اس کاوش اور کوشش کے جو انہوں نے اس میں لگانا شروع کر رکھی ہے ان کے راستے مزید کھلیں گے اور ترقیاں بھی ہوں گی اور اس یقین کے ساتھ کہ حقیقت میں برکتوں کے فیض پہنچانے والی ذات کے کشف میں کوئی آڑ دخل نہیں پا سکتی استخارے کی شرط کی صحت کے بغیر بڑی بزرگی اور قدر والے سردار موصوف کو کچھ روز مزید اپنے حلقے میں لے لیا اور استعداد رکھنے والوں کی قابلیتوں کی خوبی جو الگ الگ ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق (اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کے راستے گنتی میں اتنے ہیں جتنی کے مخلوقات کے سانسوں کی تعداد) اس فقیر کے نزدیک وہ نسبت کہ جہاں تک وہ پہنچ گئے ہیں اس نسبت کی مطابقت میں ہے جو ان کے علم میں پہلے سے جلوہ گر ہے امید یہ ہے کہ جب وہ دوبارہ آئیں گے تو صحبت کی وجہ سے جو استعداد والوں کے سرچشمے سے انہیں حاصل ہو گی وہ ظاہر ہو جائے گی اس راستے میں شریعت پر مستقیم رہنا اور شیخ کی محبت میں مضبوطی ضروری ہے اگر ان دو امروں کے باوجود شیخ کے وجدان کے

Marfat.com

دسترخوان سے کچھ حاصل نہ ہو تو خوف نہیں اور اصل میں اس کا کام ترقی میں ہے اگرچہ اس کے حاصل ہونے کا علم وہ نہ رکھتا ہو۔ حاصل ہونا ایک چیز ہے اور اس کے حاصل ہونے کا علم ہونا ایک دوسری شئے ہے اس کی تشریح یہ ہے کہ بزرگوں کی نسبت میری مراد بزرگان نقشبندیہ (اللہ تعالیٰ ان کے روح کو پاک کرے) کا طریقہ عالیہ بہت اونچا ہے اور عقل کے حلقہ اثر سے باہر ہے کہ یکایک سمجھ اس کے دامن تک نہیں پہنچتی۔ اور باطنی نسبت حاصل ہونے کا مقام ہے کہ علم کی مقدار بھی اسی کا حصہ ہے اگرچہ ظاہر سے ہے چنانچہ ابتداء میں ظاہر کا علم اور باطن کا جہل ظاہر میں بھی ہمسائیگی کے ناطے اثر کرتا ہے اور ظاہر بھی لذت آفریں ہو جاتا ہے اور چونکہ باطن کو لاانتہا کام ہوتے ہیں باطن ظاہر سے جدائی اختیار کرلیتا ہے اور حق تعالیٰ کی ہمسائیگی میں بلند ہو جاتا ہے اور ظاہر بے چارہ باطن کی نیک بختی سے بہت کم فائدہ حاصل کرتا ہے اور اپنے آپ کو خالی اور بغیر نسبت کے محسوس کرتا ہے اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض سالکوں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے باطنی حالات کا علم نہیں ہوتا چنانچہ چھپے ہوئے رازوں کے جاننے والے مقبول بارگاہ قیوم حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ اللہ والے ابتداء سے انتہا تک ارباب علم کی جماعت کے سرخیل ہوتے ہیں اور ارباب جہل کی جماعت ابتداء سے انتہا تک اور برزخ کی جماعت علم اور جہل کے درمیان ہوتے ہیں اور فریقین اپنے حال کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوتے ہیں کیوں کہ تفصیلی علم کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مطلوب کے انوار کی کثرت کو غیر مطلوب جاننے لگ جاتے ہیں اور اس طرح اس کی راہ کھوٹی ہوتی ہے اور وہ گروہ جو جہالت سے متصف ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ ان کے سبب اپنے مطلوب کے حاصل نہ کرنے کے حصول میں سست گام ہو جاتا ہے اور افضل یہ ہے کہ جو راہ افراط و تفریط کے درمیان ہو وہی درمیانی راہ آفات سے محفوظ ہے حصول کے بعد ہر تینوں گروہ ولایت کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں صاحب علم کو صاحب جہل پر کوئی فوقیت نہیں اس طور پر کہ دو شخص کعبے تک پہنچتے ہیں ایک راہ میں دیکھتے بھالتے جاتا ہے اور دوسرے کو بند آنکھ سے پہنچاتے ہیں اور کعبے تک پہنچنے میں دونوں برابر ہیں اگر کہیں

Marfat.com

کہ ارباب جہل کو اپنی ولایت کا کیوں کر علم ہوتا ہے اور کس طرح جانتا ہے کہ وہ اولیاء میں سے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا شیخ جو علم کا حامل ہوتا ہے مرتبوں کے حاصل ہونے میں خاص طور پر اسے آگاہ کرے گا۔ کماشاھدنا فی صحبۃ شیخنا و امامنا ان کثیر من اصحابہ المکمل وصلوا درجات الولایت وما حصل لھم العلم بحالھم انتھا " جب کہ ہمیں مشاہدہ ہوا اپنے شیخ اور امام کی صحبت میں کہ ان کے اصحاب اور ساتھیوں میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو ولایت کے درجات تک پہنچے اور ان کو اپنے درجات کا پتہ بھی نہیں تھا حاصل کلام سید موصوف قابلیت رکھتا ہے اور اس کے احوال کی کچھ جانچ کے بعد اس کو دوبارہ آنے کے لئے رخصت دے دی ہے انشاء اللہ تعالیٰ واپسی پر ان کو اپنی صحبت میں رکھ کر اس کے احوال کی خبر اس کو دے دی جائے گی وماتوفیقی الاباللّٰہ اللہ کے سوا میری کوئی توفیق نہیں فقیر کی زبان ہمیشہ آپ کی ذات بابرکات کے مناقب کے ذکر سے تر رہتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و ہشتم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام من لا نبی بعدہ

مطلع دیوان دانش صادق الاتحاد چوہدری سکندر خان سلمہ اللہ سبحانہ
تسلیم و رضا کی راہ پر ثابت قدمی اور حرص و ہوا کی راہ سے روگردانی کی دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی اختیار کردہ تاریکیوں اور تدبیروں سے اپنی حفاظت میں رکھے اور تقدیر کے نور کی طرف راہنمائی کرے۔ حق کے قبول کرنے والے ضمیر پر واضح ہو کہ آپ کے پسندیدہ خط نے بہت سعید اوقات میں نیک بختی کے ساتھ وصول ہو کر خوب وقت بنایا۔ اور اس کے مضمون کو شوق سے لبریز پایا۔ زانکم اللہ سبحانہ و شوق الی لقائہ اللہ سبحانہ تمہیں زینت دے اور اپنی ملاقات کا شوق عطا کرے) اسی طرح فقراء حدیث شوق نقل کرتے ہیں اور جب کہ مقصد کا حاصل ہونا تقدیر کے اوزار کے ہاتھ میں ہے اور اسی حکم کے موافق کہ ولکل اجل شاھد (ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے) دونوں طرف کا محبوب مقررہ وقت میں چہرے سے نقاب اٹھائے گا اور جدائی میں پڑے ہوؤں کو جمع کرنے والا خیریت سے اپنی فعل کی طاقت سے لائے گا اور باوجود اس کے ملاقات کے شوق کے متعلق لکھا گیا تھا لیکن اختیار کی باگ ڈور پروردگار عزّ اسمہ الحق کے ہاتھ میں ہے آپ کی بات کی کسوٹی قرآن پاک کی اس آیتہ کریمہ پر پوری طرح صادق آتی ہے وما من دآبۃ الاھوا اخذ بناصیتہا(۱) (کوئی چلنے والا نہیں کہ جس کی چوٹی اس کے (اللہ) قبضہ قدرت میں نہ ہو) اور اس کی ساری طاقت و قوت اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اسی طرح رزق کے عطا کرنے کی صفت کا رزاق مطلق اور اس کا موصوف حقیقی وہی ہے اور اسی سے منسوب ہے اس فیض کے حامل مقولے پر کہ(۲) وما من دآبۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقہا (اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں کہ جس کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم میں نہ لیا ہو)(۲)

(۱) پارہ وما من دابتہ ۱۲ سورہ ہود ۱۱ آیت نمبر ۵۶ (۲) پارہ وما من دآبہ ۱۲ سورہ ہود ۱۱ آیت نمبر ۶

یقین کر کے معاش کی کھینچا تانی کی گردش سے فارغ دل ہونا چاہئے کسب کرنا جس کو اگرچہ سنت سے کچھ نسبت ہے مگر توکل کے کارخانے میں جو کہ فرض ہے کمزوری راہ نہ پائے - قال اللّٰہ تعالیٰ و علی اللّٰہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بھروسہ کرو اللہ پر اگر تم مومن ہو)(۱)

اور توکل کی اچھائی اور خوب صورتی میں بے شمار آیات اور حدیثیں آئی ہیں کما قال عزّشانہ و من یتوکل علی اللّٰہ فہو حسبہ (فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے)(۲) اور یہ حدیث جس میں آتا ہے اس پر شاہد عادل ہے لو توکلتم علی اللّٰہ حق توکلہ یرزقکم کما یرزق الطیر اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اس طرح جیسے کہ اس کے توکل کا حق ہے تو اللہ تمہیں رزق عطا فرمائے گا جیسے کہ وہ رزق دیتا ہے پرندوں کو) اور مزید حدیث بھی من سرہ ان یکون اغنی الناس فلیکن بمانی ید اللہ اوثق منہ بمانی یدہ اور جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ انسانوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس پر یقین کرے بمقابلے اس چیز کے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے یگانگان روزگار کے پیشواء حضرت سفیان ثوری قدس سرہ توکل کے بارے میں فرماتے ہیں ان تعنی تدبیرک فی تقدیرہ و ترضی باللہ وکیلا و قدیرا و نصیرا و قال اللہ عزوجل و کفی باللہ وکیلا تو یہ سمجھے کہ تیری تدبیر اس کی تقدیر میں ہے اور تو راضی رہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس کی حیثیت کارسازی میں اور اس کے صاحب قدرت ہونے میں اور مدد فراہم کرنے میں اور اللہ عزوجل نے فرمایا اور کافی ہے اللہ کارساز۔(۳)

حاصل کلام کسب کرنا توکل کے منافی نہیں خاص کر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا درویش ہو اس کے پیچھے حق جل وعلا کی تقدیر ہوتی ہے جو اسے ظاہری اعضاء جوارح کے ساتھ وابستہ رکھے ہوئے ہوتی ہے اور اگرچہ اس کے دل کے رہنے کی جگہ میں اسباب کے حصول میں تنگی کا اظہار ہو لیکن اس کو وہ اللہ کی تقدیر جانتا ہے

(۱) پارہ لا یحب اللہ ـ ٦ سورہ المائدہ ۵ آیت ۲۳ (۲) پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ الطلاق ۶۵ آیت نمبر ۳ کا حصہ) (۳) پارہ المحصنت ۵ سورہ النساء ۴ آیت نمبر ۸۱ کا حصہ)

Marfat.com

اور زیادہ سہولت کو بھی اسی سے جانتا ہے باوجود ظاہری حرکت کے دل میں اس کے وعدے کے مطابق سکون اور اطمینان ہوتا ہے اس طرح فقیر کی نظر مخلوق پر منع کرنے والی نہیں ہوتی کہ یہ انتہائی ممنوع ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ سبحانہ یقول وبعزتے و جلالی و مجدی لاقطعن امل کل موکل اہل عزیما بالیامن ولابسنہ ثوب المذلہ بین الناس ولا قطعنہ من وصلے الویل غیرے فی الشدائد والشدائد بیدی انا الحق وبر خیر غیری وبطریق ابواب غیری وہے و مفاتیحہا بیدی (بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت میرے جلال میری بزرگی کی قسم ہے کہ میں ضرور قطع کر دوں گا ہر امید کو اور ضرور میں پہنا دوں گا اس کو ذلت کا لباس انسانوں کے درمیان اور اس کو کاٹ دوں گا اپنے وصال سے یعنی اپنے سے دور کر دوں گا اور یہ دوری سخت مصیبت اور شدائد سے ہے اور یہ میرے قبضے میں ہے میں ہی حق ہوں یہ راستے اور دروازے غیر ہیں لیکن ان کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔

اے عزیز! کام کے شروع ہی میں جو خوشے کے حصول کے لئے مسافرت کا طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ وہ اس فقیر کی میزان میں وزن نہیں رکھتا۔ پس محض مصلحت کے طور پر اس رائے کو اپنی جگہ پر چھوڑ کر امکانی حد تک پوشیدہ رکھے۔ ہوش چاہئے۔ کیوں کہ کوششوں کے باوجود اس نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ اس لئے کچھ وقت کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ساتھ آرام اختیار کرنا چاہئے تا کہ اس کی مرضی کے مطابق معیشت کی ڈوری ہاتھ میں آئے۔

اس وقت چودہری رحمت خان سلمہ الرحمان کی مرضی کے مطابق جلد گھر کو جانا چاہئے جگہ کی نزدیکی سے ملاقات کے شائقین خوش و خرم ہوں گے اور اس جگہ کا قیام کرنا اس کے فضل سے ہوتا ہے کہنے کی حاجت نہیں وھو معکم اینما کنتم (۱) (تم جس جگہ بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے) اللہ تعالیٰ ماسوی سے نامیدی کو سلامتی کا وقت بنائے گا۔

والسلام علی من اتبع الھدی اور سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی) (۲)

(۱) (پارہ قال فما خطبکم ۲۷ سورہ الحدید ۵۷ آیت نمبر ۴) (۲) (پارہ الم اقل ۱۶ سورہ طہ ۲۰ آیت نمبر ۴۷)

اس کے علاوہ ذیل کی اصطلاحات تصوف کی طرف توجہ ہونے کے ملئے ضروری ہیں۔
سفر در وطن + خلوت در انجمن + نظر برقدم + ہوش در دم + یاد کرد بتکلیف رجوع
+ یاداشت پی تکلیف می شود + وقوف قلبی ذکر قلب + وقوف عدد کہ عدد معین باز
گشت کہ عدد معین۔ بطاق گوید خداوندا مقصود من توئی + رابطہ وقوف ربانے کہ
بحفظ صورت مبارک پیر خود من باشد و محاسبہ ہم می گوید کہ وقت شب حساب کند
کہ چند ساعت بحضور قلب و چند ساعت .غفلت گزشتہ بمرتبہ دیگر اند فانی شدن از
خلق + فانی شدن از ہوائے خود فانی شدن ارادہ خویش

نوٹ

مندرجہ بالا کلمات نمبر ا تا ۱۱ و دیگر تفصیل کے لئے مراۃ المحققین کا صفحہ ۷۰ تا ۸۰ ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب بست و نہم

الحمد للہ علی نوالہ والصلواۃ والسلام علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ عزہ صباح امارت فروغ بشرہ ایالت محب درویشاں زبدہ گروہ خدا طالبان

راجہ مرزا حمید اللہ خاں و مرزا نواب خاں (حرزھما اللہ عن رتیبہ یا غدا آلہ حضرت رب الارباب کی نزدیکی کے درجات میں ترقیوں کی دعاؤں کے بعد محبت کی تاثیرات قبول کرنے والے ضمیروں پر واضح ہو کہ ان حدود کے فقیر کے جاری حالات لائق حمد اور ان محبت کرنے والوں کے لئے دونوں جہان میں سلامتی کے سوالی ہیں نیک بختی پر مشتمل بزرگ مکتوب کے وصول ہونے نے خوب وقت بنایا چونکہ محبت کے شوق کے کلمات سے بھرا ہوا تھا لہذا فقیر کو بھی اپنا مشتاق جانیں اور حدیث الا طال شوق الابرار الی لقائی وانی لاشد شوقا الی لقائہم نیک لوگوں کا شوق میری ملاقات کے لئے جتنا ہے اس سے زیادہ شوق ان کی ملاقات کے لئے مجھے ہے۔ کو پڑھیں اللہ تعالیٰ شوق و محبت کے شعلے کو اور بھڑکائے۔ اور غیر اللہ کے عشق کو جلا کر سلامتی کا حال بنائے۔

۲۔ اے توفیق کے نشان والے جس قدر ممکن ہو سکے تواضع کریں اور آخرت کے نصیب کو غیب میں چھوڑتے ہوئے سرور عالم و فخر آدم صلی اللہ علی نبینا علیہ السلام کی اتباع کے رحمت کے سیلاب کو تھامے رکھیں اس قدر قلبی ذکر میں ہیشگی اختیار کریں کہ دل کو مکمل طور پر غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جائے اور اللہ کا تعلق جو اشیاء کی نسبت سے ہے اور مقام علم تک ہے وہ زائل ہو جائے اور مذکور جل و علا کے ساتھ حضوری اور اس کا ذکر دل کا ذاتی وصف بن جائے اس طرح سننے کی صفت سننے والے کی اور دیکھنے کی صفت دیکھنے والے کی حقیقی ہو جائے اس کے بعد کوشش کی جائے کہ تمام اوصاف آنجناب اقدس کے حضور کے ساتھ رجوع کریں اور موجودہ نفس جو مطلوب کے لئے حجاب و پردہ ہو چکا ہے کما قیل

Marfat.com

انت الغمامت علی السماء فاعرف حقیقتک (جیسا کہ کہا گیا ہے کہ تو چھا گیا ہے آسمان پر پس میں جان گیا تیری حقیقت کو) کرن کی ہمسائیگی میں سبقت کے انوار کو مت ڈھونڈ اور تلاش کرنے والا ہو اور سر لایدرک اللہ الا اللہ (اور نہیں ادراک کرتا اللہ کا خود اللہ تعالیٰ کے سوا اس قول مبارک کا بھید کھل گیا۔

آیں کار دولت است کنوں تا بکے دہند

(یہ تو خوش بختی کا کاروبار ہے اسے کب تک عطا کرتے رہیں گے۔)

نفس امارہ کے طریقے اطمینان کی دولت کی طرف مائل نہیں ہوتے وہ بدترین خلقت سے ہیں اور اطاعت و عبادت کرنے والا بشریت کی علت ہوتا ہے جب کبھی یہی نفس اسلام حقیقی سے مشرف ہوتا ہے تو لطائف عالم کا سردار بن کر اللہ کے قرب کی راہ خود بنالیتا ہے چنانچہ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا (جو جاہلیت میں تم سے بہتر تھے وہ اسلام میں بھی تم سے بہتر ہیں جب وہ سمجھ جائیں) اس لئے ہرگز بال برابر بھی سرکشی یا اختلاف رائے کی اس میں گنجائش نہیں لاتے اگرچہ سرکشی معلوم ہوتی ہے عناصر اربعہ کے وجود میں آنے کا سبب جو جسم کے جاری ہونے کی جگہ ہیں چاہیے کہ دھیان کریں اور رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں) سے مراد جسم کے ساتھ جہاد ہے نہ کہ نفس کے ساتھ یہ کہ ان کا نفس نفیس رضا کے مقام پر پہنچ کر پہلے ہی بلند مقام پر تھا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (ان کا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی) الہم او ملنا الی رضائک (اے اللہ ہمیں پہنچا اپنی رضا کے مقام پر) اور یہ کہ آپ نے شوق ملاقات کا لکھا تھا ولکل اجل کتاب (ہر مقررہ وقت کے لئے ایک تحریر موجود ہے اللہ کے ہاں یعنی تقدیر تک کے حکم کے مطابق معلوم وقت میں خود بخود مل جائے گا۔ مخصوص دعاؤں کے ساتھ میری زبان کی بلاغت آپ کے لئے اچھی اچھی باتیں تحریر کر رہی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب سیم

مرزا نواب خاں جوڑے والہ

انجام کی سلامتی کی دعاؤں کے بعد معلوم ہو کہ مکتوب بزرگ جو اس مسکین کے نام تھا وارد ہوا اور اس نے مسرور اور شاداں کیا شوق اور طلب کا اظہار کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ سبحانہ تمہارے ذوق اور شوق ترقی اور توفیق میں زیادتی کرے نیک بختی کا سرمایہ ہے کہ طالبوں کو دوری اور مایوسی کے بتکدے سے نکال کر اپنے وصل اور نزدیکی کی چوٹی پر پہنچاتے ہیں عشق اور محبت ہے کہ جس قدر یہ دولت زیادہ ہوتی ہے اس قدر دلیل کا اٹھایا جانا اور اس کی بلاؤں سے علیحدگی کا تعین دانائی کی آنکھ کے سامنے سے جلد تر ہوتا ہے جس کسی کے محبت کے دل سے یہ انس کی صفت سر اٹھاتی ہے تو جو کوئی محبوب کا غیر ہو اس کو جلا کر پاک کر دیتی ہے۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت ہرچہ جز محبوب بود او جملہ سوخت

(عشق وہ شعلہ ہے کہ جب بھڑکتا ہے تو سوائے محبوب اس تمام کو جلا دیتا ہے) بغیر تربیت کے یہ خوش نصیبی تمام علم و عمل کے ساتھ مکاری میں داخل ہے اس لئے علم و عمل اور عبادت قلبی اور قالبی سے مقصد کے حصول کے اس امر کو جانتے ہوئے باطنی مہربانیوں میں اس قدر مشغول ہوں کہ مذکور کا غیر سینے کی بناوٹ سے سامان باندھ لے اور اگر غفلت پر قدرت نہ رہے تو اس صورت شیخ کی دوری کی حالت میں ظاہری اور باطنی حالات عبادات اور اشارات سے آگاہی رکھیں کہ غائبانہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا سبب ہے اور اپنے آپ کا محاسبہ کرنے کی منزل میں اس طرف متوجہ ہو کر مراقب بیٹھیں تاکہ مکمل غیبت راہ نہ پائے اور عمل کہ جس کی مصروفیت حق تعالیٰ کے غیر سے تجھ کو رنج دے اس سبحانہ کے ساتھ

Marfat.com

کشش ہے جلدی دکھائیں اور سنت کی پیروی میں دل و جان سے کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کا پھل لانے والی ہے۔ **کما قال عز شانہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ**(۱) (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے پیغمبر علیہ السّلام آپ کہہ دیں کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا) اور ذاتی محبت یہ ہے کہ اس سبحانہ کی محبت کسی وجہ سے بھی کوئی سبب اور جہت معلوم نہیں کرتی اور اللہ کی ذات کو اس کا حق سمجھ کر اس کو دوست رکھے اور یہ بہترین محبت کی قسم ہے اور آغاز کار میں اس بات کے پیچھے نہ پڑے کہ مجھے اس سبحانہ کی طرف پورا میلان ہو جائے اللّٰھم اشغلنا بک عمن سواک (اے اللہ ہمیں مشغول رکھ اپنے ہی ساتھ اور جدائی پر اس سے جو تیرے سوا ہے)

پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیت نمبر ۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب سی و یکم

بنام غلام محی الدین صاحب

زیادہ استقامت کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ نور نظر برخوردار حسین بخش کا مکتوب شریف محبت کے فائدوں میں یکتا اور محبت و دوستی سے پُر محبت کے اوقات میں موصول ہوا سلامتی کے حالات کے ملاحظے سے حضرت کبریا کی نادیر عطاؤں کی حمد وثناء کی گئی اللہ تعالیٰ اس مقصد پر محکم اور مستقل رکھے اور اپنی مدد اور فضل سے دنیا کے مصائب اور نفس کی شرارتوں اور اس کے فتنے سے اپنی حفاظت میں رکھے اس سے پہلے ایک قطعہ انتہا کی سنجیدگی سے نظم و کتابت کر کے جو اس فقیر کے مبالغہ آمیز خطاب والقاب پر مشتمل تھا کہ جس کے مطالعے سے اس کی جنونی محبت کی یاد تازہ ہوتی تھی وصول ہوا محبت کے طریقے محبت کے پھل سے ہیں کہ استعداد والا اضطراری طور پر اس طرح اپنے شیخ کی افضلیت و کاملیت کے ساتھ یقین کر کے تمام طالبوں سے فوقیت پیدا کرتے ہیں اور اس طور طریقے اور یقین سے فائدے لے جاتے ہیں اگرچہ اس راہ میں کام کا حصول محبت ہے لیکن طالب کو چاہئے کہ اس جماعت کی شریعت میں جو فضیلت آئی ہے اس سے بڑھ کر اپنے شیخ کو فضیلت نہ دیں(۱) اگر ان کے علاوہ فضیلت دے تو یہ جائز ہے بلکہ اگر زیادہ کا حامل ہے تو اس اعتقاد کو اختیار کئے بغیر اس کی فضیلت کا قائل اور اپنے شیخ کے کمالات کے وسیلے سے کسب فیض کرے اس لئے محبت یہ ہے کہ سالکین ممکنات کی منزلوں کو محبت کی مدد سے طے کریں اور اس کی برکت سے ملنے والے لازمی عروج سے ترقی کریں اگر محبت نہ ہو تو پہاڑوں برابر بشریت کی صفات کو بھی جڑ سے اکھاڑ دیں تو کوئی راہ جناب قدس کی طرف کس طرح کھل سکتی ہے آفاقی اور انفسی عالموں کے تعلقات اکھاڑ پھینکنے سے بھی توحید کے چہرے سے پردہ کیسے اٹھایا جا سکتا ہے کیا اچھا کہا جس

---

(۱) برائے تفصیل دیکھیں صفحہ ۱۴۹

Marfat.com

کسی نے کہا تا رہبری نہ سازد عشق و ہوائے جانان بر کاخ قرب و صلش انسان چہ کار دارد (جب تک محبوب کا عشق اور طلب راہنمائی نہ کرے اس کے نزدیکی کے محل پر انسان کی پہنچ کا کیا کام) حاصل کلام یہ کہ جو کوئی محبت کی شراب کی فراوانی رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اس کی زیادتی میں کوشش کرے کہ یہی محبت کا کام اس کے مطلب تک پہنچانے کو کافی ہو گا۔

آن را کہ در سرائے نگار است فارغ است۔ از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار (وہ جو محبوب کے گھر میں ہے باغ بوستان اور لالہ زار کا تماشا کرنے سے فارغ ہے)

۲۔ بہرحال وصیت یہ ہے کہ اے وجود سے عزیز اپنے پیارے اوقات کو اطاعت اور عبادت سے معمور رکھیں اور جس طرح ہو سکے اس دولت سے لذت حاصل کریں اور اس کی زیادتی چاہیں کہ یہ جناب سرور عالم سے چھوڑی ہوئی میراث ہے جو دل جلوں کو پہنچی ہے اور یہی عشق و محبت ہے۔

گر عشق ہی مونس ہم خانہ اراست غم ہا ہمہ یک جرعہ پیانہ ماست

(اگر عشق ہمارا مونس و مددگار ہو اور ہم خانہ ہو تو تمام کے تمام غموں کا ایک گھونٹ ہمارا پیانہ ہے)

شوق ملاقات کے متعلق لکھا گیا تھا تقدیر اور خداوند سبحانہ نے چاہا تو حاصل ہو کر رہے گی اور درد وجدائی کے لمحات وصل کی لذت سے بدل جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ حضرت قطب ـــ الاقطاب غوث الاغیاث بجناب مخدوم عالم حضرت سیدنا صادق علی شاہ صاحب

الحمد لمن جعل اجساد العارفین مراۃ لظہور ذاتہ وخص البشر من مخلوقاتہ والصلوۃ والسلام علی من ختم بہ النبوۃ وکمل بہ الرسالۃ وعلی آلہ واصحابہ الذین بذلوا۔ انفسہم واموالہم باعلاء کلمات اللہ تعالیٰ فی الجماعتہ۔

(حمد اس ذات پاک کی جس نے اجسام عارفین کو اپنی ذات کے ظہور کا آئینہ بنایا۔ اور اپنی مخلوقات میں سے بشر کی ذات کو مخصوص کر لیا اور صلوات وسلام ہو۔ اس ذات بابرکت پر جن پر نبوت ختم کی گئی۔ اور رسالت کی تکمیل کی گئی اور آپ کی آل اور اصحاب پر جنہوں نے اپنی جانوں اور مال کے ساتھ باجماعت کلمتہ الحق کو بلند کیا)

حمد و نعت کے بعد سادات کے بزرگوں اور ثابت قدم حضرات علماء (اللہ تعالیٰ ان کا حکم بلند کرے اور ان کی شان روشن ہو) کہ جب میرے ہدایت یافتہ بیٹے صادق علی (اللہ سبحانہ اسے کامل مردوں کے مدارج کی انتہا تک پہنچائے) کو اللہ والوں کے راستے پر چلنے کی خواہش پیدا ہوئی تو اس فقیر کی طرف رجوع کر کے مصروفیت اختیار کی۔ ابتدائی حال میں اسے لگاؤ اور کشش حاصل ہوئی اور شکستگی و ناچیز ہونے نے چہرہ دکھایا۔ نیز جذبے اوز سلوک کے سبب برگزیدہ ہو کر ربانی جذبات کی مدد سے ہمت والے ممکنہ مراتب کو طے کر کے ثبوت کے درجے میں سیر کے حصول میں مجاہدے سے مشاہدے تک اور سیر سے پرواز کو تمام کیا اور حقیقتوں کے انوار کا معائنہ کر کے اللہ تعالیٰ کے خصائل کو ربوبیت والہیت و سرمدیت و مظہریت اور توحید علمی و عیانی کی معرفت کے راستے اپنا کر اور فنا و بقا کی حقیقت سے پیوست ہو کر سیرالی اللہ و سیرفی اللہ و سیر عن اللہ باللہ و سیرفی الاشیاء کو انتظام کے ساتھ پہنچایا۔ جب کہ جذبہ اس کے سلوک پر سبقت لے جانے والا ہے اور مرادوں کی تربیت کرنے والا ہے اور لا انتہا مہربانی کا جذبہ اس درجے پر اس کے قبضے میں پہنچ چکا ہے کہ شاید معزز فرزند طالبوں کی تربیت اور ناقصوں کی تکمیل کر سکے۔ اس لئے

Marfat.com

اس کو مجاز کیا تاکہ خدا کے طالبوں اور مولا کی راہ پر چلنے والوں کو حق جل علا کی طرف بلائے۔

۳ طالبوں کی راہ یہ ہے کہ اس کی صحبت و خدمت اور نصیحت کے قبول کرنے کو نایاب چیز خیال کریں جو نتیجتہً ہلاکتوں سے رہائی دینے والی اور اوقات کو قرب الٰہی میں گزارنے کا پھل لانے والی ہو گی۔ نیز وصیت کی جاتی ہے کہ طالبوں اور استعداد والوں پر تربیت کے ساتھ ساتھ نصیحت اور مہربانی ہو نفع و نقصان میں اللہ سے ڈرنا۔ طریقے کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا۔ حضرت باری کے فضل سے میں امیدوار ہوں کہ نبی پاک علیہ الصلواۃ والسلام اور آپ کی آل پاک و بزرگوں کی عزت کی طفیل اس کے لگاتار عطیات ذیر تک اس کے مقام ارشاد کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ایک دنیا کو اس کے فیوض و برکات سے مالامال کرتے رہیں گے۔

ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وھی لنا من امرنا رشدا وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ المکرمین واصحابہ المطہرین دائما ابدا سرمدا (اے ہمارے رب اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کر اور اس امر کو ہمارے لئے ہدایت بنا۔ اور اللہ تعالیٰ صلوات وسلام بھیجے مخلوقات کے بہترین پر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل مکرمین اور اصحاب مطہرین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

پارہ سبحان الذی ۱۵ سورہ الکہف ۱۸ آیت نمبر ۱۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقل وصیت نامہ حسب الحکم مخدوم العالم

حمد و صلواۃ کے بعد یقین کی راہ پر چلنے والوں کی سنہری راے پر ظاہر ہو کہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں سے جو ایک امانت خاص ذمہ داری کے طور پر سند المحققین حجتہ المکملین حضرت شاہ حسین قدس سرہ (اللہ تعالیٰ ان کی روح کو پاک کرے اور ان کی طرف سے فتوحات کو ہم تک پہنچائے) سے اس فقیر کو عطا ہوئی تھی اور جب میرا بیٹا خوبیوں کا مجموعہ صادق علی انتہا کی قابلیت کی سرحدوں کو پہنچا۔ اور ہدایت کرنے کی نسبت اس میں سب کے سب مریدوں سے بہت زیادہ پائی گئی لہٰذا اس فقیر نے ذمہ داری کو اسے دے دیا اور یہ (عمل) غیب کی باتیں دل میں ڈالنے والے (اللہ پاک) کی راہنمائی سے تھا اور اپنے تمام مریدوں کی تربیت اس کے حوالے کر دی۔ تاکہ فقیر کا قائم مقام ہو کر نادر طریقے کی اشاعت کے ساتھ فی سبیل اللہ اپنی طاقت طالبوں کی حالت سنوارنے میں صرف کرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے خیار عباد اللہ من حبب الی عبادہ (اللہ کے بندوں سے بہترین وہ ہیں جو خود اللہ کے بندوں سے محبت کرتے ہیں)

۲۔ تمام باعمل مریدوں اور استعداد والوں کی راہ یہ ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک کو اس فقیر کا قائم مقام اور حالات کی ترجمانی کرنے والا اور کاملیت کی زبان جانتے ہوئے اپنے آپ کو اس کی پیروی کے سپرد کریں اور اس کی تکلیف کو قبول کر کے اس کی دلی خوشنودی کو اپنے بارے میں موثر جانیں۔

۳ دوسرے چونکہ وصیت کرنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں میں سے ہے یہ تحریر کے چند کلمات وصیت کے طور پر قلم بند کئے گئے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ صرف اپنی انتہائی مہربانی سے اس پر عمل کرنے کی توفیق و ہدایت بخشے۔ نیک بیٹے طال اللہ بقاءہ فی طاعتہ واجعلہ للمتقین اماما (اے اللہ تعالیٰ اس کی بقاء کو اپنی اطاعت میں طویل تر فرما۔ اور اس کو متقی لوگوں کے لئے امام بنا) (۱)

---

(۱) پارہ وقال الذین ۱۹ سورہ الفرقان ۲۵ آیت نمبر ۷۴)

تمام حالات میں تقویٰ کو اختیار کرنا ظاہر کو شریعت سے آراستہ کرنا اور باطن کو غیر اللہ کی توجہ سے باز رکھنا اسلام کے طریقوں کی حفاظت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سنتوں کو زندہ رکھنا اور گزشتہ نیک بندوں کی سیرت کی پیروی اور مرغوب اشیاء کا چھوڑنا قولی اور عملی طور پر بزرگوں کے نشانات کی پیروی عادات بیٹے کا ترک کرنا گم نامی اور گوشہ نشینی کا اختیار کرنا۔ (طریق) سنت و جماعت کو اپنے اوپر لازم کرنا۔ جزوی اور کلی طور پر عبادات اور معاملات میں فقہ شریف کے مطابق عمل کرنا۔ اور ہمیشگی کی توجہ اور التجاء حضرت کبریا سے کرتے رہنا اور غیر اللہ کی محبت سے سر کو خالی رکھنا امیروں سے ملاپ کا کم کرنا اور خدا پر توکل اور غیر اللہ سے نا امیدی اختیار کرنا۔ اللہ جو توفیق دینے والا ہے کے سچے وعدے کے ساتھ دل کا مضبوط ہونا اور رزق کے بارے میں قناعت والا ہونا۔ وساوس کو جگہ نہ دینا حضرات والدات معظمات کے ساتھ نیکی اور احسانات کو اپنے لئے دونوں جہان کی نیک بختی کا سبب اور رب المشرقین کی خوشنودی کا وسیلہ جاننا اور بزرگ بھائی میری مراد میرے چھوٹے بیٹے ملقب بہ مظہرالحق میر لطف اللہ (اللہ اس کی عمر کو طول دے اور اس کا سینہ کھولے) کی تربیت کو اپنی ہمت کے ذمہ لے کر واجبات سے جاننا۔ اور تمام حق داروں کے حقوق ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہ کرنا۔ اور حرص و ہوا سے منہ موڑنے والا ہونا۔ اور رضا کے راستے کو اپنانے والا بننا۔ اس صورت میں کہ خدا کے ساتھ حضور و اخلاص میں تنہا گویا کہ خلقت میں سے ہے ہی نہیں اور خلقت میں اپنے حقوق ادا کرنے کی حد تک گویا نفس موجود ہی نہیں اور رہا!

۴۔ **ماقال قایل من اراد ان یبلغ اشرف کل اشرف فلیختر سبعا" علی سبعا" الفقر علی الغنا و جو عا" علی شبع والدون علی المرتفع والتواضع علی الکبر والحزن علی الفرح والموت علی الحیات** اور کیا ہی اچھا کہا کسی کہنے والے نے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ شرافت کی بلندیوں تک پہنچ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ سات چیزوں کے مقابلے میں سات چیزوں کو اختیار کرے۔ فقر کو غنا پر۔ بھوک کو سیری پر۔ پستی کو بلندی پر۔ تواضع کو کبر پر۔ حزن کو فرحت پر اور موت کو حیات پر۔ والسلام

Marfat.com

علی من اتبع الھدیٰ (اور سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

کتبہ

الراجی الیٰ رحمۃ ربہ الغنی فقیر سید امام علی الحسینی السامری النقشبندی المجددی عفی اللہ عنہ اواخر شہر رمضان۔ المبارک ۱۲۸۲ ؁

پارہ قال الم اقل ۱۶ سورہ طہٰ ۲۰ آیت نمبر ۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ صاحبزادہ سید فرید الدین صاحب

حسب حکم مخدوم العالم (سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ)

الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی رسولہ الکریم وعلی آلہ و صحبہ الذین فازوامنہ بجنات النعیم

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو بلند اور عظمت والا ہے اور صلوٰۃ سلام ہوں دونوں تمام واکمل ترین شکلوں میں ان کے رسول کریم پر اور ان کی آل و اصحاب پر جو انھیں کے سبب نعمتوں والی جنتوں پر فائز ہوئے)

امابعد۔ آپ سب عقل مند لوگوں کی درست رائے پر روشن ہو کہ ولایت کے درخت کے پھل تعریف کی بلندیوں والے صاحبزادہ فرید الدین (جو اللہ کی مخلوق میں یکتا ہے) کو اپنے والد بزرگوار حضرت الواصلین حجۃ الکملین (اللہ تعالیٰ ان کی روح کو حقیقی روح بنائے اور ہمیں آپ کی برکات اور فتوحات سے نفع پہنچائے) کی میراث میں آئی ہوئی نسبت حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ تو اس فقیر کے توسط سے طریقہ علیا نقشبندیہ مجددیہ (اللہ تعالیٰ اس کے بھیدوں کو پاک کرے) میں داخل ہو کر ہمیشہ کی یاد کا راستہ اختیار کیا اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کو اپنے اوپر لازم قرار دیا اس آیتہ کریمہ کے مطابق والذین جھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے) اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی مہربانی اور فضل سے بخشش کے دروازے اس کے دل پر کھول دیئے کشش اور اپنے آپ سے غیب رہنا اور تحیر (حیرت زدہ رہنا) اس کی سلامتی کا وقت ہو گیا کشش اور محویت کے عرصے میں سلوک کے مقامات کو روشن آنکھوں سے دیکھ کر قلب کے درجات اور روح کے عروج سے گزر کر کشف کے عالم اور یقین کو پہنچا جبروتی و ملکوتی مقام میں سیر اور پرواز سے مظہریت و سرمدیت اور متصف بالصفات الہٰی کے طریقے سے فنا و بقاء سے برگزیدگی حاصل کر کے سیرالی اللہ اور

پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورۃ العنکبوت ۲۹ آیت نمبر ۶۹

Marfat.com

سیرفی اللہ کی نیک بختی سے خوش نصیبی چاہنے والا ہو گیا۔ چونکہ چنے ہوؤں کے راستے سے گیا اور اس کی ہدایت کرنے کی راہ اور مدارج کو ظاہرہ نظر سے دیکھ کر کہ اس نے ہر دسترخوان سے فائدہ پایا۔ اس کو طالبوں کی تعلیم اور خدا کی طرف توجہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے کی اجازت دے دی۔ لیاقت والوں کی راہ یہ ہے کہ تحریر شدہ خوبیوں میں اس کو لائق جان کر اور اس کی زیادہ عطا کرنے والی محبت کو بڑی کیمیا گمان کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر توبہ اور بیعت کریں کہ اس کے ذریعے کو لازم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کشش کے نشانات اور انوار اور بے شمار تصرفات اپنے باطن میں پائیں گے غفلت کی پستی جاتی رہے گی ہمیشہ کی نزدیکی اور واقفیت حاصل ہو گی میں خداوند عزاسمہ سے امیدوار ہوں کہ اقطاب و اوتاد کی طفیل عام و خاص کو اس میرے برخوردار کے دسترخوان سے فیض بخشا جائے گا۔

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علی کل شئی قدیر۔ اللہم اجعل افضل صلواتک دائماً برکاتک علی قائد النبین ومقدم۔ جیش المرسلین وعلی آلہ الطیبین و صحبہ الطاہرین الی یوم الدین (اے ہمارے رب ہمارے نور کو پورا کر اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ تو اپنی افضل ترین صلوات اور دائمی برکات کو نبیوں کے قائد اور رسولوں کے گروہ کے سربراہ اور ان کی آل پاک اور اصحاب طاہرین پر قیامت تک جاری و ساری رکھ۔

کتبہ

الفقیر الراجی الی رحمتہ ربہ الغنی فقیر امام علی حسینی السامری نقشبندی مجددی عفی اللہ عنہ ۱۲۸۲ ہجری المقدس

(پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ التحریم ۶۶ آیت ۸)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ مولوی محمد اعظم صاحب ٹونکی

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی عطا اور کرم پر اور درود ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اہل بصیرت اور عقل مند لوگوں کی ضمیروں پر واضح ہو کہ محمد اعظم اللہ سبحانہ اس کو اپنی ذات کے لئے خالص کرے) جب اس نے اپنے امکانی دائرے کو قطع کر لیا اور اس میں سے تفرقات کی بندشوں سے رستگاری پالی اور فنا و بقاء کے قواعد کو طے کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر واردات غیبیہ اور فتوحات باطنہ کے دروازوں کو کھول دیا اور مکاشفات حق اور معاملات مطلق روشن کر دیئے بسبب اس حضوری کے جو طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں اس نے اختیار کی اور جمیعت اور شہود کے مقامات کی ترقیوں میں زیادتی حاصل کی۔ اب وہ مجاز ہے کہ طالبوں کو اس روشن طریقے میں داخل کرے سمعہ (شہرت) اور ریاء سے نجات پاتے ہوئے اس کے ذمے یہ لگایا جاتا ہے کہ وہ عزیمت کی راہ اختیار کرے اور کتاب و سنت سے تمسک مذہب حنفیہ کے مطابق اپنائے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق اور درست راہ کے لئے اس کو انسانوں کے لئے رہبر بنائے گا۔ **ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهد يتنا الى الرشد سبيلا** (اے ہمارے رب ہدایت کی راہ حاصل کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو نہ پھیر۔

اس مکتوب کا متن عربی ہے جس کا ترجمہ اردو زبان میں ہوا ہے۔

(پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیت ۸)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ سید بہادر علی شاہ صاحب

الحمد للہ العلی الاعلی والصلواۃ علی سیّد الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنی وعلی آلہ وصحبہ البرّ التقی

(سب تعریفیں اس بلند و برتر اللہ کے لئے ہیں اور سب درود وصلواۃ ہوں سید الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کے مالک اور ان کی آل اور اصحاب پر جو نیک بھی ہیں اور اصحاب تقویٰ بھی)

۲۔ اما بعد رحمت خداوند غنی سے امید رکھنے والے فقیر مجددی (اللہ اس کو اور اس کے اسلاف کو معاف فرمائے) عرض کرتا ہے کہ خواجگان (اللہ تعالیٰ ان کے بھیدوں کو پاک کرے کا جذبہ ایک سمت سے بلند شوکت اور بلند مرتبہ ہے اور دوسروں کے جذبات سے کچھ مناسبت نہیں رکھتا اور اس کی مرکز غیب کے نقطے سے کیا مثال کہ وہ نقطہ انتہا کی انتہا ہے۔ اور قابلیت کا جامع جو حقیقت محمدی سے عبارت ہے اور (اس طریقہ علیا کے) ارباب پر ظاہر ہے اسی لئے اس یقین اور باہم لگاؤ کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ اس طریقے میں نہایت ابتداء میں درج ہے اس لئے جانیں کہ سچائی کو پناہ دینے والے سردار (تعریف کئے گئے) دانش مند سید بہادر علی شاہ اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کرے) خواجگان کے جذبے کو حاصل کرنے کے بعد سلوک کہ جس کی تشریح سیرالی اللہ سے انتہا تک پہنچانا ہے انتہا کے نقطے میں ہلاک ہوا۔ اور فنائی اللہ اور بقا باللہ سے بزرگی پاکر بلندی کے درجات سے کافی لطف اندوز ہوا اور عروج کے درجات قطع کرنے کی بنیاد پر مکمل نزول کی انتہا کے سبب ہدایت دینے کا درجہ اس کو حاصل ہوا۔ اسی سمت سے اس کو طالبوں کی تعلیم دینے اور لیاقت والوں کو تربیت دینے کا مجاز کیا۔ جب کہ مشار الیہ جس کی طرف اشارہ ہے) نے مرادوں کے طریقہ تربیت سے پرورش پائی ہے لہٰذا اس کی نظر باطنی اسباب کو شفا دینے والی اور اس کی توجہ باطنی امراض کے دور کرنے والی ہے جو لوگ سید صاحب جس کی تعریف کی گئی ہے کے سلسلے میں داخل ہوں گے بلند فیضان

Marfat.com

کو پہنچیں گے اس معزز کے۔ لیۓ وظائف یہ ہیں کہ صاحب شریعت علیہ و آلہ الف الف صلوات کی اتباع کا اختیار¹ اور اکابر سلسلہ کے عمدہ طریقے کی حفاظت کرنا اور سنت کے زندہ کرنے میں ہوشیاری سے کمر ہمت باندھنا رسول بزرگ کی سنت کو زندہ کرنا جب کہ اس وقت کی روش میں بدعت کی تاریکیوں نے دنیا کو گھیر رکھا ہے۔

من احیٰی سنتی بعد ما امت فلہ اجر مائۃ شہید

(میری ایک سنت کا زندہ کرنا جب کہ وہ معدوم ہو چکی ہو اس کو سو شہیدوں کا اجر ہے) صحیح حدیث ہے باری عزاسمہ سے امید ہے کہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات اولا و آخرا و دائما" و سرمدا کی طفیل اس کو طالبوں کا قبلہ بنائے ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب (اے اللہ ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کر بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے)

پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیت نمبر ۸

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں خدا بخش صاحب

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے اپنے جمال کی تجلیات سے عارفین کے دلوں کو منور کیا اور اپنے کمالات کے فیوض سے سچوں کے سینوں کو زینت بخشی اور ان کو حاجات کے پورا کرنے کا وسیلہ بنایا اور سعادتوں تک پہنچنے کا ذریعہ ٹھہرایا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا نبی اپنی امت میں اور درود و سلام ہو اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی تمام آل اور اصحاب پر اما بعد ایک صالح دوست میاں خدا بخش کہ اللہ تعالیٰ ان کو انسانوں کے انتہائی مدارج تک پہنچائے) جب اس فقیر کے واسطے سے اس نقشبندیہ مشائخ کی ارادت کے سلسلے میں داخل ہوا۔ تو اس نے ذکر اور مراقبے کا شغل اختیار کیا جمیعت حضوری حاصل کی۔ اور اس کی وہ ابتداء آسان ہو گئی جس میں انتہا بھی درج ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ فنا اور عین کی معراج تک پہنچا۔ اور بقاء کے ساتھ حق الیقین کی تحقیق کر لی اور متصف بصفات الٰہیہ سے مشرف ہوا پھر اس کے بعد عروج سے نزول کی طرف لوٹا تاکہ رشد و ہدایت کی تکمیل ہو پس میں نے اس کو اجازت دی کہ طالبوں کی تربیت اور طریقت کی تعلیم دے۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ وہ اسے سید الاولین والآخرین وعلیٰ آلہ التسلیمات والتحیات دائما سرمدا اولا آخرا کی متابعت پر استقامت اور ثبات بخشے۔

اس مکتوب کا متن عربی ہے جس کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں عطا محمد صاحب وہرائی والہ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور صاحب لولاک کی نعت کے بعد دانائی اور بھیدوں کے جاننے والوں کی رائے پر روشن ہو کہ جب حقیقت اور عرفان سے واقفیت رکھنے والے خدائے بے نیاز کے مقبول میاں عطا محمد اللہ تعالیٰ اسے سلامت رکھے نے اس فقیر سے رجوع کر کے نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں (اللہ تعالیٰ ان کے بھیدوں کو پاک کرے) کے طریقے سے مصروفیت اختیار کی۔ سابقہ مہربانی سے اس کو خدائی جذبہ حاصل ہوا۔ چنانچہ عالم امر کے پانچوں لطائف کو طے کر کے اور ان پانچوں کے اصول کی سیر میں پرواز کر کے اور ہر ایک کے بھید کی وضاحت کشف و وجدان کے ذریعے سے پا کر اللہ کی طرف سیر کو انتظام کے ساتھ پہنچایا اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے شرف میں اس طریقے سے فیض یاب ہوا کہ اصلی موت کے بعد بشریت کی طرف دوبارہ لوٹنا اس کے حق میں ممنوع ہو گیا۔ لان الفانی لایرد الی اوصافہ (کیوں کہ فنا ہونے والا اپنے اوصاف کی طرف نہیں پلٹتا) اس لئے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اس کے حبیب علیہ و علی آلہ الصلواۃ کے صدقے حق سبحانہ تعالیٰ سے ملاپ پیدا کر کے متصف بصفات الیہ ہو گیا۔ اور عروج و نزول کے نکتوں میں سے کسی نکتے کو نہ چھوڑا۔ اس کے تکمیل کے مقام میں ٹھہراؤ۔ (تمکنت) کی صورت دیکھ کر اس کو طالبوں کو تعلیم دینے اور سالکوں کے دلوں میں سکون ڈالنے کی اجازت دے دی۔ چونکہ مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ ہے) اس نے جذبے اور سلوک سے تربیت کو قبول کر کے اپنے سامان کو غیب سے غیب کی طرف کھینچا۔ لہٰذا جو لوگ اس کے طریقے میں داخل ہوں گے بے مثل کے سمندر میں تلاش کرنے والے اور محویت کے چاہنے والے ہوں گے جناب باری عزاسمہ کی مہربانی سے امید ہے کہ اس کے ذریعے سے خواجگان کی ہمیشہ رہنے والی نسبت قائم ہو جائے گی۔ اللھم کن لہ کفیلا فی الامور کلھا برحمتک یاارحم الراحمین (اے اللہ اس کے تمام امور میں اس کا کفیل ہو جا اور اے رحمت کرنے والوں میں سب سے بڑی رحمت کرنے والے اپنی رحمت کے صدقے سے نواز)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں محمد مظہر جمال صاحب (وقت روانگی بطرف ٹونک)

الحمد لله الذی روح قلوب الصادقین بمنا جاته و ملاطفته والصلوٰة والسلام علی حبیبه محمد سید الانبیاء وعلی آله واصحابه الذین ائمة الحق وقادته تسلیما کثیرا کثیرا

سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو سچوں کے دلوں کو ان کی مناجات کے سبب اور اپنی مہربانیوں سے سراسر روح بنا دیتا ہے اور صلوات وسلام ہو اس کے حبیب محمد سید الانبیاء پر اور ان کی آل اور اصحاب پر جو حق کے امام اور قائدین ہیں اور ڈھیروں ڈھیروں سلام ہو)

۲۔ اما بعد تمام حالات کے متعلق گزارش ہے کہ میاں صاحب مظہر جمال خلصہ اللہ سبحانہ لنفسہ (اللہ تعالیٰ اس کو اپنے لئے خاص کرے) نے جب اس فقیر کے ہاتھ پر توبہ کی اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کا اظہار کیا اور اس طریقے کے وظائف میں مصروفیت اختیار کی تو آغاز حال میں حضرت خداوند تعالیٰ نے اسے جذبے کی فراوانی عطا کی لہذا اس نے اللہ سبحانہ کی مہربانی سے جذبہ و سلوک کے سبب بزرگی حاصل کر کے سیرالی اللہ اور سیرفی اللہ کو انتظام کے ساتھ پہنچایا اور فنا و بقاء کی خوش بختی چاہنے والا ہو گیا اسی بنیاد پر اس کو طالبوں کو تعلیم اور سالکوں کی تربیت کرنے کی اجازت دے دی تاکہ جو اس فقیر نے اس راہ میں نسبت حاصل کی تھی وہ طالبوں کو فی سبیل اللہ پہنچائے۔ چوں کہ جذبہ اس کے سلوک پر سبقت لے جانے والا ہے اور اس کے تصرف کی طاقت میں اس درجے پر پہنچا ہے کہ گمراہی کے بستر پر پڑے ہوئے مریضوں کا علاج کر سکے گا۔ اور اس کی توجہ سے مردہ دلوں اور مایوس جانوں کو تازگی ملے گی۔ لہذا طالبوں کی راہ یہ ہے کہ اس کے وجود شریف کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے آپ کو تمام تر اس کے سپرد کر دیں اور اپنی خواہشات کو اس کی مرضی کے تابع کریں نبی پاک کی حدیث میں آیا ہے۔

۳۔ **لن یومن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به** (تم میں سے کوئی اس

Marfat.com

وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی خواہشوں کو جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس کے مطابق نہ کر دے) تاکہ اس طرح فیوض باطنی کا راستہ کشادہ ہو اور اسے وصیت کرتا ہوں کہ تمام حالات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے کتاب و سنت کو تھامے رکھے۔ بدعت سے بچے۔ اور عمل فقہ شریف کے مطابق ہو اور خدا پر توکل اور غیر اللہ سے ناامیدی اور اغنیاء سے میل جول میں کمی اور حرص و ہوا۔ کے بندوں سے منہ پھیرنا اختیار کرے۔ حق جل شانہ کے فضل سے امیدوار ہوں کہ اس کے فضل اور احسان سے طالبوں کو اس کی صحبت کے واسطے سے نفسانی ہوا و ہوس اور شیطانی وسوسوں سے رہائی ملے گی اور کمالات اصلیہ کو پہنچیں گے۔

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب[۱] من لدنك رحمة صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين (اے رب ہمارے ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت عطا فرمادی اور ہمیں اپنی رحمت عطا کر اور درود ہو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے عمدہ جناب محمد اور ان کی سب آل اور اصحاب پر۔

کتبہ

المفتقر الی اللہ الغنی فقیر امام علی الحسینی السامری نقشبندی المجددی عفی اللہ عنہ ۱۲۸۲ ہجری المقدس

---

[۱] پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیت نمبر ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ مولوی احمد علی شاہ صاحب حکیم مرحوم دہرم کوٹی

الحمد للّٰہ الذی استانس الاولیاء بمطالعۃ سبحات وجھہ تعالٰی فی خلوتہ و اصلوٰۃ والسلام علی محمد ن المبعوث برسالتہ وعلی آلہ واصحابہ الذین اتبعوا واقتداء و سنۃ۔ (سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس نے اولیاء کے دلوں میں یہ انس و محبت ڈالی کہ وہ اللہ تعالٰی شانہ کے مشاہدے کے سبب تنہائیوں میں مصروف رہیں اور صلوٰۃ وسلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو ان کی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور اس طرح صلوٰۃ وسلام ہو آپ کی آل و اصحاب پر جنہوں نے ان کی سنت کی اتباع اور اقتداء کی)

۲۔ اما بعد واضح ہو کہ جب پاکیزگی کو پناہ دینے والے دانش مندی کی فضیلت حقیقتوں اور عرفان سے مطلع میر احمد علی حسینی مشہدی (اللہ تعالٰی اپنی پوشیدہ اور ظاہرہ مہربانی سے اس سے معاملہ فرمائے) اس فقیر کے واسطے سے توبہ اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کا شرف حاصل کر کے بلند طریقہ نقشبندیہ کے سلوک کی خواہش کے ساتھ مشغول ہوا اور باطن میں تصرفات کے نشانات کا مشاہدہ کیا اور سلوک کے سلسلے کی ترتیب کے بعد اور خاص صفائی کے سبب ولایت کے انوار اور مہربانی کے نشانات اس کے دل پر چمکے اور اسرار و نکات کا معائنہ کر کے عالم کشف و یقین پر پہنچ کر ربوبیت و سرمدیت و مظہریت و کلیت کی راہ سے مکمل متصف صفات الہیہ سے مشرف ہوا تو حضرت اللہ تعالٰی نے اس کو اس بڑی دولت سے برگزیدہ فرمایا۔ اور بتیس سال کی مدت صحبت میں گزار کر اس نے اس راہ کی حقیقتوں اور نکات پر اور حقیقت فنا و بقاء سے واقفیت پائی لہٰذا غیبی اشارہ اور بلاشک الہام کی بنیاد پر اس کو ہم نے اجازت دے دی کہ اللہ جل شانہ کے بندوں کو حق تعالٰی کی طرف دعوت دے۔

۲۔ طالبوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کو اس فقیر کا ہاتھ جان کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں اس طرح وہ زیادہ برکت والی صحبت کے ذریعے سے اصلی

خوبیوں کے کمالات پر فائز ہوں گے اور وصیت کی جاتی ہے کہ نفع و نقصان میں اللہ سے ڈرنا اللہ کے احکامات کی تعظیم مشائخ اور طریقت کے عمدہ طریقوں کا لحاظ (اختیار کریں) نیز میں حق سبحانہ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ اس کو اپنے طالبوں اور سالکوں کا مرجع بنائے۔

۳۔ ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھی لنا من امرنا رشدا صلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد و آلہ الطیبین و صحبہ الطاہرین تسلیما کثیر کثیرا برحمتک یا ارحم الرحمین (اے اللہ ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما جو ہمارے لئے ہمارے امور میں رشد و ہدایت کا سبب بنے۔ اور اللہ تعالٰی کی مخلوق میں سب سے بہتر محمد اور ان کی آل طیبین اور صحابہ طاہرین پر صلوات و سلام ہو۔ ایسا سلام جو کثیر ہو اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت کی طفیل ایسا ہی فرمائیو)

کتبہ

الفقیر الراجی الی رحمتہ ربہ الغنی فقیر امام علی حسینی السامری نقشبندی عفی اللہ عنہ (اللہ اسے معاف فرمائے)

پارہ سبحان الذی ۱۵ سورہ الکہف ۱۸ آیت نمبر ۱۰

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ مولوی محمد مسعود صاحب دہلوی

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ساتھ اس کی کرم و عطا کے اور صلوات وسلام ہو اس کے رسول محمدؐ پر اور ان کی آل پر)

۲۔ امابعد۔ ارباب علم و عرفان کی ضمیروں پر جو پاکیزہ مثالوں والے ہیں واضح و عیاں ہو کہ عقلی و نقلی فضیلتوں کے جمع کرنے والے مولوی محمد مسعود دہلوی (اللہ اس کے قبولیت کے انوار میں زیادتی فرمائے) جب اس کو طریقہ نقشبندیہ مجددیہ (اللہ تعالیٰ ان کے بھیدوں کو پاک کرے) میں داخل ہو کر اہل اللہ کے طریقے پر سلوک کی خواہش پیدا ہوئی۔ تو مقررہ مشق اختیار کی ابتدائی حالات میں ہمیشہ رہنے والی مہربانی اس کے حال کی ضامن ہوئی اور نسبت و جذبہ اسے حاصل ہوا اور پانچوں لطیفوں میں سے ہر لطیفے کے انوار اور بھید اس کے دل پر چمکے اور ان کے اصول میں سیر سے روشنیوں اور افعال اور صفات کے نشانات میں ہلاک ہوا اور جذبات کی مدد و طاقت اور نفی کی قدرت سے ممکنہ حلقے کو جس کی تشریح مکمل سیر الی اللہ سے ہے کو طے کر کے قلبی عروج اور روحی درجات سے عالم کشف و عیاں میں پہنچ کر حقیقتوں کی فنا کے انوار کے مشاہدے سے اور بقاء کے نکات کے اسرار کے معائنے سے سیر فی اللہ کے مقام میں پیوست ہوا۔ نیز سرمدیت و مظہریت کے طریقے سے صفات ربوبیت سے متصف ہوا اور بشریت کی صفات میں لوٹ کر آنے سے امان میں آگیا اور اس نسبت کا روحانیت اور جسمانیت میں گھل مل جانا اپنے فطری طبعی اوصاف سے باہر آکر فانی مطلق ہونا ہے اور یہ فنا محض عطیہ ربانی ہے اور اس عطا سے رجوع (واپسی) جناب باری تعالیٰ کی پاکیزگی کے مناسب حال نہیں۔ چنانچہ اس کے مقام تکمیل میں ٹھہراؤ کا معلوم کر کے اس کو اجازت دی تاکہ طالبوں کو حق سبحانہ کی طرف بلائے اور لیاقت والوں کی تربیت میں مشغول ہو نیز ہدایت کرنے کا طریقہ اور اس کے درجات ظاہرہ نظر سے دیکھے۔ اور مہربانی کا جذبہ اس کے قبضے میں اس

درجے تک پہنچا کہ بستر غفلت پر لیٹے ہوئے بیماروں کا علاج کر سکے۔ طالبوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کو تحریر شدہ کمالات میں پختہ جانتے ہوئے اس کی زیادہ برکت والی صحبت کو غنیمت خیال کریں کہ اس کی صحبت کے وسیلے سے تصرفات الٰہی کے نشانات اور لا انتہا جذبات کے پوشیدہ بھید اپنے باطن میں پا کر احدیت کے سمندر میں ہلاک اور تلاش کرنے والے ہوں گے۔

۲۔ اور وصیت کی جاتی ہے کہ کتاب و سنت کو تھامے رکھے اور عزیمت پر عمل پیرا رہے۔ اور بدعت سے بچے۔ پرہیز گاری اور تقویٰ کو لازم کرے امیروں کی صحبت سے پرہیز کرے اس سبحانہ کی مہربانی سے میں امید رکھتا ہوں کہ اولیاء جو ابدال و اوتاد سے ہیں کی طفیل یہ رسول انس و جان کی سنتوں کے احیاء اور حضرت خواجگان کی بلند شان نسبت کی بقاء کا ذریعہ ہو۔

ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وہی لنا من امرنا رشدا

(اے رب ہمارے اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کر اور یہ رحمت ہمارے امور میں رشد و ہدایت کا باعث ہو۔)

پارہ سبحان الذی ۱۵ سورہ الکہف ۱۸ آیت نمبر ۱۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں شیر محمد خان کابلی ثم کالوی

(وقت روانگی کابل عنایت یافتہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ الطیبین

(سب تعریفیں اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو اس کے حبیب سید المرسلین پر اور ان کی آل طیبین اور اصحاب طاہرین پر)

امابعد۔ دین کے مضبوط راستے پر چلنے والوں اور یقین کی سیدھی راہ کے سالکوں کی رائے پر ظاہر ہو کہ حقیقتوں سے واقف میاں صاحب شیر محمد خاں کابلی (اللہ تعالیٰ اس کے قبولیت کے انوار میں زیادتی فرمائے) کو جب اہل اللہ کے طریقے پر چلنے کی خواہش پیدا ہوئی تو اس فقیر کی وساطت سے بلند طریقہ نقشبندیہ مجددیہ (اللہ تعالیٰ ان کے بھیدوں کو پاک کرے) میں داخل ہو کر خاص شرطوں کے ساتھ جانی پہچانی مشق کے قیام میں سبقت دکھائی آغاز حال میں حضرت خواجگان کا جذبہ جو قیومیت کے بطن سے اٹھتا ہے اس کو حاصل ہوا جذبات کی طاقت سے ہستی اور ممکنات کے حلقے کو کہ اس کا اشارہ سیرالی اللہ سے ہے قطع کر کے ایک اسم اللہ کہ جو اس کا ابتدائی تعین ہے میں فانی اور ہلاک ہوا۔ اور ثبوت کے درجے میں کہ جس کی تشریح مقام بقاء اور اللہ تعالیٰ کے خصائل کو اختیار کرنے سے ہے سیرفی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیرفی الاشیاء کی نیک بختی چاہنے والا ہو گیا۔ چونکہ مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ ہے) خاص سبب کی راہ سے مقصد کی حد کو پہنچ کر ذاتی تجلیات الٰہی کی حقیقت کو پہنچا۔ اس بنا پر اس کو طالبوں کی تربیت اور ناقصوں کی تکمیل کے لئے مجاز کیا لہٰذا جو کوئی درست نیت کے ساتھ اس عزت والے کے طریقے میں داخل ہو کر زیادہ برکت والی صحبت اپنے اوپر لازم کرے گا۔ الٰہی تصرفات کے نشان اور لا انتہا جذبات کے پوشیدہ بھید اپنے باطن میں پائے گا۔ دنیا کے کام کو زمانے دنوں اور

Marfat.com

مہینوں کے گزرنے پر حاصل کرے گا۔

۳۔ طالبوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کو تحریر شدہ خوبیوں میں لائق جان کر اس کی صحبت کو ہمیشہ کی نیک بختی کے دروازوں کی کنجی جانیں اور اس کی کشش والی صحبت سے ہمیشہ کی حضوری کے سمندر میں محو اور تلاش کرنے والے ہوں گے۔ اور وصیت کی جاتی ہے کہ مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ ہے) تقویٰ اور پرہیزگاری کو لازم کرے اور امیروں کی مجلس سے منہ پھیرے رکھے عزیمت پر عمل بدعت اور رخصت سے بچے اپنے اوقات کی تعمیر عبادات اور اطاعت میں چاہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ سے سوالی ہو ۔

ان یجعلہ للمتقین اماما ربنا اتمم لنا نورنا۔ بحرمت اشرف الخلق محمد خاتم النبین علیہ و علی آلہ الصلواۃ دائما" الی یوم الدین فقط (کہ وہ اس کو متقین کا امام بنائے۔ اے ہمارے رب ہم پر اپنے نور کا اتمام کر اور اشرف الخلق خاتم النبین کی حرمت کی طفیل ہمیشہ ہمیشہ قیامت کے دن تک ان پر اور ان کی آل پر درود ہو۔)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ حافظ بڈھا صاحب

خداوند تعالیٰ جو جہاں کا پیدا کرنے والا ہے کی تعریف اور رسولوں کے قافلے کے سردار کی نعت کے بعد سب اللہ کے باکرامت دین دار آدمیوں کے گروہ کی رائے پر ظاہر ہو۔ کہ خدمت کی حقیقتوں سے باخبر حافظ بڈھا (اللہ تعالیٰ اس کی کشائش میں زیادتی کرے) حال کی رہنمائی اور حق سبحانہ کی طلب میں اپنی قیام گاہ سے باہر آکر عرصے تک لاہور میں فائض الانوار قطب المحققین حضرت مخدوم علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے مزار پر جو کشف المحجوب کے مصنف بھی ہیں کی خدمت میں رہا اور اس ارادے سے کہ جو کوئی وقت کے بڑے پیشواؤں سے ہو آپ اشارہ فرمائیں تو اس کے ہاتھ پر توبہ اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کا عہد کرے۔ پس اس حلقے کے نیک لوگوں کے سرداز روح اللہ روحہ کی راہنمائی میں اس فقیر کی طرف رجوع کیا اور لیاقت کے مطابق شغل میں لگ کر سولہ سال کی مشقت اور کوشش کا راستہ اپنے اوپر لازم پکڑا۔

لہٰذا بمطابق پائیدار حکم **والذین جھدوا فینا لنھدینھم سبلنا** (اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے) موصوف نے راہ کی منزلوں کو سلوک کے قدم سے قطع کر کے اور سلسلے کو درستی سے ملا کر نفی کی ہمت میں نور کو دیکھا۔ اور پیروی کرنے والوں کے سامان کو مضبوطی سے کھینچا پس حق سبحانہ نے اس کے دل پر عطیات کے دروازے کھول دیئے اور ہر مقام کے انوار اور رنگ اس پر ظاہر ہوئے اس وقت اس کا سلوک جذبے سے بدل گیا فنا اور ہلاک ہونا تمام مقام میں حاصل کر کے ثبوت کے مقام میں کہ جس کا اشارہ بقاء سے ہے اور اس کی سیر مجاہدے سے مشاہدے میں پرواز اور اس کا مشاہدہ معائنے پر اختتام پزیر ہونا ہے اس لئے کمال اور تکمیل کے مقام کے وصول کے بعد اس کو اجازت دے دی تاکہ مقام اوسط میں جس کی تشریح عالم غیب اور عالم شہادت کے درمیان کے مقام سے ہے پر برقرار ہو کر مناسبت کی راہ سے غیب کے مقام سے فیض عطا

پارہ اتل ما اوحی ۲۱ سورۃ العنکبوت ۲۹ آیت نمبر ۶۹

کرنے والے کے سرچشمے سے فیوض حاصل کر کے خاص تعلق کی راہ سے عالم شہادت میں حق جل علا کے طالبوں کو فائدہ پہنچائے۔ اس کے بعد توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے اور بیعت کے معاملے میں اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے جو کوئی اس بارے میں اس کو لائق جان کر طریقے میں داخل ہو گا۔ الٰہی تصرفات کے نشانات اور لا انتہا جذبات کے پوشیدہ بھید اپنے باطن میں پائے گا۔

۴ وصیت کی جاتی ہے کہ عزیمت پر عمل کرنا۔ بدعت سے بچنا کتاب و سنت کی رو سے جزوی و کلی طور پر اعتقاد و عمل میں سرور دین و دنیا علیہ التحیۃ والثناء کی پیروی کرنا حرص و ہوا کی مخالفت کرنا امیروں سے کم مشغولیت رکھنا اپنائے اس سبحانہ کے فضل سے میں امید رکھتا ہوں کہ اس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ من التسلیمات اولاہا آخرا دائما سرمدا اور ان کی آل اور بزرگوں اور خاص دوستوں کی طفیل طالبوں کے رجوع کرنے کی جگہ اور اپنی راہ پر چلنے والوں کا مقصد بنائے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب (اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو مت پھیر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر اس لئے کہ تو ہی سب سے بڑھ کر دینے والا ہے۔)

پارہ تلک الرسل ۳ سورہ آل عمران ۳ آیت ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں احمد جان صاحب دھلوی

الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم
(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو بلند اور عظمت والا ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو اس کے رسول پر جو صاحب کرم ہیں)
اما بعد۔ یقین کی راہ پر چلنے والوں کی سنہری رائے پر پوشیدہ نہ رہے کہ جب سچی دوستی کے نشان میاں احمد جان دھلوی (اللہ تعالیٰ اس کی کشائش کو زیادہ کرے) سلوک کے ارادے سے اہل اللہ کی روش پر بلند طریقہ نقشبندیہ مجددیہ (اللہ تعالیٰ ان کے بھیدوں کو پاکیزہ کرے) میں داخل ہوا اور جانے پہچانے مشاغل میں ہمیشگی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس کے باطن کی توجہ مطلوب جل و علا کی طرف پیدا ہوئی اور ترقی و کشائشوں نے چہرہ دکھلایا۔ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کی اتباع میں روز بروز استقلال آتا گیا۔ اور صاحب رابطہ (اپنے شیخ) سے تعلق خاطر بڑھتا گیا یہاں تک کہ سات سال کے عرصے میں جو احکام شریعت کے قاعدے کے خلاف اور طریقت کی روش کی ضد ہوں اس سے سرزد نہ ہوئے۔ چونکہ مشار الیہ۔ (جس کی طرف اشارہ ہے) باطنی معاملے میں مضبوط حقیقت کو پا چکا تھا لہٰذا طالبوں کی تعلیم اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے کی اسے اجازت دے دی۔ اس لئے جو کوئی حق سبحانہ کی طلب کی خواہش رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو فقیر کا ہاتھ جان کر طریقے میں داخل ہو گا۔ امید ہے کہ اس کی صحبت کے ذریعے کافی فائدہ حاصل کرے گا۔ اور اس بلند گروہ کے ذوق و وجدان سے لطف اندوز اور فائدے پائے گا۔

۲۔ وصیت کی جاتی ہے کہ نفع و نقصان میں اللہ سے ڈرے اور سنت کو اپنے اوپر لازم کرے بدعت سے بچے اور اس نادر طریقے میں حرص و ہوا کا راستہ نئی اور انوکھی چیز سمجھ کر ہمیشہ پہلے ہی سے بند کیا ہوا ہے۔ حضرت خاتمیت ماب علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰۃ کی اتباع کی برکت سے اور اس خاندان کے عالی شان

Marfat.com

بزرگوں کی ارواح کی توجہ سے رشد و ہدایت کی قبولیت کے انوار میں روز بروز زیادتی ہو گی۔ حضرت باری جل و جلالہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ سب کے سب اس کے فیض سے بہرہ مند ہوں۔

اللہم ثبتنا علی نہج الاستقامۃ واحفظنا عن موجبات الندامۃ یوم القیامہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین تسلیما کثیرا کثیرا (اے اللہ ہمیں استقامت کی راہ پر ثابت قدم بنا اور قیامت کے دن ندامت کی موجبات سے ہمیں محفوظ رکھ اے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیج اپنی مخلوقات میں سے بہترین یعنی محمدؐ اور آپ کی تمام آل پر۔ اور ان پر بہت زیادہ سلامتی ہو۔)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ مولوی محمد شریف صاحب بدخشانی

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے غیر کو اپنی حقیقت و عظمت اور اپنے جلال میں متحیر کر دیا اور کاملین کے دلوں کو اپنی کمال کی محبت سے زندہ کیا اور اشخاص عارفین کو اپنی ذات کے ظہور کا آئینہ بنایا اور اپنی مخلوقات میں سے ایک بشر کو خصوصیت عطا فرمائی تمامیوں کے تمامی اور کاملوں کے کامل۔ کامل ترین مصدر اور اس کے مظہر جوامع الکلمات کی زینت پر صلواۃ وسلام ہو جن کو کل مخلوقات کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اور جن کو زلیغ البصر سے پاک کر دیا گیا۔ اور جن کی آنکھ نہیں جھپکی اور بے شک جنہوں نے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو دیکھا اور پھر اس مبارک ہستی کی آل اور اصحاب پر اور ان کے تابعین کی پوری جماعت پر جو آسمان ہدایت کے ستارے ہیں اور جو آخری مراتب تک پہنچنے کے وسائل ہیں۔

اما بعد۔ یہ بندہ امام علی بن سید حیدر علی الحسینی السامری النقشبندی المجددی جو اپنے رب غنی کی رحمت کا فقیر ہے (اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنی مخفی مہربانیوں اور روشن کرم کے ساتھ معاملہ فرمائے)۔ عرض کرتا ہے کہ تحقیق صالح اور کامل دوست محمد شریف البدخشانی (اللہ سبحانہ اپنی تجلیات کی روشنیوں سے اسے منور فرمائے) نے مختلف شانوں کی تفصیلات سے عروج کیا اور اس کی ذات کے اجمال تک پہنچا اور تمام عالم کے شیشوں میں اس محبوب کے جمال کا مشاہدہ کیا اور اپنے نفس کو اجمال و تفصیل کے ساتھ دیکھ لیا نیز عالم کو اس کے مظاہرے کے اعتبار سے اور اس کی تفصیلات کے لحاظ سے پہچان لیا جب اس فقیر کے توسط سے مشائخ نقشبندیہ قدس سرہ (اللہ تعالیٰ ان اکابر نقشبندیہ کے بھیدوں کو پاک کرے) کے ارادت کے سلسلے میں داخل ہوا اور سمجھے ہوئے ذکر میں مشغول ہوا تاکہ ہمیشہ کی جمعیت حاصل ہو اور اس کے لئے الہیات کے جذبے کا حصول ہو اور اس ابتداء کی آسانی ہو جس میں انتہا بھی مندرج ہے تو پھر اس نے سلوک کی منازل اور جذبات کے مقامات کو قطع کیا اور تکمیل اور ارشاد کے درجے تک پہنچ گیا۔ فنا کے حصول اور بقاء میں شمول

کے بعد بطریق خاص میرا مطلب سیرالی اللہ سیرفی اللہ۔ سیر عن اللہ باللہ و سیر۔ فی الاشیاء جو مقام نزول سے ہے اور جو صاحب استعداد مخلوقات کو حق کی طرف دعوت دینے کی آخری حد ہے تو اس پر حقیقی اور ذاتی توحید کے شعلے ظاہر ہوئے اور مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) کو اہل حقیقت کی زبان جان کر جمیعت اور حق الیقین کے ساتھ میں نے اسے اجازت دے دی۔ اور طالبین کی رشدو ہدایت کے لئے اس کو لباس خرقہ عطا کیا۔ بعد اس کے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت ہوئی جیسا کہ قطب دائرہ ولایت علم الہدی الکامل المکمل سیدی حضرت شاہ حسین علی (اللہ تعالیٰ ان کی روح کو حقیقی روح بنائے) نے مجھے اجازت فرما کر خلعت پہنائی اور انہوں نے قطب العالم حضرت حاجی احمد متقی قدس سرہ سے پہنی' اور انہوں نے اپنے شیخ اور مرشدنا محمد زمان قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد ذکی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام حضرت محمد رازدان قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ محمد حنیف قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے معلم الطریقت حضرت خواجہ عبدالاحد قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ قطب الثقلین و مولی الخافقین واقف اسرار سبع مثانی المجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ سے پہنی اور انہوں نے اپنے شیخ مولانا خواجہ محمد امکنگی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت مولانا محمد درویش قدس سرہ سے پہنی اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت محمد زاہد قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ قدوۃ الاحرار خواجہ عبیداللہ قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اس طریقے کے قبلہ اور امام خواجہ بہاؤالحق والدین جو نقشبند کے نام نامی سے مشہور تھے قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ معلم الاداب الامیر کلال قدس سرہ سے پہنی اور انہوں نے اپنے شیخ مولانا محمد بابا سماسی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ علی رامیتنی قدس سرہ سے پہنی جو عزیزان کے نام نامی

Marfat.com

سے مشہور تھے۔ اور انہوں نے اپنے شیخ محمودالخیر فغنوی قدس ہیرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ مولانا عارف ریوگری قدس ہیرہ سے پہنی اور انہوں نے اپنے شیخ اس طریقے کے سردار عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ سے پہنی اور انہوں نے اپنے شیخ امام ربانی ابی یوسف ہمدانی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے اپنے شیخ طریقہ شیخ ابی علی فارمدی الطوسی قدس سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے قطب الزمان الشیخ ابی حسن خرقانی سرہ سے پہنی۔ اور انہوں نے روحانی فیض طریقہ سلطان العارفین ابی یزید بسطامی قدس سرہ سے اخذ کیا اور انہوں نے روحانیت کے امام اجل حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روحانی سلسلہ حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ اور اپنی جد امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق جو بزرگ تابعین میں سے ایک بزرگ ہیں اور فقہائے سبع میں شمار ہوتے ہیں سے پہنی اور انہوں نے اپنے شیخ سلمان الفارسیؓ سے روحانی فیض حاصل کیا یہ وہی بزرگ شخصیت ہیں کہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی حدیث مبارکہ سلمان منا اہل البیت (کہ سلمانؓ ہم میں سے یعنی میرے گھر والوں سے ہیں) کے شرف سے نوازا اور وہ حضرت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلواۃ والتسلیمات کی صحبت سے بھی فیض یاب ہوئے اور پھر انہوں نے حضرت امیرالمومنین ابی بکر صدیقؓ سے حاصل کیا۔ اور پھر انہوں نے افضل الانبیاء قدوۃ الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ و آلہ واصحابہ وسلم جو برکت اور ہدایت اور دین حق کے ساتھ اس دنیا میں بھیجے گئے تاکہ ان کا دین تمام دینوں پر غالب ہو جائے سے روحانی فیض حاصل کیا۔

۲۔ میں اس کو (یعنی مولوی محمد شریف بدخشانی مکتوب الیہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار کرنے کی اور تفویض و تسلیم کے راستے پر ثابت قدمی کی۔ اور کتاب و سنت کے ساتھ تمسک کرنے کی اور عزیمت پر جہاں تک ممکن ہو سکے عمل پیرا ہونے کی۔ محدثات اور رخصتوں سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سبحانہ سے سوالی ہوں کہ اس کے قلب کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کرے۔ اور جو چیز مناسب نہیں اس سے اس کی حفاظت کرے اور اسے سید الاولین والآخرین علیہ وعلیٰ آلہ الصلواۃ والتسلیمات کی اتباع پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مضبوطی سے قائم رکھے۔

اس مکتوب کا متن عربی ہے جس کا ترجمہ اردو زبان میں ہوا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ مولوی نور احمد صاحب تخت ہزاروی ثم چنیوٹی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین
وآلہ الطاہرین وصحبہ التابعین
(سب تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں اور صلواۃ وسلام (دونوں) پورے کے پورے اور کامل کے کامل سید المرسلین اور آپ کی آل طاہرین اور ان ساتھیوں پر جنہوں نے آپ کی اتباع کی)

۲۔ اما بعد علم و عرفان والوں اور صاحبان شوق و مستی کے ضمیروں پر صاف روشن ہو کہ بزرگیوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ علوم کی حقیقتوں کو کھولنے والے نکات کی وضاحت کرنے والے بڑی سمجھ والے دوہری پاکیزہ استعدادوں والے انسانیت کی خوبیوں کے حامل مہربان بہت بزرگ دوست مولوی نور احمد تخت ہزاروی (باری تعالیٰ اسے مقصود کے مقام کی انتہا تک ملائے) مروجہ علوم کے حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی پہلی مہربانی نے اس کی مدد کی اور اسے باطنی نسبت کا شوق پیدا ہوا تو اس فقیر کی طرف رجوع کر کے توبہ اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر بلند طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں شمولیت اختیار کر کے اس بلند طریقے کی نسبت سے مغلوب ہوا۔ اور اس بڑے بزرگ سلسلے کے بہت بڑوں کی پاک ارواح کی برکت سے مردانہ جذبہ اس کے حال میں شامل ہو کر اس کی کامیابی کا ضامن ہوا۔ تاکہ جذبہ و محبت کی راہ سے عالم امر و عالم خلق کے لطائف میں سے ہر ایک لطیفے سے خاص کیفیات اور تجلیات کم مدت میں پائے۔ اور تجلیات افعالی و صفاتی و شکستگی اور ہلاک ہونے کی شمولیت سے عالم کی انتہا کا وصول میسر ہو۔ چونکہ ان لطائف کے اصول کی انتہا سے ممکنات کے حلقے کی انتہا ہوتی ہے لہٰذا مولوی موصوف نے اس اصول کے وصول سے ممکنات کے حلقے کو قطع کر کے سیر الی اللہ کی انتہا کے ساتھ مطلق فنا حاصل کی اور تلون مزاجی کی جگہ تمکنت نے لے لی اور سکر سے صحو کا شعور آیا اور سیر فی اللہ میں بقاباللہ سے مشرف ہو کر سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء اور عالم ملکوت

Marfat.com

ولاہوت میں پرواز ہے اور تمام صفات الہیہ سے متصف ہو کر بشریت کی صفات کی طرف لوٹنے سے امان میں آگیا۔

کما قالو امارجع من رجع الامن الطریق و من وصل لایرجع (جیسا کہ لوگوں نے کہا ہے کہ جو امن کے طریق کی طرف لوٹا۔ وہ حقیقت میں نہیں لوٹا اور جو وہاں پہنچ گیا وہ کبھی نہیں لوٹتا) اور نقشبندیہ کے حضور کی تشریح دائمی تجلی سے ہے کہ ذات خداوندی اسماء و صفات کے ساتھ بے پردہ ہو کہ کیفیات ذوق و مستی کے وصول سے کامیاب ہونا ہے اور بلند مقامات کے فیوض سے ہے کہ کنائیہ انبیاء اور رسل اولوالعزم علی نبینا علیہ السلام کے مقام کی حقیقتوں کے سبب سے ہے اور محبت و محبوبیت و قیومیت غیر معین حلقے تک کہ تشریح ذات کے مرتبے اور خلت سے اور محبت و محبوبیت و قیومیت غیر معین حلقے تک کہ تشریح ذات بحت کے مرتبے سے کہ سواء ہے تمام خصوصیات اور ذات بحت کی منشاء سے اور جگہ ہے سالک کی وجدانی کیفیت فیض کے وقوع ہونے کے مقام سے کہ محظوظ ہوا۔

۳۔ چونکہ مولوی صاحب مذکور ارباب مسلم اور اصحاب کشف سے ہے اور یہ ان مقامات سے ہر ایک مقام کو اپنی کیفیات کے ساتھ جان کر اس فقیر کے مجمع میں شامل ہوا۔ اس لئے اس کے مقام ارشاد و تکمیل کے معائنے کے بعد اسے مجاز قرار دیا ہے کہ طالبوں کی تربیت اور ناقصوں کی تکمیل اور اس بلند طریقے کو رواج دے۔ اس شرط پر کہ عادات اور عبادات میں علماء حنفیہ کے اجتہاد کے مطابق کتاب و سنت کو تھامے رکھے گا۔ اور عزیمت پر عمل کرے گا۔ شریعت اور طریقت میں نئے حکم (بدعت) سے اجتناب کرے گا۔

۴۔ طالبوں اور لیاقت والوں کا راستہ یہ ہے کہ حضرت جس کی تعریف کی گئی ہے اس کو تحریر شدہ کلمات کے مطابق اہل اور لائق جان کر اس کی صحبت کو اپنے اوپر لازم سمجھنے کو غنیمت جانیں اور اس کی صحبت کے عمدہ طریقوں کے لحاظ سے کم درجہ دوری اور نقصان سے بلند نزدیکی اور خوبی آئے گی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے رسول علیہ وآلہ وسلم والتسلیمات ابداً سرمداً کی طفیل جو لوگ سچائی اور عقیدت سے بلند طریقے میں داخل ہوں گے وہ احدیت کے سمندر میں محو اور

تلاش کرنے والے ہوں گے۔

کتبہ

العبد الحقیر الراجی بکرمہ الغنی فقیر امام علی الحسینی السامری النقشبندی المجددی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ و کرمہ الجلی بحرمتہ النبی و آلہ التقی فقط۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ سید مہتاب شاہ تنبووالہ

اللہم لک الحمد بعدد من حمدک ولک الشکر بعدد من لم یشکرک و علی حبیبک و نبیک الصلواۃ والتحیہ بعدد من ذکرک بعدد من لم یذکرک کما یقتفی کرمک ویلیق بفضلک

(اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں ان بندوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے تیری حمد کی اور تیرے ہی لئے وہ تمام شکر ہیں ان اللہ کے بندوں کے برابر کہ جنہوں نے تیرا شکر نہیں کیا۔ اور تیرے حبیب اور نبی پاک پر صلواۃ وسلام ہو ان انسانوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے تیرا ذکر کیا۔ اور ان کے برابر جنہوں نے تیرا ذکر نہیں کیا جیسا کہ تیرے کرم کا تقاضا اور بڑے فضل کے لائق ہے۔

اما بعد۔ تمام اہل دین اور یقین کے راستے پر چلنے والوں کی سنہری رائے پر ظاہر ہو کہ سرداری اور حقیقتوں کی طرف لوٹنے والے سید مہتاب شاہ (اللہ تعالیٰ اسے مقصد کی انتہا تک لے جائے) جب اس نے اسم الہادی کی تاثیر سے اسم مضل کے قبضے سے رہائی پائی۔ تو اس فقیر کی وساطت سے بلند طریقہ نقشبندیہ مجددیہ (اللہ تعالیٰ ان کے بھیدوں کو پاک کرے) میں داخل ہوا تو الٰہی جذبہ اس پر غالب ہوا اور صاحبان روش کی طلب کے مطابق مشقت کے معمولات (وظائف) اختیار کر کے آٹھ سال کی مدت پسندیدہ چلن کی رعایت سے صحبت میں گزارے۔ یہاں تک کہ فیض کے حامل مقولے کے مطابق من طلب شیاء وجدوجد (جس کسی نے کسی چیز کی طلب کی اور اس کے لئے کوشش بھی کی تو اس نے اسے پالیا) واقعات۔ حالات۔ کیفیات۔ کے دروازے اس کے دل پر کھل گئے اور صفاتی انوار اور تجلیوں کے بھیدوں کے نشان اس پر چمکے۔ اور اس راہ کی حقیقتوں اور باریک نکات پر واقفیت پا کر لیاقت کے مطابق فانی ہو گیا۔ اور نیستی سے سرمدیت اور مظہریت اور ربی خصائل و عادات اختیار کرنے کی روش سے لطف اندوز ہوا اس بنا پر اس کو اس معاملے کی حقیقت جاننے کے بعد اذن دیا کہ طریقے میں داخل کر کے طالبوں کے

Marfat.com

دلوں میں سکون کا القاء کرے۔
استعداد والوں کی راہ یہ ہے کہ اس کی بہت عطا کرنے والی صحبت کو غنیمت تصور کریں اس کے توسط سے الہٰی جذبات کے نشانات اپنے باطن میں پا کر غفلت کی پستی سے نجات اور حضور و واقفیت کی چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ ہے) کے لئے وصیت کی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ کی ترقی کی خواہش حق جل وعلا سے رکھے۔ اور رسول مجتبٰی کی پیروی اور کتاب و سنت کو تھامے رہے۔ معمولات و وظائف و عبادات کے اوقات میں بدعت سے بچے۔ متوسط اور درمیانی راہ اختیار کرے اور عادات سیئہ کو چھوڑے رکھے۔ توکل اور رضا کی راہ پر مضبوط رہے۔ دولت مندوں اور دنیا والوں سے کم ملاپ کرے مجھے اس حقیقی فضل والے کے کرم سے امید ہے کہ اپنے نبی پاک اور ان کی بزرگ آل کی حرمت کی طفیل علیہ وعلی آلہ الصلواۃ والتسلیمات دائماً" سرمداً وہ اس طرح کے لوگوں کو اس کی صحبت کی برکات اور فیوض سے بہرہ مند کرے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ مولوی رسل بابا صاحب

الحمد للہ ذی الجلال والاکرام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ الکرام و صحبہ العظام (تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جلال و اکرام کا مالک ہے اور صلوٰۃ و سلام ہو اس کے رسول اور اس کی آل کرام اور اصحاب عظام پر)

امابعد۔ جاننا چاہئے کہ جو کچھ بلند طریقہ نقشبندیہ میں بزرگوں کی توجہ سے بعض طالبوں کو آغاز ہی میں انتہا درجے کے حکم میں ذائقہ حاصل ہوتا ہے۔ پردے کے پیچھے مطلوب کے عکس کے جذبہ و محبت میں سے ہے۔ جو ان کے باطن پر چمکتا ہے اس طرح اپنی ہستی کو اس کی دوری میں پوشیدہ پاتے ہیں اور اپنی اچھائیوں کو گم کر کے اپنی ذات کی نفی سے اپنے آپ کو فانی تصور کرتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ ہستی کی نفی اول فنا و بقاء کے زمرے میں آتی ہے اور جذبے کی سمت اس ظہور کو ہیشگی نہیں اور فنا و بقاء جو اس پر ترتیب پائے گی وہ بھی دائمی نہ ہوگی۔ کیوں کہ اس صورت میں ظہور پردے میں ہے اس لئے ایسا ظہور جو ہے اس میں سالک کی ہستی متوازی ہوتی ہے اور جب ظہور متوازی ہو جائے تو بشریت کی ہستی آشکارا ہوتی ہے لان المستر قد ىنظر یعود (کیونکہ جو چھپا ہوتا ہے وہ ظاہر ہوتا ہے اور پلٹ بھی آتا ہے) یہ فنا کی قسم معتبر نہیں ہوتی قابل اعتبار وہ ہے کہ ہستی پر غالب ہو کر بغیر پردے کے مطلوب سایہ ڈالے۔ اور عارف اپنے اخلاق و اوصاف کو مطلوب کے اوصاف و اخلاق کا عکس پائے۔ اس حد تک کہ تمام کو آں جناب قدس کے حوالے کر کے حقیقی فنا سے برگزیدہ ہو جائے نیز اس اللہ تعالیٰ کے دوسرے عطا شدہ وجود کے ساتھ چاک و چوبند ہو جاتا ہے اور اس کی اپنی تمام خواہشات کا ازالہ ہو جاتا ہے کیوں کہ زائل ہونے والا پھر نہیں پلٹتا اس لئے مقصد یہ ہے کہ۔

۳۔ پاکیزگیوں کو پناہ دینے والا رسول بابا کشمیری چاری (اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے جو اسے عطا ہوا) نے جذبہ و سلوک کے معاملے کو انتہا تک پہنچایا اور مقام قلب سے باہر آکر مقلب القلوب سے پیوست ہوا اور سیرالی اللہ و سیرفی اللہ و

Marfat.com

سیر عن اللہ باللہ کے فوائد سے اختیار والا ہو کر اصل کے طلوع ہونے سے سایہ کو اصل کے حوالے کر کے تمام مرغوبات سے خالی ہو کر حقیقی فنا سے مشرف ہوا اور حقیقتوں کی زیادتی اور اوپر والے مقامات کے نکات سے آگاہی پاگیا بس حمد ہے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر جب کہ تحریر شدہ خوبیوں کے حصول کی صحبت میں مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ ہے) مضبوطی سے پیوست ہوا تو اس کو طالبوں کی تعلیم اور ناقصوں کی تربیت کرنے کی اجازت دے دی تاکہ سنت کی راہ پر بلند طریقے کے بزرگ اکابر سے فائدہ حاصل کرنے میں ثابت قدم ہو کر سنت کے احیاء میں اور طریقت کو رواج دینے میں ہمت صرف کرے۔ اللھم اجعلہ للمتقین اماما (اللہ تعالیٰ اس کو متقین کے لئے امام بنا) اس لئے جو کوئی سچی عقیدت سے مشارا الیہ (جس کی طرف اشارہ ہے) کے ذریعے سے اس طریقے میں داخل ہو کر ذاکر اور شاغل ہو گا وہ بلند خوبیوں کو پہنچے گا۔

۴۔ اس سبحانہ کے فضل سے میں امید وار ہوں کہ اسے مقام ارشاد میں سلامت رکھے۔ اللھم کن لہ کفیلا فی الامور کلھا بتوفیق اتباع رسولک محمد علیہ وعلی آلہ واصحابہ والصلواۃ والتسلیمات دائما ابدا سرمدا (اے اللہ اس کے تمام امور میں اس کا کفیل بن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلواۃ وسلام کے ساتھ اتباع کی توفیق دے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ سید نظام شاہ صاحب

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المجتبٰی وعلی آلہ وصحبہ البررۃ التقی۔

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو بلند ہے اور سب سے اونچا ہے اور صلواۃ و سلام ہو اس کے رسول پر جو انتخاب کائنات ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر جو نیک بھی ہیں اور اصحاب تقویٰ بھی)

۲۔ واضح ہو کہ سید نظام شاہ کشمیری حق جل علاؐ کی راہ پر چلنے کی خواہش لے کر اپنی قیام گاہ سے باہر آ کر بلند طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہوا اور جانے پہنچانے ذکر و اذکار کے ساتھ کہ اس سے خلاصی نہیں میں مشغول ہوا نیز حق سبحانہ کی نزدیکی کے ارادے سے مشقت کے راستے کو لازم پکڑا چنانچہ سات سال کے عرصے کے اوقات کو سچے طالبوں کے طریقے پر پورا کیا اس حد تک کہ حدیث شریف کے مطابق ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش بہا ورجلہ الذی یمشی بہا (رواہ البخاری)

(میرے اس بندے کو زوال نہیں جو میری طرف نوافل کے راستے سے تقرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پھر اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ کی شکل اختیار کر لیتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے) (امام بخاری نے روایت کیا) (یعنی ایسے انسان کے اعضاء اللہ تعالیٰ کی رضا اور ارادے سے کام کرتے ہیں) لہٰذا الٰہی صفات کے افعال وانوار کے نشانات اس کے دل پر چمکے اور حقیقتوں اور سلوک کی منزلوں پر ٹھہراؤ پایا۔

۳۔ حاصل کلام یہ کہ ہمیشہ کی واقفیت اور عادات و خصائل الٰہی کو اختیار

کرنے سے اس نے زیادہ فائدہ پایا۔ چونکہ اس کے رشد و ہدایت کے طریقے کو ظاہر آنکھوں سے دیکھا کہ بستر غفلت پر پڑے ہوئے مریضوں کا علاج کر سکتا ہے اس بنا پر اس کو اجازت دے دی۔

۴۔ طالبوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کو فقیر کا ہاتھ جان کر اس سے بیعت اختیار کریں کہ یہی صحبت اور اس کی تربیت کی خوبی بہت بڑے فائدے پہنچائے گی وصیت کی جاتی ہے کہ پسندیدہ طریقوں اور تقویٰ کو لازم کرنا اور گزرے ہوئے بزرگوں کے نشانات کی اتباع ۔ دین میں نئی انوکھی چیز کو نکالنے سے بچنا۔ امیروں کی صحبت سے اجتناب اور روپے پیسے کی ٹھیکریوں کی طرف عدم رغبت اس صورت میں کہ حق سبحانہ سے محبت اس کا مقصد عظمٰی ہو عبادات اور روز مرہ کی عادات میں رسول مقبول علیہ و علی آلہ الصلوۃ کی اتباع کی طرف انسیت ہونی چاہئے۔

۵۔ اس سبحانہ کے فضل سے میں امید رکھتا ہوں کہ نبی پاک اور ان کی آل اور بزرگوں کی عزت کی طفیل اس کو سنت کے سیدھے اور استقامت و ہمیشگی والے راستے پر رکھ کر سب اس کے فیض کے دسترخواں سے کثیر فائدہ پائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ حافظ شرف دین خوشاب والہ

خداوند پاک کی حمد و ثناء اور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت کے بعد یقین کے راستے کے سالکوں پر روشن ہو کہ حضرت قطب الاقطابی ارشاد مابی قدس سرہ کی زندگی کے آخری دنوں میں حافظ شرف دین کو اجازت کے ساتھ رخصت کر کے حافظ صاحب مذکور جس کی صفت کی گئی ہے کے نام سے ایک خط میں لکھا گیا تھا کہ ماہ رمضان کے بعد وقت پر حاضر ہو کیونکہ اس راہ میں کچھ بالمشافہ امور سمجھانے سے تعلق رکھتے ہیں اجل نے حضرت سیدی و مولائی کو تیرہ ماہ شوال ۱۲۸۲ھ کی تاریخ کو رحمت حق سے ملا دیا۔

۲۔ اس بنیاد پر اللہ کا فقیر اور اس کا بندہ صادق علی (اللہ تعالیٰ اپنی پوشیدہ مہربانی سے اس کا معاملہ فرمائے) حضرت طین مکانی (اللہ تعالیٰ ان کے روح کو حقیقی روح بنائے) کے متبرک نفس کی رعایت سے ایک اجازت نامہ حافظ مذکور کے لئے (اللہ تعالیٰ اس کو عزت دے) لکھواتا ہے کہ!

حافظ شرف دین نے سالہا سال حضرت خداوند و قبلتی قدس سرہ کی بہت برکت رکھنے والی صحبت میں گزارے اور اس نے الہی جذبات کی مدد سے سلوک کی منزلوں کو طے کر کے مطلوب میں نیست اور فانی ہونے کی حقیقت پر واقفیت پائی تھی اور مکمل صفات الہی سے موصوف ہو کر مجاز ہو چکا تھا۔

اس لئے طالبوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کو حضرت رشد و ہدایت کو پناہ دینے والوں کا ہاتھ جانتے ہوئے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں کہ اس کی صحبت کے ذریعے سے فیض اور بے شمار اور لا محدود برکتیں پائیں گے اور وصیت کی جاتی ہے کہ کتاب و سنت کو تھامے رکھے۔ بدعت سے بچے گمنامی کو اپنائے دنیا والوں سے کم ملاپ رکھے۔ حرص و ہوا سے منہ موڑنے والا ہو۔ میں خداوند عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ نبی پاک اور ان کی آل اور بزرگوں کی طفیل مخلوق کے اکثر لوگوں کو اس کے دسترخوان سے فیض کی نعمت ملے گی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

(جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی)

اجازت نامہ میاں صاحب محمد زمان

جہان کے پیدا کرنے والے کی تعریف اور رسولوں کے قافلے کے سردار اور رب العالمین کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی کامل آل اور پاک اصحاب کی نعت کے بعد علم دین کے حضرات علماء اور حقیقتوں کے جاننے والے سادات اور تمام دین والے گروہ (اللہ سبحانہ ان میں زیادتی فرماتا چلا جائے) کی سنہری رائے پر ظاہر ہو کہ علم و عرفان کے اکٹھے ہونے کی جگہ شوق و مستی کا چشمہ حق سبحانہ کا بزرگ کیا ہوا۔ میاں صاحب محمد زمان (اللہ تعالیٰ اسے مقام احسان پر بٹھائے) الہٰی جذبے کی وجہ سے اس فقیر کی صحبت میں پہنچا اور توبہ کرنے کی بزرگی اختیار کر کے مشغول ہونے کا راستہ اپنایا۔ اور طریقت والے صاحبان کی صحبت کے طریقوں اور گوشہ نشینی کو اپنے اوپر لازم کرنے کی رعایت کو اس قدر ملحوظ رکھا کہ اس قبولیت کے آغاز کے نتیجے میں کیفیات و حالات اور خاص واقعات اور تجلیات کے نشانات اور روشن طریقے اور ملکوتی لطیفے کے عالم میں صفاتی سیر اور پرواز سے روشناس ہو گیا اور ہستی کے بیابان کو سلوک کے قدم کے ملاپ سے ظاہرہ دیکھ کر مطلوب میں فانی ہوا اور نیستی سے اسماء اور صفات الہٰی سے موصوف ہو کر اور خدائی خصائل اور بے شمار عادات کو اختیار کر کے اپنی طاقت کے مطابق لطف پا کر اصل صورت کی خوبیوں سے آراستہ ہوا۔ اس لئے اس مقام کی تحقیق کے بعد اس کو اجازت دی گئی تاکہ اوسط کے مقام میں جس کی تشریح غیب و شہادت کے درمیان کے درجے سے ہے برقرار ہو کر طالبوں کی تربیت اور سالکوں کو راہ پر چلانے میں مشغول ہو اور میری اس قائم مقامی کے بعد بیعت اور توبہ والوں کی توبہ قبول کرنے میں اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ جو کوئی اس کو اس بارے میں اہل جان کر اس عزت والے کے طریقے میں

Marfat.com

داخل ہو گا۔ الٰہی تصرفات کے نشانات اور بے شمار پوشیدہ بھید اور حالات اپنے باطن میں پائے گا۔

۲۔ اور وصیت کی جاتی ہے کہ کتاب و سنت کے مطابق عمل ہو عزیمت پر استقرار اور بدعت سے بچنا حرص و ہوا کی مخالفت اور سرور انبیاء اور سردار اتقیاء علیہ و آلہ کی متابعت اہل دنیا سے ملاپ میں کمی حق جل و علا سے ہمیشہ ترقی کی دعا کرتے رہنا اختیار کرے۔ بڑے رحم کرنے والے کے فضل سے میں امید وار ہوں کہ نبی پاکؐ اور آپ کی بزرگ آل اور پاک اصحاب علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی طفیل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کو طالبوں کی رجوع کا مرکز اور اپنے راستے کے سالکوں کا مقصد بنائے۔ والسلام علی من اتبع الرشاد (سلامتی ہو جو ہدائت کی پیروی کرے)

پارہ والمحصنت ۵ + سورہ النساء ۴ آیت نمبر ۸۰۔ پارہ الم اقل ۱۶ سورہ طہٰ ۲۰ آیت نمبر ۴۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ حاجی عبداللہ فتح گڑھی

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ
(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور وہی کافی ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو ان کے ان بندوں پر جو چنے گئے)

اللہ کا فقیر اور اس کا بندہ صادق علی حسینی سامری نقشبندی مجددی (اللہ تعالیٰ اپنی پوشیدہ مہربانی سے اس سے معاملہ فرمائے) عرض کرتا ہے کہ حقیقتوں کے جاننے والے حرمین شریفین کی زیارت کرنے والے حاجی عبداللہ نے اللہ والوں کے راستے پر چلنے والوں کا مقصد لے کر قطب الاقطاب فرد الاحباب حجتہ المکملین وارث الانبیاء والمرسلین حضرت سیدی والدی و قبلتی (اللہ تعالیٰ ان کی روح کو حقیقی روح بنائے اور ہمیں ان کی فتوحات سے ملائے) کے ہاتھ پر توبہ اور اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تیس سال کا عرصہ صحبت میں گزار کر بے شمار فائدے اکٹھے کئے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے۔ اور نہ کسی بشر کے دل میں آئے اور حضرت خدا کے طالبوں کے قبلہ قدس سرہ کے انتقال کے بعد اس فقیر کی صحبت میں فائدہ حاصل کرتا رہا۔ اس حد تک کہ ممکنات کے حلقے کو قطع کرنے کے ذریعے اور ثابت ہونے کے درجے کے وصول سے اللہ تعالیٰ کی عادات و خصائل کو اختیار کرنے والا ہو گیا۔ اس بنیاد پر اسے اجازت دے دی گئی تاکہ اس راہ میں جو خوش نصیبی حاصل کی ہے وہ دیگر طالبوں تک پہنچائے۔ اللہ والوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کو فقیر کا ہاتھ جان کر اس کے ساتھ بیعت اختیار کریں۔ کیونکہ اس کی برکت والی صحبت کے لازم کرنے کے ذریعے الٰہی تصرفات کے نشانات اپنے باطن میں پائیں گے اور وصیت کی جاتی ہے کہ فقہ شریف کے موافق عمل ہو۔ اور گم نامی کو اختیار کرے توکل و تسلیم و رضا کی راہ پر مستقل ہو کہ یہی ابنیاء و اولیاء کی خصوصیت ہے حضرت خداوند جل شانہٗ کے فضل سے میں امید وار ہوں کہ نبی پاک اور ان کی بزرگ آل کی عزت کی طفیل سب اس کے فیوض کے فائدوں سے بہرہ مند ہوں گے۔

وقال الذین پارہ ۱۹ سورہ النمل ۲۷ آیت نمبر ۵۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں محمد عبداللہ مراڑوی

خداوند تعالیٰ جہان کے پیدا کرنے والے کی حمد اور تعریف و ختم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت کے بعد خداوند غنی کی رحمت کا امیدوار فقیر صادق علی حسینی سامری نقشبندی مجددی۔ (اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے) عرض کرتا ہے کہ جو تحریر شدہ اجازت نامہ سند المحققین حضرت ایشاں (حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ کی طرف اشارہ ہے) روح اللہ روحہ کی طرف سے میاں صاحب عبداللہ کے نام سے توشہ خانے میں بطور امانت رکھا گیا تھا۔ بڑے حادثے کے بعد کہ حویلی میں آگ لگ گئی تھی جس قدر تلاش کی گئی نہ پایا گیا۔ لیکن اس کی نقل موجود تھی چنانچہ یہ صورت حال اکثر اس مکان کے درویشوں پر عیاں ہے۔ اس بنیاد پر اس فقیر نے حق کے اظہار کی خاطر اس واقع کو بطور شہادت لکھ کر اپنی مہر ثبت کر دی ہے تاکہ دلیل ٹھہرے لہٰذا خاص کر حق کے ثبوت کے لئے اس کو اس حصہ میں نقل کیا گیا ہے۔

نحمده ونصلی حامد اللہ رب العالمین و مصلیا علی رسولہ خاتم النبین وعلی آلہ الطیبین وصحبہ الطاہرین

۲۔ (ہم تعریف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی جو رب العالمین ہے اور درود شریف پڑھتے ہیں اس کے رسول پر جو خاتم النبین ہے اور ان کی آل طیبین اور اصحاب طاہرین پر)

امابعد۔ واضح ہو کہ سچائی کو پناہ دینے والے میاں صاحب عبداللہ نے جب جذبے کو راہبر بنا کر محبت کی روشن آنکھ کی راہ سے سیرالی اللہ و سیرفی اللہ کو انتظام کے ساتھ پہنچایا۔ اور فنا وبقا کی نیک بختی سے برگزیدہ ہو کر صورت کی خوبی اور کاملیت سے آراستہ ہوا تو اس بنا پر فقیر نے اس کو اس بلند طریقے کو رواج دینے کی اجازت دے دی۔

اللہ کے طالبوں کا راستہ یہ ہے کہ اس کو تحریر شدہ خوبیوں کا اہل جان کر اپنے تمام کو اس کے سپرد کر دیں اور اپنی نیک بختی اس کی کلی وجزوی رضا میں اور

Marfat.com

اپنی بد بختی اس سے منہ پھیرنے میں جانیں۔ اور ہمیشہ اپنے اوقات پر مشغولیت کی نظر رکھیں۔ اور اس کو اس کی پسندیدہ روش جانیں کہ جس قدر اس کے ساتھ لگاؤ کے طریقے پیدا کریں گے۔ اس کے باطن سے فیوض کا حصول کثرت سے ظاہر ہو گا۔ اور وصیت کی جاتی ہے کہ عادات اور عبادات میں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کی متابعت اور فقہ شریف کے مطابق عمل۔ اور سلف صالحین کے نشانات کی تقلید گوشہ نشینی کا اختیار کرنا اور خدا پر بھروسہ اور امراء سے کم ملاپ اور غیر اللہ سے ناامیدی۔

وھو اللہ اکلہم واللہ المرجع والماب (وہی اللہ ہے جو ان کے لئے زندگی کا ذریعہ یعنی روزی کا ذریعہ) ہے اور اس کی طرف ان کا لوٹنا ہے اور وہی آخری ٹھکانا بھی ہے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت نامہ میاں شاہ محمد جوگو والیہ

اہل اسلام اور خصوصاً علماء اور عارفین کرام کی سنہری رائے پر ظاہر ہو کہ جب قطب الاقطابی حضرت سیدی والدی روح اللہ روحہ (اللہ تعالیٰ آپ کی زوح کو حقیقی روح بنائے) نے حقیقتوں اور معرفت سے واقفیت رکھنے والے میاں صاحب شاہ محمد موصوف (جس کی صفت کی گئی ہے) کو اس مکان کے ساکنین کے شوق اور منت وزاری کے سبب کو معلوم کر کے دارالسلام شہر ٹونک کی طرف روانہ کیا۔ تو اس کو طریقت کی تعلیم دینے کی اجازت دے دی تھی لیکن جب اس جگہ سے واپس آنے کے بعد دوبارہ صحبت میں مشغول ہوا تو اس کے لئے اجازت نامہ لکھا گیا۔ بعد ازاں آنجہانی قدس سرہ ندائے ارجعی (انا للہ وانا الیہ راجعون) سن کر خراماں خراماں باغ بہشت چلے گئے۔ چونکہ اس کی خلافت کا حال اس فقیر کے نزدیک ثابت اور استحقاق رکھتا ہے لہٰذا بزرگان سلف کے طریقے کی پیروی میں اجازت نامہ جیسا کہ طریقے کے مشائخ کے دستور کے مطابق تحریر کرتے ہیں شامل ہے اور وہ یہ ہے۔

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور وہ کافی ہے اور صلواۃ وسلام ہو ان کے چنے ہوئے بندوں پر۔

۲۔ اما بعد۔ اللہ غنی کے بندوں میں سے ایک ناچیز فقیر صادق علی حسینی سامری نقشبندی مجددی (اللہ اسے معاف کرے) عرض کرتا ہے کہ حقیقتوں سے واقفیت رکھنے والے میاں صاحب شاہ محمد (اللہ اسے برکت دے) نے حضرت ارشاد مابی قبلہ قدس سرہ کے ہاتھ پر توبہ کر کے آٹھ سال کا عرصہ آپ کی صحبت میں گزارا اور نفی کی بساط کو اپنے سلوک کے قدم سے طے کیا اور سیرالی اللہ اور سیرفی اللہ کی نیک بختی کے چاہنے والا ہو گیا۔ اس بنا پر رشد و ہدایت کا شاہی لباس پہن کر رخصت ہوا۔

اور وصیت کی جاتی ہے کہ کتاب وسنت کو تھامے رکھے بدعت سے بچے اور عمل

وقال الذین پارہ ۱۹ سورہ النمل ۲۷ آیت نمبر ۵۹

Marfat.com

موافق شرع شریف کرے گمنامی کو اختیار کرے اور خدا پر توکل رکھے۔ اور غیر اللہ سے مایوس رہے اہل دنیا سے ملاپ کم کرے۔ وانی علی رجاء من اللّٰہ تعالیٰ ان یجعلہ للمتقین اماماً بفضلہٖ واتباع رسولہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات دائماً سرمداً۔ (اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے فضل اور اس کے رسول علیہ وعلی آلہ الصلواۃ والتسلیمات دائما و سرمدا" کی اتباع کی طفیل اسے اہل تقویٰ کے لئے امام بنائے)

(پارہ وقال الذین ۱۹ سورہ النمل ۲۷ آیت نمبر ۵۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ البررۃ التقی

(سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو بلند اور سب سے اعلیٰ ہے اور درود سلام ہو اس کے رسول حضرت محمدؐ پر اور ان کی آل پر اور اصحاب پر جو بہت نیکو کار اور متقی ہیں)

۲۔ اما بعد۔ حقیقتوں کے جاننے والے سادات اور عالم دین حضرات اور دین دار لوگوں کے تمام گروہوں کو (اللہ تعالیٰ ان کو صبح و شام اللہ کی محبت کی شراب چکھنے والوں میں سے بنائے) سنت کے مطابق سلام و دعا کے بعد آگاہ ہوں کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے پوری مہربانی اور رحمت سے اپنی دلیل حضرت رسولوں کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راستوں کے ہدایت دینے والوں کو قیامت کے انعقاد تک باقی رکھا تو وقتوں میں سے کوئی ایک وقت بھی اس امت پر ایسا نہیں گزرا کہ اس بلند جماعت (اولیاء کرام اور ہادیوں کی جماعت) سے خالی رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ کی عنایت اور فضل نے جمیعت کے چشمے اور توحید کے غار میں ہمہ وقت استغراق کے بعد فنا کی مچھلی کے پیٹ سے بقاء کے ساحل پر اور میدان تفرقہ سے خلاصی و نجات کی آسانی فرمائی تاکہ یہ طائفہ علیا اس امت کے لئے راہ کشادہ کرے۔ اور پست و ہلکی خواہشات کو راہنمائی کی بلند چوٹی اور آسمانوں کے بنانے والے کی خالص بندگی میں ترقی کی راہ کھولے۔ نیز اس سے پہلی امتوں کو جھکا کر اس امت کو برگزیدگی دی۔ تاکہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی حفاظت کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت کو بلا دلیل و راہبر نہیں رکھتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے لایزال طائفہ فی امتی علی الخیر والحق حتی تقوم الساعۃ (کہ میری امت میں زوال نہیں آئے گا (جب تک کہ ایک جماعت نیکی اور سچائی پر رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے) اور یہ بھی فرمایا لایزال فی امتی اربعون علی خلق ابراہیم (میری امت پر زوال نہیں آئے گا

Marfat.com

جب تک حضرت ابراہیمؑ کے خلق پر چالیس لوگ موجوز ہوں گے) اور وہ ہیں علماء حاملین دلائل و براہین کہ ان کا علم باری تعالیٰ کی ذات اور صفات اور افعال سے ہے اور یہی ہیں انبیاء کے وارث اور توحید کی حقیقتوں کو جاننے والے اور سچی دانائیوں کے صاحبان ۔ کہ یہ وہ ہیں کہ حدیث شریف کے مطابق علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل، ممن خلقنا یھدون بالحق (کہ میری امت کے اصحاب علم بنی اسرائیل کے انبیاء کے مانند ہیں اور ہم نے ان کو بھی پیدا کیا جو سچائی کی راہبری کرتے ہیں) کہ یہ خلعت کا تاج اپنے جسم پر پہنے ہوئے ہیں اور اقتدا کی سیپ کے قیمتی موتی ہیں۔ ان کے علم و عمل کے ترازو کا پلڑا ان کے علم و عمل کی نیکی کے سبب باہر نکلا ہوا ہے (یعنی جھکا ہوا ہے) ان کی زبان درست سچی اور ترازو صفت ہے بغیر کمی بیشی کے حدیث شریف میں آیا ہے ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لئن شئتم لاقسمن لکم ان احب عباد اللہ الذین یحبون عباد اللہ الی اللہ ویمشون فی الارض بالنصیحہ (اس ذات خداوندی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم چاہو تو میں قسم کھا سکتا ہوں تمہارے لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو خود اللہ کے بندوں سے صرف اللہ ہی کے لئے محبت کرتے ہیں اور اس دنیا میں لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے چلتے پھرتے ہیں۔ ان کی ولایت کے نور سے ہمیشہ ایک دنیا روشن ہے۔ حق کے نشان اور سچائی کی دلیل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے ذریعے سے دنیا اور نفس پر ظاہر ہیں۔ چنانچہ اس زمانے میں حقیقتوں اور معرفت سے آشنا شیر محمد خان ولد محمد سمند خاں کابلی عرف سلیمان خیل (اللہ کشائش زیادہ کرے) پہلی مہربانی سے اس فقیر کی صحبت میں پہنچا۔ اور سبحانی جذبات کی مدد اور ربانی عقیدت سے ذات کے بیابان جس کی تشریح سیرالی اللہ سے ہے قطع کر کے قلوب اور ارواح کے مدارج اور منزلوں اور تلون و بے قراری الٰہی بھیدوں کے ظاہر ہونے نور الٰہی کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کبریا کی بڑائی اور پہچان یکتائی ظاہری آنکھوں سے دیکھ کر الٰہی انوار کے مشاہدے سے اور حقیقتوں اور بھیدوں کو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور باریک نکات سے ملا کر اور سیرفی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ و سیرفی الاشیاء

Marfat.com

اور فنا و بقاء اور توحید اصلی سے مشرف ہوا اور اس نے بلوغت کے مقام کے وصول کے بعد دعوت کے درجے کی طرف رجوع کیا۔ غیبی حکم کے اشاروں کی بنا پر مشار الیہ (جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) کو طالبوں کی توبہ کی قبولیت اور یقین و اعتقاد رکھنے والوں کو تعلیم دینے اور ناقصوں کی تکمیل کی اجازت دے دی جس جگہ یہ معزز قیام کی بنیاد ڈال کر فائدے پہنچانے کا کام تیز کرے اس زمین کے لئے باعث بزرگی ہو گا۔ اور یقین کی راہ پر چلنے والوں کے لئے کرامت کا سبب بنے گا۔ جو لوگ طریقے میں داخل ہو کر اس کی صحبت کی ملازمت کا اظہار کریں گے جذبات کی مدد سے ہمت کے طور طریقوں کے تمام مقامات جلدی سے طے کریں گے۔

حاصل کلام! محبوں کے اعمال حق کے جذبات میں سے ایک جذبہ ہیں برابر ہوتے ہیں تمام جن و انس کے اعمال کے ایک الٰہی جذبے کے وصول کی بدولت اصول سے وصل اور بطون سے بطن کے مقام پر فائز ہوا سچے طالبوں کی راہ یہ ہے کہ اس کی بہت برکت والی صحبت کو غنیمت تصور کریں اور اس کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

ویعتقدون فی قلوبهم ان لاشیخ لهم غیره ولا یوصلهم ولاتیسرا الوصول الا من شیخ معین بما نکرنا فکما ان الحق واحد والقلب واحد ینبغی ان یکون المطلب واحد کیلا ینصرف فیه الشیطان ولایزعجزه النفس ایضا وینبغی ان یکون المرید صادقا" مخلصا" اما بالصدق فان یکون مقیما مع الله ظاہرا باطنا وسرا وعلانیته وکان الله بینه ونعسه وقلبه وسره و رومه واما با الاخلاص ان یکون جمیع حرکاته وسکناته وقیامه وقعوده وتقلباته واحواله وافعاله لله تعالی

(اور اپنے دلوں میں یہ اعتقاد رکھیں کہ ان کے لئے اس شیخ کے علاوہ کوئی شیخ نہیں اور ان کو حق تعالیٰ سے ملانے والا اور ان سے زیادہ آسان تر راہ پر چلانے والا ہمارے اس شیخ کے سوا جس کا تعین کیا جاتا ہے اور جس کا ذکر کیا گیا ہے اور کوئی نہیں۔ کیوں کہ حق ایک ہے دل بھی ایک ہے پس ضروری ہوا کہ مقصد بھی ایک ہو۔ تاکہ شیطان اس میں اپنا تصرف نہ کر سکے اور وہ نفس کو بھی عاجز نہ کر دے۔ اور چاہئے کہ مرید اپنے صدق میں صادق اور مخلص ہو اور اگر وہ اللہ کے ساتھ

Marfat.com

مقیم ہو ظاہرا باطنا۔ پوشیدہ طور پر علانیہ طور پر اور اللہ تعالیٰ اس کے نفس کے درمیان ہو اور اس کے قلب اور اس کے اسرار کے اور اس کی روح کے اور اگر وہ اخلاص کے ساتھ ہے تو اس کی تمام حرکات و سکنات اس کا بیٹھنا اور اٹھنا۔ اور اس کے حالات کا منقلب ہونا اس کے احوال اور اس کے افعال سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں گے۔)

۵۔ اور وصیت کی جاتی ہے جزوی کلی معاملے میں کتاب و سنت کو تھامے رکھے صوفیہ کے عمدہ طریقوں کو اختیار کرے اور خلوت و تنہائی اپنائے امراء سے کم ملاپ رکھے خدا کے فضل پر متوکل اور غیر اللہ سے ناامید رہے میں امیدوار ہوں کہ باری تعالیٰ اپنے کرم سے لگا تار عطیات دے کر اس کو رشد وہدایت اور دعوت کے مصلیٰ پر دیر تک برقرار رکھ کر اپنے طالبوں کا قبلہ بنائے۔

اللہم متع الطالبین بمیامن انوار لقایہ و نور قلوبہم بلمعان عنارہ بحرمت النبی وآلہ وصحبہ واہل بیتہ وزریاتہ وعترتہ وانصارہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا (اللہ تعالیٰ نبی کریم کی آل اور اصحاب اور اہل بیت اور اولاد اور عترت اور مددگاروں کی طفیل اپنے طالبوں کو اس کے چہرے کے انوار کی برکتوں سے مبارک کرے اور ان کے دلوں کو اس کے رخساروں کے شعلوں سے روشن بنائے فقط)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف

سید امام علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ

الحمد للہ العلی العظیم والصلواۃ والسلام علی رسولہ الکریم و علی آلہ الذین فازوامنہ بحظ جیسم بیان (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو بلند اور عظیم ہے اور صلوۃ وسلام ہو ان کے رسول کریم پر اور ان کی آل پر جو ان سے بہت بڑے لطف نے کھلم کھلا فائز المرام ہوئے)

اما بعد۔ ظاہر ہوتا ہے کہ رسالت کے محل کے صدر نبوت کے آسمان کے آفتاب فخر آدم اولو العزم نبیوں کی جماعت کی شمع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تبلیغ سے مخلوقات کو اللہ سبحانہ کی طرف بلایا۔ جیسا کہ مشکواۃ شریف (کتاب۔ مشکواۃ المصابح) میں وارد ہوا ہے۔ کہ علم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک قلب کا علم اور یہی علم نفع دینے والا ہے۔ دوسرا زبان پر جاری علم۔ بس یہ آدمؑ کے بیٹے پر اللہ عزوجل کی دلیل ہے۔ (رواہ الدیلمی) اس میں سے ایک احکام و اخلاق کا علم ہے اور دوسرا خدائی بھیدوں کا علم ہے کہ اس کے بھیدوں کے کھلنے کا علم۔ اور دل کا علم اور اسے حقیقت کے علم کا نام بھی دیتے ہیں۔ پہلا علم بیان کرنے کے لائق ہے اور سطروں میں چھپا ہوا ہے۔ اور یہ (دوسرا) سینے کا علم ہے۔ جیسا کہ آیا ہے عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حفظت من رسول اللہ دعائین اما احدھما فبثثتہ فیکم واما الاخر فلوبثشۃ فیکم قطع ھذا البلعوم (ابی ہریرہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو طرح کے علم مجھے بتائے ایک کو میں نے تم پر ظاہر کر دیا اور دوسرا اگر بتاؤں تو میری گردن کاٹ دی جائے) اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پہلے علم سے مراد علم احکام ہے۔اور دوسرے علم سے مراد کہ بھید ہیں جو غیروں سے چھپے ہوئے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان من العلم ھنیۃ المکنون لا یعلم الا العلماء باللہ عزو جل فاذا الحقوبہ لم ینکرہ الا الغرۃ باللہ

(علم میں کچھ ایسا بھی چھپا ہوا ہے کہ جس کو صرف علماء ہی جانتے ہیں اور جب ان کو اس سے اس کا سابقہ پڑتا ہے تو وہ انکار نہیں کرتے سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں غرور کا مرض ہو) پس ان حضرات نے ظاہرہ علم کو عامتہ الناس کے لئے چھوڑا ہے اور باطن کا علم خواص کے لئے ہے۔ اور اسی علم کی بابت اکابر کی راہ یہ ہے کہ طالبان راہ خدا بہت سے واسطوں سے اس علم کو حاصل کرنے میں کامیاب ہیں اور حضرت مہترو بہتر عالم علیہ السلام کی اتباع کی برکات اور اکابر سلسلہ کی پاک روحوں کے سبب قیامت کے روز تک رسالت ماب ان حضرات کرام کے عظیم ناموں کو جو بلند طریقہ مجددیہ کے ذریعے سے فیض پہنچاتے ہیں، لکھتے ہیں اس ترتیب کو صوفیہ کی اصطلاح میں اور ان کے ہاں "شجرہ کہتے ہیں۔ اس بنیاد پر جو سچی عقیدت کے ساتھ ان بزرگوں کے واسطے سے بیعت کے سائے کے نیچے مہربانی پائے۔ تو ان بزرگوں کا وجود شریف شجرہ طیبہ کی طرح ہے۔ **کلمتہ طیبتہ کشجرۃ طیبتہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین** (پاکیزہ بات۔ پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے) صحابہ کرام کی شکل میں کہ ہر وقت شوق و محبت کے پھلوں کی قسموں سے خوش ہوتے رہتے ہیں (اے اللہ مجھے بھی ان میں شامل کر)

اے طالب صادق جان لے اللہ تعالیٰ تجھے مراد کی انتہا تک پہنچائے کہ اصحاب کرام کے پیشواء اور انبیاء صلوات اللہ علی نبینا علیہم الصلواۃ کے بعد بشر کی شرافت ارباب تحقیق امیر المومنین وامام المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فیض کی برکتیں امام سلک رسالت علیہ الصلوات والسلام کی فیض عطا کرنے والی صحبت سے حاصل کیں۔ اور ان سے باوجود اس کے کہ حضور نور علی نور حضرت رسول مقبول علیہ السلام۔ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی فارس سے تشریف آوری پر فرمایا۔ **سلمان فی اہل البیت ولوکان العلم بالثریا ینالہ رجل من فارس** (سلمانؓ اہل بیت میں سے ہیں اور اگر علم ثریا کی بلندی تک بھی چلا جاتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس تک پہنچ جاتا) آپ نے اس فرمان کے سبب خوش نصیبی پائی تاہم ان سے

وما ابری ۱۳ سورہ ابراہیم ۱۴ آیت نمبر ۲۴

Marfat.com

(یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے) شہوار میدان اطمینان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فیض مذکورہ کی برکتیں حاصل کیں اور ان سے کبار التابعین حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے سید الصادقین و قدوۃ المتقین حضرت امام جعفر صادق نے اور ان کی روحانیت سے سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے۔ اور ان سے حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ نے۔ اور ان سے حضرت ابو یوسف ہمدانی قدس سرہ نے۔ اور ان سے حضرت ابوالقاسم گورگانی قدس سرہ نے اور ان سے حضرت ابو علی فارمدی قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت خواجہ محمود فغنوی قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت علی رامتینی قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ بابا سماسی قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ' سید امیر کلال قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند قدس اللہ سرہ نے اوصل الینا برکاتہ و فتوحہ اور ان سے حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت خواجہ محمد زاہد قدس سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ محمد درویش قدس سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ امکنگی قدس اللہ سرہ نے اور ان سے غیر اللہ سے فانی حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس اللہ سرہ نے اور ان سے قطب الاقطاب غوث الاغیاث امام ربانی غوث صمدانی حضرت خواجہ احمد مجدد الف ثانی الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ عبدالاحد کے فرزند صلبی حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ نے پہلی بیعت اپنے بزرگ باپ سے کی اور کچھ فائدے حاصل کر کے دوسری بار تمام سلوک اپنے بزرگ چچا حضرت خواجہ محمد معصوم سے مکمل کیا اور ان سے حضرت خواجہ محمد حنیف قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت شیخ محمد رازدان قدس اللہ سرہ نے۔ اور ان سے حضرت خواجہ محمد ذکی مطہری قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت خواجہ محمد زمان قدس اللہ سرہ نے اور ان سے حضرت سید المحققین حاجی احمد صاحب قدس

Marfat.com

سرہ نے اور ان سے ہادی اندراج النہایت فی البدایت قطب الفریقین اہل ارشاد کی سند حاجی شاہ حسین قدس اللہ سرہ نے اور ان سے مذکورہ بالا حضرات کے قائم مقام اور بزرگوں کے مددگار ہدایت کے خزانوں کے خازن قیوم الرحمان کی رحمت تقسیم کرنے میں معاون و مددگار۔ جن وانس کے قطب قیومیت کی خلعت کو زیب تن کرنے والے اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت سے بزرگی حاصل کرنے والے۔

انکہ شرح اوست باہل جہاں ہم چو راز عشق باید درنہاں
لیک گفتم وصف او پیش زاں کہ بعد او حسرت خواں

وہ جو جہان والوں پر ظاہر ہے۔ عشق کے بھید کی مانند پوشیدہ چاہیئے) سید البشر کے وارث تیرھویں صدی کے مجدد شیخ الاجل شریعت و طریقت کے جامع سیدنا و قبلتنا حضرت امام علی الحسینی السامری اللہ آپ کے ارشاد کے سائے کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الطاہرین و محبتہ التابعین کے تمام طالبوں کے سر پر ہمیشہ رکھے امام ربانی قطب صمدانی قدس سرہ کے بعد قطع نظر اس کے کہ کئی حضرات مقام قوسیت مرسیت تمکنت فردیت کے اہل تھے۔ لیکن رشد و ہدایت کا منصب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ایشان (اعلیٰ حضرت سید امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز) کے جسم و قامت پر راس آیا۔ اور بارہ صد اڑسٹھ ہجری المقدس کے سال میں درجات ولایت کے عطا کرنے کا ذریعہ بنے جو کوئی خواہش کرے کہ یہ خوش نصیبی اپنی تمام کاملیت کے ساتھ اسے پہنچے اس تمام کا مقام جس کا ذکر کیا گیا ہے مکان شریف کی ولایت میں ہے جو حضرت چھتر شریف کے نام نامی سے مشہور ہے۔ آپ کی ایک ہی توجہ سے اللہ تعالیٰ کے وصول کا مقام میسر آجاتا ہے اور سالوں اور مہینوں کے گزرے ہوئے کام دنوں میں انتظام کو پہنچتے ہیں۔

شعر مطابق مطبوعہ کتاب درج کیا گیا ہے اس میں کتابت کی غلطیاں محسوس ہوتی ہیں کیونکہ دونوں مصرعے موزوں نہیں رہے۔ اس لئے اس شعر کا ترجمہ بھی نہیں کیا گیا۔

نظم

۱۔ بگو چھتر کہ جائے قطب خیز است ہوائش قطرہ ایمان ریز است
رتر چھتر کے متعلق یہ اعلان کر دو کہ یہ زمین ایسی ہے کہ جہاں زمانے کے قطب پیدا ہوتے ہیں اور اس کی ہوا میں ایمان قطرہ قطرہ ہو کر ٹپک رہا ہے۔

۲۔ شدہ تامولد ایں مظہر پیمبر حریم قدس ورزد عشق چھتر
چونکہ یہ جگہ نبی اکرم کے ایک مظہر کی جائے ولادت ہے اس لئے بیت اللہ شریف بھی چھتر شریف سے محبت کرتا ہے۔

۳۔ بشوق انکہ تا آید بہ پنجاب پے دیدش شود کوہ طور بے تاب
اس شوق میں کہ وہ پنجاب تک پہنچ جائے۔ کوہِ طور بھی اس کی ملاقات کے لئے بے تاب ہے۔

۴۔ چو صیتش غلغلہ در عالم افگند شدہ روشن بصر حضرات سر ہند
چونکہ اس کی شہرت تمام دنیا میں ایک غلغلہ پیدا کئے ہوئے ہے سرہند شریف کے حضرات کی آنکھیں بھی اس سے روشن ہوئی جاتی ہیں۔

۵۔ چو آمد از ولایت شاہ خورشید دریں، جاوید تابان نور جاوید
چونکہ باہر کے ملک سے سورج کے بادشاہ یہاں آکر فروکش ہو گئے اس لئے اس جگہ ہمیشہ کی نورانیت نے تابانی ملاحظہ کی۔

۶۔ زبس سر سبزیش با فیض ارشاد نمود او نام این جا مرشد آباد
چونکہ ان کے ارشادات کے فیوض سے یہ جگہ سر سبز ہو گئی ہے اس لئے (آپ) یعنی مرشد کی جگہ ہونے کی نسبت سے اس کا نام مرشد آباد ہو گیا۔

۷۔ الا اے طالب دیدار یزدان چوداری سینہ ای برنقد ایقاں

۸۔ بیابر آستان نور افشاں یگانہ وقت خود بافضل و احسان

۹۔ کہ بنی برعیاں باخویش اکنوں جمال حضرت بے کیف و بے چوں
اے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے طالب خبردار ہو جا۔ کہ اگر تو اپنے سینے کو یقین کی دولت سے پر کرنا چاہتا ہے تو ایک وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے

Marfat.com

اس نور چھڑکنے والے آستانے پر حاضری دے۔ تاکہ تو اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ جو بے کیف و بے چون ہے کو ظاہر و باہر دیکھے گا۔

۱۰۔ بہ نظارے کہ شد منظور بطحا بہ انوارے کہ سیرت گشت بیضاء

یہ وہ نظارے ہوں گے جو بطحا کے منظور نظر ہیں یہ وہ انوار ہیں جو نورانیت کی سیرت قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

۱۱۔ بآن انظار حق ایں قریہ رادید ازاں از خاکش ایں خورشید جوشید

اللہ کے نظاروں کو اس گاؤں میں دیکھا گیا ہے۔ اسی سبب سے اس کی مٹی سے یہ سورج جوش مارے ہوئے نکل آئے۔

۱۲۔ مرا از وصف ایں دہ مطلب آں است
کہ ایں دہ قطب حق را خانماں است

اس گاؤں کی تعریف کرنے کا میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جگہ ایک قطب کا مکان ہے۔

۱۳۔ ز برکاتش چہ ایں عاصی نماید کہ اندک را بگفتن در نیاید

اس کی برکتوں کا یہ گنہگار کیا ذکر کرے کیونکہ تھوڑی گفتگو میں یہ سما نہیں سکتیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف

سید امام علی شاہ صاحب قدس سرہ نقشبندی مجددی

زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے پروردگار کی حمد و ثناء اور سرور کائنات جو لولاک کے مالک ہیں۔ کی نعت کے بعد اللہ کے بندوں میں سے سب سے کم تر محمد ظفر اللہ حق کے طالبوں اور مولا کی رضا پر کلی طور پر محو شائقین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ایک وقت یہ زمانے کا نالائق قصبہ بٹالہ ضلع گرداس پور کمشنری لاہور دارالسلطنت پنجاب محکمہ بندوبست بسلسلہ ملازمت آیا تھا۔ صبح و شام حمیدہ صفت اور پسندیدہ اوصاف جناب شاہ صاحب برگزیدہ درگاہ خدا۔ جوہر نجبہ اکابر آل عبا۔ قدوہ سالکان راہ ہدا۔ راس رئیس خاندان مصطفیٰ ۔ سیادت ماب گردوں جناب عالی مراتب والا مناقب۔ کامل شریعت عامل طریقت۔ یگانہ بارگاہ صمدیت۔ راز دار اسرار الوہیت ۔ محرم حضرت احدیت محرام کعبہ ہویت۔ قبلہ حاجات ۔ کعبہ مرادات ۔ مصدر ولایت۔ منبع قناعت عامل حدیث ۔ پناہ مستغیث ۔ عقیب صاحب معراج شانہ معرفت را سراج و ہاج فخرانس و ارواح ۔ برگزیدہ اجسام و اشباح رکن اعظم دین شاخ ادیان باطلہ راناسخ برہان مدعائے ہویت و تجرید سلطان کشور معرفت و توحید۔ مستمندان راملازبی۔ پناہاں رامعاذ۔ والا نظر۔ گرامی بصر۔ سکندر درفریدوں فراز ہمہ ذرد باہمہ درحضور نوازش دستور۔ صاحب راز ونیاز۔ سرآمد سرفراز میتاز خیراندواز۔ ادب آموز۔ امید نواز۔ یاس گداز افتخار ملک و اناس۔ خدا ترس خداشناس۔ ستودہ حواس۔ حقیقت اساس۔ خطا پوش۔ عذرنیوش۔ آب گوہر بینش تاب۔ جواہر آفرینش۔ خاص الخاص بارگاہ اخلاص فیض و سعادت لم یزلی را مناص۔ انیس خلوت خاص۔ جلیس نہاں خانہ اخلاص مصدر عنایات و فیوض۔ کشائندہ مشکلات و غموض شاہ سوار جالش گاہ روابط۔ حافظ کلام۔ باسط از جمیع معاصی۔ محفوظ بوعدہائے غفران۔ محفوظ مظہر املاق و امتاع مجمع شکرو اقتناع شیدائے بلبل بوستان مازاغ راہنمائے اہل فصاحت و بلاغ۔ پسندیدہ و حمیدہ

اوصاف مصدر الباب والطاز۔ قطب علی الاطلاق۔ مرجع آفتاب سواران آفاق قبلہ ارباب تحقیق۔ کعبہ اصحاب تدقیق۔ واقف الحقائق کاشف الدقائق شائع کنندہ امر حق۔ مقتدائے کاملان ماسبق۔ ممدوح صاحب لولاک۔ عارج معارج فلک الافلاک۔ مامن اہل دانش و فرہنگ۔ بیخ کن صاحبان ستم و شالنگ شیفع ذات الیمین و ذات الشمال۔ مقبول بارگاہ ذوالجلال عالم عامل عارف کامل منتخب افاضل انام۔ سلالہ اکابر کرام۔ کعبہ علم و عمل۔ قبلہ قبلہ پرستان کعبہ دین و ایمان قبلہ ورع وحلم۔ پیشوائے اولیاء خافقین۔ پیرو صاحب قاب قوسین سرخیل فضلائے زمان سرگروہ ذات الصدر جہان۔ صاحب یقین بے گمان۔ خلوت نشین بارگاہ بے نشان۔ شمع شبستان شائقان۔ صبح دودمان صادقان۔ سلطان دنیا و دین سیمرغ قاف یقین والئے کونین۔ مولائے دارین۔ حاجت روائے مستمنداں۔ سرد فتر قضاخانہ یزدان ملجاؤ ماوائے دوران۔ مطاع و مخدوم جہاں۔ امید گاہ امیدواران۔ مہین پناہ گنہ گاراں آداب فضائل دوجہاں۔ مخدوم اکابرزمان۔ مقتدائے تائبان۔ ہادی تائبان سینہ اش از تجلیات الٰہی مملو۔ دلش انوار لم یزلی را مشکو۔ محب الہ۔ امید پناہ فاتح ابواب اقالیم مشکلات روحانیہ۔ مہبط انوار معارف سبحانیہ۔ مخزن الطاف قدسیہ معدن معارف انسیہ مظہر انوار الٰہی معدن اسرار نامتناہی مشرق انوار باری۔ مہبط اسرار کردگار۔ واقف دقائق خفی وجلی۔ واسطہ رحمت ہر صالح و ولی۔ مطرح انوار لاہوتی۔ مسدع کمالات ملکوتی۔ خلاصہ احفاد مصطفوی سلالۂ اولاد مرتضوی۔ جناب فیض قباب سید امام علی شاہ صاحب ادام اللہ برکاتہ سن کر قدم بوسی کا شوق اور اس فیض کے آستانے پر پیشانی رکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ سر پر پاؤں رکھ کر روانہ ہوا۔ جب میں برکت کی تاثیر والی رتڑ چھتر (مکان شریف) کے صحرا کی سرحد جو برگزیدہ قطب الاقطاب اور حق کی طرف مائل کی قیام گاہ ہے اور جس پر بہشت بریں بھی رشک کرتی ہے میں پہنچا ہر درخت' ہر پتہ بلکہ اس کی گھاس تک کو معارف قدسیہ کا گل فروش پایا۔ اشعار سبحان اللہ۔

خس و خارش گلستان ست گوئی غبارش گوہر جان است گوئی

درین دیرینہ دیرستان نیرنگ غبارش ایمن است از گردش رنگ
چہ فرور دین چہ دیماہ وچہ مرداو
بہر موسم فضائش جنت آباد

(وہاں کی گھاس اور وہاں کے کانٹے بھی گلستان کی طرح ہیں اور اس کے گردو غبار روح کے نزدیک زرو جواہر کی مانند ہیں۔ اس قدیم مقام کی نیرنگیاں کیا کہوں اس جگہ کا غبار بھی اپنی رنگارنگی کی وجہ سے حضرت موسیٰ کی وادی ایمن کی طرح ہے اس کے مختلف مہینوں کے جدا جدا موسم اس کی فضاء کو جنت آباد بنائے ہوئے ہیں)

ہر طرف سے اللہ اللہ کی صدا بلند تھی اور ہر جگہ الا اللہ کے ذکر نے ایمان کی گردن کو پھندا ڈال رکھا تھا۔ ایک مراقبے میں بیٹھا اور دوسرا غیروں سے چہرہ پھیرے۔ کوئی دعا کے لئے ہاتھ لمبے کئے ہوئے اور کوئی اپنی سینے کی زمین میں معرفت کے درخت کی پرورش کر رہا۔ کوئی تصور شیخ میں بیٹھا اور دوسرا فنافی اللہ کے شغل میں پڑا ہوا۔ ایک وعظ نصیحت کرتا ہوا۔ اور دوسرا نصیحت کو اپنے اوپر وارد کرتا ہوا۔ ہر کسی کو جو خاص خادموں اور مریدوں میں سے تھا فیض حاصل کرتے ہوئے اور دریائے معرفت میں غرق پایا حتیٰ کہ میں در دولت پر حاضر ہوا اپنی رسائی اور نیک بختی اور خوش قسمتی پر پھولے نہ سماتا تھا۔ نیک بختی کی روشنی میں قدم بڑھا کر میں نزدیک ہو کر خاص فیض یاب ہوا۔ اور بیعت کی درخواست کی آپ نے فرمایا۔ کہ بیعت کا پہلا عہد دنیا کی ناپسندیدہ اشیاء پر صبر کرنا ہے۔ اور جن اشیاء کو شرع نے حرام کیا ہے انہیں چھوڑنا ہے کیوں کہ

اسرار حقیقت نشود حل بسوال نے نیز بدر باختن حشمت و مال
تاخون نکنی دیدہ و دل پنجہ سال ہرگز ندہند راہت از قال بحال

(حقیقت کے راز پوچھنے سے حل نہیں ہوتے۔ کھیل کود سے مال اور شان و شوکت زیادہ نہیں ہوتی۔ جب تک دل اور آنکھ کو پچاس سال تک خون نہ کرے ہرگز اللہ تعالیٰ تمہیں قال سے حال تک راہ نہیں دکھائیں گے) کوئی فائدہ خالی بیعت سے نہیں میں نے درخواست کی کہ دل کی سیاہی روز بروز بڑھ رہی ہے گناہوں کے رنگ سے لحہ بہ لحہ سینے کا شیشہ تاریکی پکڑ رہا ہے۔ کیا تعجب کہ آں حضور کے ہاتھ

پکڑنے کی برکت سے سینہ و دل کی صفائی حاصل ہو جائے اور ایک ذرہ بھر نیک عمل جس کی حیثیت سراب (آنکھوں کا دھوکا) سے زیادہ نہیں آگے چل کر آفتاب ہو جائے۔ بالآخر ہزاروں عجز و نیاز کے بعد اس نالائق کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑ کر پہلے گناہوں اور ناپسندیدہ اشیاء سے توبہ کی تعلیم کی۔ اس کے بعد اپنے خاندان کے بزرگوں کے طریقہ ذکر کی تلقین کی۔ جتنا عرصہ میں اس ملک میں رہا میرے حال پر آپ کی عین مہربانی کی توجہ رہی اور میری روح کی زمین میں مہربانیوں اور شفقتوں کا بیج اور یقین کا درخت لگایا۔ اس کے بعد زمانے کے اتفاقات سے ہندوستان کی طرف آیا۔ ابھی پھر اس انوار الٰہی کے صادر ہونے کی جگہ کی قدم بوسی کا ارادہ ہوا اور بے انتہا فیض کے ظاہر ہونے والے آستانہ پر پیشانی رگڑنے کا شوق غالب آیا میں نے چاہا کہ صفات کی حامل ذات کے دروازے پر خالی ہاتھ نہ پہنچوں مگر اپنے دینی بھائیوں کے لئے کوئی تحفہ لے جاؤں۔ لہٰذا اپنے خاندان نقشبندیہ کے پیروں کا شجرہ طبع کرواؤں۔ کہ اس سے بہتر ان شیدائیوں کی نظر میں زاد راہ ان کے مرشدوں کے نام کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور نیک تریں تحفہ ان عاشقوں کے لائق اپنے پیروں کے نام جیسا نہیں ہو سکتا۔

امید ہے کہ منظوم شجرہ کے حصول کے بعد اس گنہگار کے حق میں دعا کریں گے کہ آخرت کے عذاب کی رسوائی سے میرا دل اور میری جان رہائی پائے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی)

پارہ والمحصنت ۵ سورہ النساء ۴ آیت نمبر ۸۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ منظومہ از تصنیف جناب حکیم مولوی احمد علی صاحب دہرم کوٹی

۱۔بعد حمد نقشبند صفحہ کون و مکان
نیز صلوات جناب سید آخر زماں
کن سے پیدا شدہ ہستی پر نقش و نگار کرنے والے (اللہ) کی حمد اور جناب سید آخرزمان پر درود سلام کے بعد۔

۲۔ یاد روشن بر ضمیر صادقان حق گزین
شد نبی مبعوث بادو علم اندر مومنان
حق کو پسند کرنے والے سچے ضمیروں پر واضح ہو کہ نبی پاک مومنوں کے اندر دو علم لے کر مبعوث ہوئے۔

۳۔ علم ظاہر حجت حق بر عموم از اہل دین
دانش احکام شرع و صدق و اقرار زبان
اہل دین کی طرف سے عوام پر ظاہر کا علم حق کی دلیل ہے جس میں شریعت کی دانائی کے احکام سچائی اور زبانی اقرار ہے۔

۴۔ علم باطن سیردر اسماء و وصف ذات حق
زین وراثت یافت خاصہ اولیائے عارفاں
باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی ناموں میں سیر کرنا ہے۔ اس علم کی وراثت سے خاص خدا رسیدہ اولیاء نے حصہ پایا

۵۔بہرہ ایں علم دراعیان امت آمد است
ازصحابہ مصطفیٰ در طرف ہاتا ایں زمان

رسول پاک کے صحابہ کی طرف سے اس زمانہ تک
اس علم باطن کی خوش نصیبی ہادیان امت کے حصہ
میں آئی۔

۶۔ خاص آں نسبت کہ از صدیق فائز گشتہ است
نام ہائے اہل آں نسبت بیارم دربیان
اسی خاص نسبت کے حاملین کے نام میں بیان میں لاتا
ہوں جس کو صدیق اکبر حاصل کرنے میں کامیاب
ہوئے۔

۷۔ رائحہ اندوز شد بوبکر ازبزم رسول
یافت بوئے روح افزاء حضرت سلماں ازاں
رسول اللہ کی صحبت کی خوش بو سے حضرت ابوبکر
صدیقؓ لطف اندوز ہوئے اور ان سے حضرت سلمان
ؓ فارسی نے روح افزا خوش بو پائی۔

۸۔از حضور فیض بارش قاسم انوار دین
برد گوئی سبقت تحقیق اسرار نہاں
اور ان کی فیض کی حامل حضوری سے حضرت قاسم
دین کے حقیقی انوار کے پوشیدہ بھیدوں کی گیند لے
جانے میں سبقت لے گئے۔

۹۔ کیمیائے جعفرے از صحبت اکسیر اوست
کوست صراف حقیقت نقد حال صادقاں
ان کی اکسیر صحبت سے حضرت جعفر صادق کمال
حاصل کر کے صراف حقیقت بن کر سچوں کے لئے
سلامتی کا حال بن گئے۔

۱۰۔ نور اندر ہر دو چشم بایزید از دیداوست
بوالحسن خرقان خرقہ رشد زو کردہ عیاں

Marfat.com

اور ان کے دیدار سے حضرت بایزید کی ہر دو آنکھوں میں نور آگیا اور ان سے حضرت ابوالحسن خرقانی نے واضح طور پر خرقہ خلافت پہنا۔

۱۱۔ مست صہبائے حقیقت بوعلی ازجام اوست
یوسف ہمداں ازاں ہم درس اسرار نہاں

ان کی حقیقت کی شراب کے پیالے سے بوعلی مست ہوئے اور یوسف ہمدان اللہ کے چھپے ہوئے بھیدوں میں ان کے ہم سبق ہوئے۔

۱۲۔ تربیت پذیرفتہ ازوی خواجہ عبدالخالق است
صاحب فضل و کرامت مقتدائے خواجگان

ان سے خواجہ عبدالخالق تربیت پاکر صاحب فضل و کرامت اور خواجگان کے پیشواء ہوئے۔

۱۳۔باغریو آمد ز نگہہ اش خواجہ عارف ریوگر
خواجہ محمود ثمرہ یافت ازانجیرآں

ان کی نگاہ سے خواجہ عارف ریوگری اللہ سے فریاد کرنے والے ہوئے اور ان کی انجیر سے خواجہ محمود نے پھل کھایا۔

۱۴۔ آرمیدہ دل بحق رامیتنی از صحبتش
حضرت باباز خوانش میررا داد استخواں

اور ان کی صحبت کے سبب حضرت رامیتنی کے دل نے آرام پکڑا اور ان کے دسترخوان سے حضرت بابا سماسی نے میرکلال کو بزرگی دی۔

۱۵۔ نقش وحدت خاص ازو آموخت خواجہ نقشبند
بوتہ یعقوب چرخی برطلاء از چرخ آں

اور ان سے حضرت خواجہ نقشبند نے خاص وحدت کا

Marfat.com

نقش سیکھا حضرت یعقوب چرخی کی کھٹالی میں جو سونا
ہے وہ خواجہ نقشبند کی عنائتوں سے ہے۔

۱۶۔ یافتہ حریت از ارشاد او خواجہ عبید
وزنوالش خواجہ زاہد باحق آمد ہم زبان
خواجہ عبید اللہ احرار نے ان کے ارشاد سے حریت کا
سبق پایا اور ان کے کرم سے خواجہ زاہد حق کے
ساتھ ہم زبان ہو کر آئے۔

۱۷۔ خواجہ درویش دولت منداز گنجینہ اش
کہ مریدش خواجہ اگمنگ یکتائے زمان
ان کے خزانے سے خواجہ درویش دولت مند ہوئے
کہ ان کے مرید خواجہ اگمنگ یکتائے زمانہ
ہوئے۔

۱۸۔ وزخمار روح بخشش خواجہ باقی با خدا
کہ زشیرینش طوطی ہندشد شکر زبان
اور ان کی بخشی ہوئی روح کے خمار کی مٹھاس سے
خواجہ باقی باللہ شکر زبان طوطی ہند ہوئے

۱۹۔ یعنی آں شمع ہدا پرنور درسرہند شد
خواجہ احمد مجدد الف ثانی لقب آن
میرا مطلب ہے کہ وہ نور سے پر شمع ہدایت سرہند
شریف میں ہوئی کہ ان کا لقب خواجہ احمد مجدد الف
ثانی ٹھہرا۔

۲۰۔ خواجہ معصوم روشن چشم گشت از مردمش
خواجہ عبدالاحد ازاب و عم شد درس خواں
اور ان کی آنکھ کی پتلی سے خواجہ معصوم کی آنکھ
روشن ہوئی خواجہ عبدالاحد باپ سے اور چچا سے

درس پڑھنے والے ہوئے۔

۲۱۔ مظہر تحقیق اوخواجہ محمد شد حنیف
بر سر مقصود زوشیخ محمد راز دان
اور ان سے خواجہ محمد حنیف حقیقت کو جاننے والوں کا مظہر قرار پائے اور ان سے شیخ محمد راز دان مقصود کو پہنچے۔

۲۲۔ پیر و صادق طریقش شد محمد مظہری
کہ مریدش قطب حق خواجہ محمد شد زمان
ان کے طریقے کے سچے پیرو محمد مظہری ہوئے کہ ان کے مرید قطب حق خواجہ محمد زمان ہوئے۔

۲۳۔ سربسر دریافت اورا حاجی احمد متقی
خلف کامل اوست جائے شاہ حسین از مقبلاں
ان کو حاجی احمد نے تمام کا تمام پالیا۔ کہ ان کی مکمل خلافت کی جگہ شاہ حسین مقبولوں میں سے ہوئے

۲۴۔ وزکمالش یافت بہرہ سروباغ انما(۱)
نور چشم مصطفیٰ و لافتارا لخت جان
اور ان کی کمان سے باغ انما کے سرو نے خوش نصیبی پائی جو مصطفیٰ کی آنکھ کے نور اور حضرت علی کے لخت جان ہیں۔

۲۵۔ عارف و کامل محقق راسخ و محبوب حق
مقبل و اکمل مکمل قطب ارشاد زمان
عارف و کامل محقق اور حق کے مضبوط محبوب ہیں کامل و مکمل مقبول خدا ہیں اور زمانے کے قطب ارشاد

(۱) پارہ نمبر ۲۲ و من یقنت سورہ الاحزاب ۳۳ آیت نمبر ۳۳: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا

Marfat.com

۲۶۔ طائر اوج ہوئت شاہباز ذات بحت
عندلیب باغ وحدت لامکانش آستان
اللہ تعالیٰ کی بلندیوں کی طرف پرواز کرنے والے طائر اور ذات خداوندی کے شاہباز ہیں وحدت کے باغ کی بلبل کہ اس کا آشیانہ لامکان میں ہے۔

۲۷۔ قطب عالم پیرما حضرت امام آمد علی
فخر ملت جان شرع و نور دیدہ قدسیاں
ہمارے پیر (امام علی شاہ صاحب) عالم کے قطب بن کے آئے ملت کا فخر شرع کی جان اور قدسیوں کی آنکھ کا نور ہیں۔

۲۸۔ سال ہجری یک ہزار وشصت ودوصدچوں گزشت
مسند ارشاد حق رازیب و زینت آمد آن
جب ہجری المقدس کا ۱۲۶۸ (ایک ہزار دو سو اڑسٹھ) سال گزرا ارشاد حق کی سند کو زینت دینے کے لئے۔ (آپ تشریف لائے)

۲۹۔ مژدہ باد آں طالبان راکز سرصدق رسوخ
ناصیہ سانید برآں سدہ سدرہ نشان
خوش خبری ہو ان طالبان راہ مولیٰ کو جو مضبوط صدق کے ساتھ اپنی پیشانی اس سدرہ المنتہیٰ کے نشان والے کی چوکھٹ پر رگڑیں (گھسائیں)

۳۰۔ ہر دم از لمعان صبح صحبت ایں شمس حق
محوی گردند در انوار سطوت بے نشان
اس حق کے آفتاب کی صحبت کی صبح ہر دم چمک مارتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ کے دبدبے و جلال کے

Marfat.com

انوار میں (لوگ) محو ہوتے چلے جاتے ہیں۔
۳۱۔ گر بجی حلاج دیدی روئے ایں شاہ شہود
جز انا العبد ش نبودی حرف دیگر برزبان
اگر اس شاہ شہود کے چہرے کو منصور بن حلاج دیکھ لیتا تو سوائے انا العبد کے نعرے کے کوئی اور نعرہ زبان پر نہ لاتا
۳۲۔ لمعہ بر ہر کہ تابد آفتاب لطف او
ہم چوں شجرہ موسوی آرد انا اللہ بر زبان
اس کی مہربانی کے آفتاب سے جو نور بھی چمکتا ہے حضرت موسیٰ کے درخت کی طرح اپنی زبان میں انا اللہ کی آواز دیتا ہے۔
۳۳۔اینک از شرب ثنائش ریختم شکر بکام
وزمقامش شرح ارم بشنوید اے دوستان
یہ جو میں نے اسی کی تعریف میں اپنی زبان سے شکر ریزی کی ہے یہ اس کے مقام کی اپنے دوستوں میں شرح کرنے کی کوشش کی ہے۔
۳۴۔صادق و مصدوق ہم چو اسم خود صادق علی
زیب سجادہ افادت مقتدائے مقبلاں
سچا ہے سچ بیان کرنے والا ہے اور ایسا ہی اس کا اپنا نام صادق علی ہے سجادہ کی زینت ہے اور مقبولوں کے پیشواء کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔
۳۵۔برلب دریائے راوی آشکارا بر جنوب
مسکن آں قطب آمد زیر سقف آسمان
دریائے راوی کے کنارے پر جنوب کی جانب اس قطب کی اقامت آسمان کی چھت کے نیچے ظاہر نظر آ

Marfat.com

رہی ہے

۳۶۔ درمیان ملک پنجاب انتخاب ہفت بوم
حضرت چھتر شریف آن موضع بطحا نشان
ملک پنجاب کے درمیان جو سات ولائتوں کا انتخاب
ہے حضرت چھتر شریف وہ گاؤں ہے جو بطحا کے نشان
والا ہے۔

۳۷۔ڈیرہ نانک بٹالہ تھانہ و تحصیل او
بر سر ہر بام و سقفش نور بارد ز آسمان
اس گاؤں کا تھانہ ڈیرہ بابا نانک اور تحصیل بٹالہ ہے
اس کی ہر بام اور سقف پر آسمان نور کی بارش کرتا
رہتا ہے۔

۳۸۔ از پشاور سوئے دہلی گر نوزورہ کسے
درمیان ناف رہ زاں جائے یابد بوی جان
اگر پشاور سے دہلی کی طرف جانے کو کوئی راہ لے تو
اس راہ کے وسط میں وہ روح کی خوش بو پائے گا۔

۳۹۔ تا کہ شد چھتر مبارک مولد ایں نور حق
شہر حق از جان و دل شد والہ و شیدائے آن
تاکہ چھتر مبارک اس نور حق کا مولد ہو۔ لہٰذا حق
کے شہر جان و دل سے اس پر والہ و شیدا ہیں

۴۰۔ ہم دریں سوداست بے حد کوہ طور از جوش عشق
آرزویش کاش کہ یک بار بینم آں مکان
کوہ طور خود بھی اسی طرح اس کے عشق کے جوش
میں دیوانہ ہے اور اس کی آرزو رکھتا ہے کہ کاش
میں بھی ایک بار اس مکان کو دیکھوں

۱۴۱۔ یارب ایں بقعہ مبارک چوں حرم باعزّ و جاہ
باد بافیض و مکارم بوسہ گاہ عارفاں
اے رب اس مبارک مکان کو حرم پاک کی طرح عز
و شان والا بنا کہ پھر یہ فیض اور بزرگیوں والا اور
عارفوں کی بوسہ گاہ ہو۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ ثانی باشعار چند برائے حفظ نمودن برادران دینی خود از تصنیف محمد ظفراللہ عفی اللہ عنہ

۱۔ اے خدا بہر حبیب خویش حضرت مصطفیٰ
مقتدائے اولیاء و افتخار انبیاء
۲۔از پئے صدیق سلمان قاسم و جعفر ولی
وزبرائے بایزید و بوالحسن ہم بوعلی
۳۔ وزبرائے یوسف عبد خالق عارف باخدا
بہر محمود و علی وخواجہ بابا میرما
۴۔ بہر خواجہ نقشبندو ہم علاوالدین پیر
خواجہ یعقوب ہم احرار وزاہد بے نظیر
۵۔ بہر درویش محمد باقی باللہ الصمد
شیخ احمد پیشواء معصوم وزعبدالاحد
۶۔وزسعید حضرت خواجہ حنیفی پارسا
ازپئے شیخ محمد وز زکی باخدا
۷۔ حضرت خواجہ محمد حاجی احمد شاہ حسین
وزامام با علی مشکل کشا را نورعین
۸۔وزبرائے پیرما ~~پشت پناہ اہل~~ دین
حضرت صادق علی مقبول رب العالمین
۹۔ازطفیل بارک اللہ نور ذات کبریا
وزبرائے مظہر قیوم فخرالمقتدا
۱۰۔وزبرائے سید محفوظ آں عالی مقام
ظل اومارا است ظل حضرت خیرالانام
۱۱۔کن غریق بحر عرفان حقیقت اے خدا
غیر تو دیگر نہ بینم بگزرم از ماسواء

نوٹ۔ شعر نمبر ۸، ۹، ۱۰ کسی بزرگ نے بعد میں اضافے کئے ہیں۔ باقی شجرہ حضرت قیوم العالم قدس سرہ کی زندگی میں نظم کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ ثانی باشعار چند برائے حفظ نمودن برادران دینی خود از تصنیف محمد ظفر اللہ عفی اللہ عنہ

۱۔اے خدا بہر حبیب خویش حضرت مصطفیٰ
مقتدائے اولیاء و افتخار انبیاء
۲۔ازپئے صدیق سلمان قاسم و جعفر ولی
وزبرائے بایزید و بوالحسن ہم بو علی
۳۔وزبرائے یوسف عبدخالق عارف باخدا
بہر محمودو علی و خواجہ بابا میر ما
۴۔بہر خواجہ نقشبند وہم علاوالدین پیر
خواجہ یعقوب ہم احرار وزاہد بے نظیر
۵۔بہر درویش محمد باقی باللہ الصمد
شیخ احمد پیشواء معصوم وزعبدالاحد
۶۔وز سعید حضرت خواجہ حنیفی پارسا
از پئے شیخ محمد وززکی باخدا
۷۔حضرت خواجہ محمد حاجی احمد شاہ حسین
وزامام با علی مشکل کشاء رانور عین
۸۔وزبرائے پیر ماپشت پناہ اہل دین
حضرت صادق علی مقبول رب العالمین
۹۔ مظہر انوار حق حضرت امیرالدین پیر
وزبرائے حضرت شیر محمد بے نظیر
۱۰۔کن غریق بحر عرفان حقیقت اے خدا
غیر تو دیگر نہ بنیم بگزرم ازماسوا

I۔ نوٹ: شعر نمبر ۸'۹' کا کسی بزرگ نے بعد میں اضافہ کیا ہے باقی شجرہ حضرت قیوم العالم سید امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہ کی زندگی ہی میں نظم کیا گیا تھا۔ II۔ نوٹ: یہ شجرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ سے آگے ان کے ایک خلیفہ خواجہ بابا امیرالدین صاحبؒ کے حوالے سے آگے بڑھایا ہے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مندرجہ بالا تحریر کا عکس مخدوم العالم سید صادق علی شاہ قدس سرہ
سجادہ نشین اوّل (مکان شریف) کا ہے۔

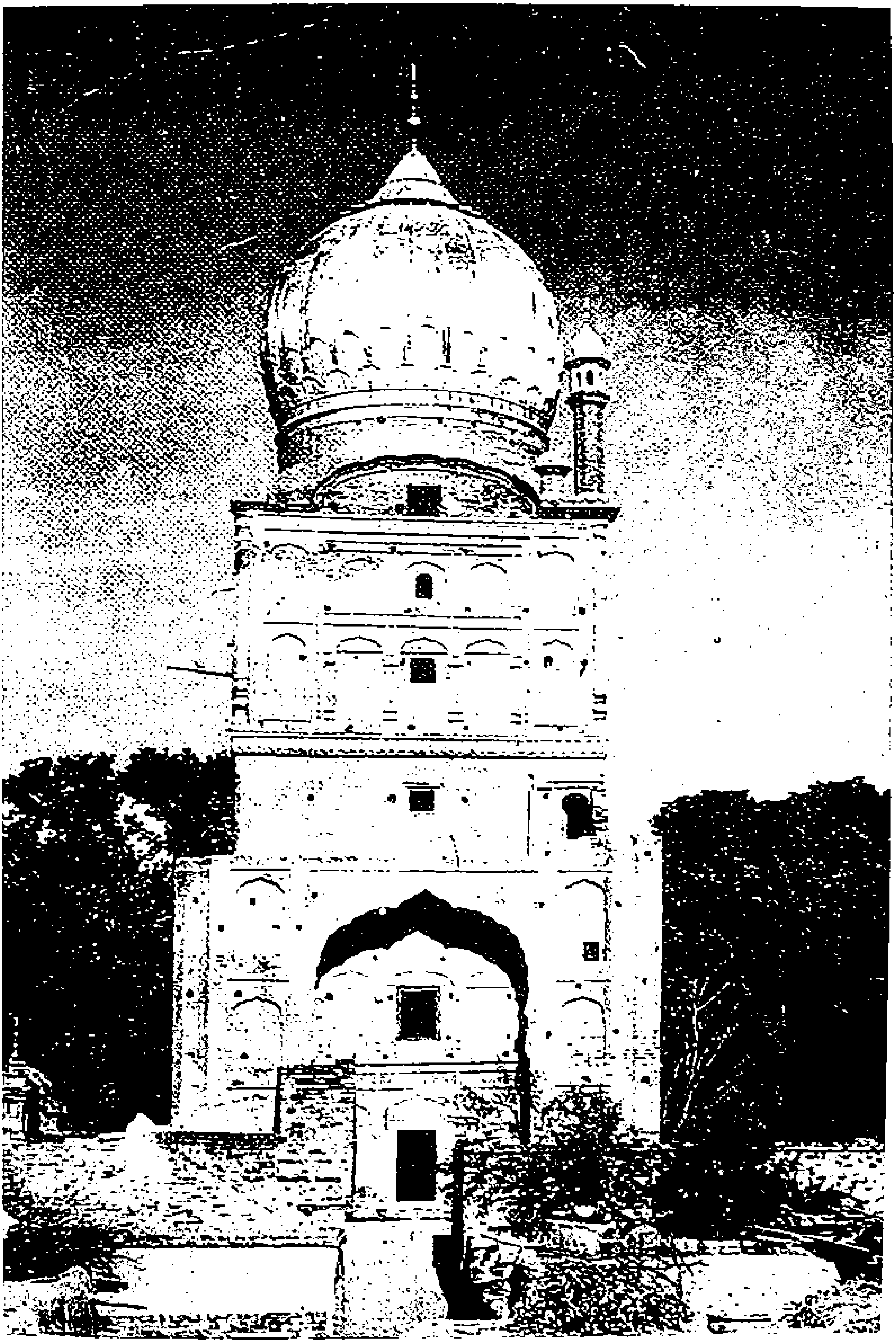

روضہ شریف قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ قدس سرہ مکان شریف (بھارت)

Marfat.com